بول بالے مری سرکاروں کے

(مجموعۂ مناقب)

ترتیب

سید محمد عثمان قادری

سید نور عالم مصباحی

ناشر

البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ

نام کتاب	:	بول بالے مری سرکاروں کے
ترتیب	:	سید محمد عثمان قادری
		سید نور عالم مصباحی
سنۂ اشاعت	:	نومبر ۲۰۱۶ء
صفحات	:	۲۴۸
تعداد	:	۱۱۰۰
قیمت	:	

ناشر

البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ

پوسٹ ADF نزد جمال پور، ریلوے کراسنگ

انوپ شہر روڈ، علی گڑھ PIN: 202122

abirtipublications@gmail.com

0571-6500603

انتساب

مقدام العارفین حضرت میر سید شاہ عبدالجلیل قدس سرہٗ

سلطان العاشقین حضرت سید شاہ برکت اللہ عشقی وپیمی قدس سرہٗ

شمس دین شمس مارہرہ حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں قدس سرہٗ

امام الواصلین، خاتم الاکابر حضرت سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ

سراج السالکین حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں قدس سرہٗ

مجدد برکاتیت حضرت سید شاہ ابوالقاسم محمد اسماعیل حسن شاہ جی میاں قدس سرہٗ

تاج العلماء، سراج العرفا حضرت سید شاہ اولاد رسول محمد میاں قدس سرہٗ

سید العلما، سند الحکما حضرت سید شاہ آل مصطفیٰ سید میاں قادری قدس سرہٗ

احسن العلماء حضرت سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں قادری قدس سرہٗ

کے نام

رہے تا حشر یونہی گرمیٔ بازار مارہرہ

پھلا پھولا رہے یارب سدا گلزار مارہرہ

فہرست مضامین

تقریظ مبارک

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

آبروئے خاندان برکات

حضرت امین ملت پروفیسر سید شاہ محمد امین میاں قادری برکاتی

زیب سجادہ آستانۂ عالیہ برکاتیہ، مارہرہ شریف

رب تبارک وتعالیٰ کا ہزار ہا شکر واحسان ہے کہ اس نے ہمیں خوش عقیدہ سنی مسلمان بنایا۔ اولیائے کرام کا شیدائی اور عقیدت کیش بنایا۔ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی نثری کاوشات آپ تک پہنچتی رہی ہیں الحمد للہ۔ لیکن ہمارے بہت سے احباب کا یہ اصرار تھا کہ ہمارے مشائخ کی شان میں جو کلام پڑھا جاتا ہے، یا چھپتا ہے اس کو یکجا کر کے شائع کیا جائے۔ تاکہ جب عشق سرکاران مارہرہ کی تشنگی بڑھے تو اس دریائے محبت سے سیری حاصل کر لی جائے۔ یہ بڑا اچھا اصرار تھا جس کی تکمیل امسال عرس قاسمی شریف کے موقع پر ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ منظوم خراج عقیدت کو شائع کرنے سے ایک یہ بھی فائدہ ہوگا کہ بڑوں کے ساتھ ساتھ گھر کے بچے بھی ایک چیز کو یکجا دیکھ کر اس کو پڑھیں گے اور یاد رکھیں گے۔ یہ سب کام اپنے احباب سے وابستگی کو مضبوط کرنے کے لئے ہو رہے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کچھ نہ کچھ ایسا ضرور ہونا چاہئے کہ ہم آپ کو یاد رہیں اور آپ ہمیں۔ یہ مناقب کا مجموعہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ عزیزم سید محمد عثمان سلمہٗ اور مولانا سید نور عالم مصباحی صاحب کو

اس مجموعے کی ترتیب پر مبارک باد، اس تجویز کے ساتھ کہ ان مناقب کو شائع کرنے کا سلسلہ تواتر اور تسلسل کے ساتھ جاری رہے تاکہ آنے والے وقت میں منظوم خراج عقیدت کا ایک دستاویز ہماری آنے والی نسلوں کے پاس رہے۔

برادر طریقت خان محمد صاحب ہم سب سے محبت ، چاہت، الفت اور عقیدت کا ہمیشہ اظہار اپنے عمل سے کرتے ہیں اور اس بار اس مجموعے میں ان کے تعاون نے ان کی اس عمیق وابستگی کو ثابت کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بطفیل سید عالم عمر، صحت اور خوشیاں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

دعا گو

(سید محمد امین)

خادم سجادہ

آستانۂ عالیہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ

کلمات زریں

رفیق ملت حضرت سید شاہ نجیب حیدر نوری

سجادہ نشین

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف

دلی خوشی ہوئی کہ بزرگان مارہرہ کی شان میں مناقب کا مجموعہ ''بول بالے مری سرکاروں کے'' منظر عام پر آ رہا ہے۔ عرصے سے خواہش تھی کہ منقبتوں کے مجموعے کی اشاعت ہو جسے مریدین ومتوسلین اپنے پاس رکھیں، اس کو پڑھیں، یاد کریں اور جب اپنے پیروں اور پیر خانے کی یاد آئے تو ان کو گنگنا کر اپنی محبتوں اور عقیدتوں کو مزید مضبوط کریں۔

یہ بات صحیح ہے کہ عقیدت کا اظہار نثری تحریرات سے کہیں زیادہ اشعار کے ذریعے ہوتا ہے اس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ بڑی سے بڑی بات ایک دو اشعار ہی میں بیان ہو جاتی ہے۔ ہماری خانقاہ میں محبین ومتوسلین کے ذریعے منظوم خراج عقیدت پیش کرنے کا رواج قدیم زمانے سے ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ ایک مرتبہ اپنا مشہور قصیدہ ''ماہ سیما ہے احمد نوری'' رقم فرما کر سرکار سیدنا ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ سرکار نور نے سماعت فرمایا خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اپنا عمامہ عطا فرمایا اس وقت حضرت مولانا شاہ عبد المقتدر صاحب بدایونی علیہ الرحمہ ساتھ تھے۔ آپ نے اس کا مادۂ تاریخ ''تاج الفخر''

نکالا۔تو یہ سب پیراور مرید کے درمیان کے معاملات ہیں۔چاہیں وہ اشعار یاد کر کے خراج عقیدت پیش کرے یا پیر کوا کیلے میں یاد کر کے کہیں نہ کہیں دل میں عقیدت باقی رہنی چاہئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے اہل سلسلہ کی عمر،صحت اور کاروبار میں برکتیں عطا فرمائے اوران کوہم سے اورہم کوان سے وابستہ رکھے۔آمین بجاہ سیدالمرسلین ﷺ۔

خیراندیش

سیدنجیب حیدرنوری
سجادہ نشین
آستانۂ عالیہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ

تقریظ جلیل

ڈاکٹر سید شاہ سراج الدین اجملی
شعبۂ اردو
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

یہ سطور سپرد قلم کرتے ہوئے جذبات مسرت اور احساس تفاخر سے دامن دل لبریز ہے کہ صاحبان مارہرہ مطہرہ کے مجموعۂ مناقب ''بول بالے مری سرکاروں کے'' پر اظہار خیال کے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں۔ مارہرہ شریف سے میرا تعلق بہت جذباتی اور بے حد قریبی بہ ایں معنی ہے کہ مخدومۂ گرامی میری ممانی جان (اہلیہ حضرت سید محمد اکمل اجملی رحمۃ اللہ علیہ، سجادہ نشین دائرۂ شاہ اجمل، الہ آباد) وہاں تشریف رکھتی ہیں۔ان کے واسطے سے مارہرہ کی بساط شرف وشرافت پر تشریف فرما حضرات اور بالخصوص صاحب سجادۂ صاحب البرکات حضرت سید امین میاں قادری وصاحب سجادۂ نوری حضرت سید نجیب میاں قادری سے یک گونہ تعلق خاطر ہے۔ یہی تعلق خاطر بار بار مارہرہ کی معطر فضاؤں میں لے جاتا ہے اور اکثر نعت ومنقبت کی محفلوں میں شرکت کی سعادت بھی حاصل کرتا ہے۔

پیش نظر مجموعۂ مناقب کی تفصیل یہ کہ اس کا آغاز حضرت صاحب البرکات اور اکابر مارہرہ کے نعتیہ کلام اور مناقب سے ہوتا ہے۔ پھر ماضی اور حال کے بہت اہم اور قابل ذکر شعرا کا بہت سارا کلام اس مجموعہ میں تقریباً ہر صفحہ پر دامن دل کو اپنی جانب کھینچتا

ہے۔ ہمارے عہد میں اور ماضی میں اردو کی تقدیسی شاعری جن اسماء کی بدولت قدر اول کی چیز اور منظوم اظہار عقیدت سے بہت اوپر جا کر فن شریف ولطیف کے درجے پر فائز ہوئی ہے ان کی شمولیت نے اس مجموعۂ مناقب (بول بالے مری سرکاروں کے) کو ادبی شہ پارہ اور حوالے کی کتاب کا درجہ عطا کر دیا ہے۔ اس کتاب میں شامل کئی شعراء کے بارے میں اور بالخصوص ان کی تقدیسی شاعری کے بارے میں مضامین اور کتب شائع ہو چکی ہیں اور انہیں درجۂ استناد ہی نہیں مقام امتیاز بھی حاصل ہے۔

صاحبزادگان مارہرہ بالخصوص برادر عالی گوہر سید محمد اشرف کے اشعار اس مجموعۂ مناقب میں بوجوہ خاصے کی چیز ہیں۔ میں اس مجموعے میں شریک تمام شعرا حضرات کی خدمت میں ہدیۂ تبریک وتہنیت پیش کرتا ہوں کہ اس میں کلام کی شمولیت وجہ شرف و سعادت دارین ہے۔ اس مجموعۂ مناقب میں شمولیت سے یہاں ادبی قد بلند ہوتا اور تقدیسی شاعری کی حیثیت سے استناد ملتا ہے۔ تو اس دنیا میں رضائے محبوبان بارگاہ الٰہی کی دولت میسر آئے گی انشاء اللہ۔ اور بقول حضرت علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ ؎

احمد بہشت و دوزخ بر عاشقاں حرام است

ایں جا رضائے جاناں رضوان شدہ است مارا

میں اس مجموعۂ مناقب کے فاضل مرتبین عزیز گرامی قدر سید محمد عثمان میاں اور فاضل نوجوان مولانا سید نور عالم مصباحی کو اس مفید دارین کتاب کی اشاعت پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ مولا تبارک وتعالیٰ ان صاحبان کی توفیقات میں برکت عطا فرمائے اور بطفیل رسول و آل رسول علیہم السلام ان کی سعی مشکور فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

سید سراج الدین اجملی

شعبۂ اردو

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

۲۱ر محرم الحرام ۱۴۳۸ء

۲۳ر اکتوبر ۲۰۱۶ء

نذرانۂ خلوص

خانقاہ بیکس پناہ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ کے بول بالے ہمیشہ سے رہے اور ہمیشہ رہیں گے۔ بڑے بڑے اساطین شریعت وطریقت ہمارے مشائخ کے فیضانِ معرفت کے معترف رہے۔قادریت و چشتیت کے اس میکدۂ برکات سے تشنگان معرفت کو جام شریعت وطریقت خوب خوب پینے کو ملے اور مل رہے ہیں۔

جب ہدایت کے اس قبالے پر علمائے بدایوں کی نظر پڑی تو وہ کہنے لگے ''اگر مارہرہ میں ہم خود کو بے حیثیت سمجھ کر آئیں گے تبھی ہماری زمانے میں حیثیت ہو گی'' اپنے وقت کے امام علم وفن افضل العبید مولانا شاہ عین حق عبدالمجید بدایونی علیہ الرحمہ نے تو اپنی زندگی کی پوری بساط ہی آلِ احمدی کی ڈیوڑھی پر بچھا دی اور احب الخلفا اور افتخار العرفا ہو گئے۔ اچھے میاں نے ایسا ان کو مولوی کہا کہ اب تک لوگ شاہ عین الحق کے محلے کو مولوی محلّہ کہتے ہیں۔ جب مارہرہ سے رخصت ہوئے تو شمس مارہرہ کی دعاؤں کے فیضان سے فضل رسول، تاج الفحول، مطیع رسول اور عاشق رسول جیسے تحائف لے کر واپس ہوئے۔ بدایوں سے آگے جب یہ فیضانِ برکاتیت بڑھتا ہوا روہیل کھنڈ کے خطے میں داخل ہوا تو عشق ومحبت کے امام، طریقت ومعرفت کی ان نیرنگیوں سے سرفراز ہونے کے لئے ؎

کیسے آقاؤں کا بندہ ہے رضاؔ
بول بالے مری سرکاروں کے

کہتے ہوئے جبین عقیدت خاتم الاکابر کی چوکھٹ پر خم کئے نظر آئے۔ انہیں احمد رضا پر آل رسولی نگاہ التفات ایسی ہوئی کہ وہ رضائے آل رسول اور اعلیٰ حضرت

مجدد مأۃ حاضرہ ہوگئے ؎

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

وہ امام احمد رضا ایسے عاشق صادق ہوئے کہ مارہرہ کی دھرتی پر طور سینا کے جلوے دیکھتے ہوئے فرمانے لگے ؎

ہے طالع رضا تیری اللہ رے یاوری

اے بندۂ جدود کرام ابو الحسین

وہ امام احمد رضا بھی اس آستانۂ بیکس پناہ سے خالی ہاتھ نہ لوٹے ان کو بارگاہ مرشد اور مرشد اجازت سرکار نور سے وہ عائیں ملیں کہ ان کے حسن رضا استاد زمن ہوئے، ان کے حامد رضا حجت الاسلام ہوئے اور ان کے مصطفیٰ رضا مفتیٔ اعظم ہند ہوئے۔

یہ تو رہی ماضی کی بات لیکن آج بھی الحمدللہ پیمی جی کی خانقاہ برکاتیہ اپنی تمام اقدار وخصوصیات کے باعث عصر حاضر کی تمام خانقاہوں کی آبرو بنی ہوئی ہے۔ سلوک وفقر و درویشی حقیقت و معرفت سب کچھ ویسے کا ویسا ہی ہے جیسا تھا۔ ساقی و جام اور میخوار تو بدلے ہیں لیکن مے وہی پرانی اور چھنی ہوئی مل رہی ہے۔

سلسلۃ الذہب کے اسیر اپنے آقاؤں کی غلامی کے سامنے آسائشوں اور آزادیوں کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ مارہرہ کے سائلوں کو شاہ برکت کے در سے ملے ہوئے سوکھے ٹکڑے شاہی ٹکڑوں سے زیادہ عزیز ہیں۔

بقول خال محترم حضرت شرف ملت ؎

طریقت کی غذائیں کھاؤ گے افطار میں اشرفؔ

تو پھر تو عید سے بڑھ کر ہوا رمضان مارہرہ

تو ہم ایسے آقاؤں کی مدحت کے گیت کیوں نہ گائیں۔ کیوں نہ ہم اس سعادت بیکراں پر اترائیں۔ یہ ہمارا حق بھی ہے اور فرض بھی۔ جب محبتوں کے یہ عمیق جذبے خامۂ دل شیدا پر مچلتے ہیں تو یہ وارداتِ قلبی منقبت کی شکل اختیار کرتی ہے۔

حضور امین ملت کی دلی خواہش تھی کہ مجموعۂ مناقب ضرور منظر عام پر آئے۔لہٰذا شیخ کی تمنا بر لائی گئی اور آپ سب محبت والوں کی خدمت میں مجموعۂ مناقب ''بول بالے مری سرکاروں کے'' پیش ہے۔خال محترم شرف ملت سے عرض کیا کہ اس کا کیا نام رکھا جائے تو حضرت شرف ملت نے برملہ ارشاد فرمایا ''بول بالے مری سرکاروں کے''۔

اوراس پہلے مجموعے کا نام سن کر عالم ارواح میں چشم و چراغ خاندان برکات کی روح بہت خوش ہوئی ہوگی کہ سرکاران مارہرہ کا یہ الطاف کرم ہی تو ہے کہ پہلا مجموعۂ مناقب ان کی محبت کے نغمے گنگنانے والے احمد رضا کے مصرعے سے معنون ہے۔

مشائخ مارہرہ کی بارگاہ میں منظوم خراج عقیدت کی تعداد بہت ہے اور ایک کتاب میں ان کو جمع کرنا کچھ اس لئے بھی مناسب نہیں لگا کہ کبھی کبھی قاری کتاب کی ضخامت دیکھ کر اس کو پڑھنے کی زحمت سے خود کو بے نیاز کر لیتا ہے۔لہٰذا اس پہلے ایڈیشن میں ہم نے ۱۳۹؍مناقب کو شائع کرنے کا عزم کیا اور اس کی ترتیب اکابر مشائخ سے لے کر موجودہ مشائخ تک دی ہے ساتھ ہی خانوادۂ برکات کے بزرگوں کی کچھ نعتیں تبرکاً شامل اشاعت کی ہیں۔

انشاءاللہ کوشش رہے گی کہ ہر سال یا دو سال بعد منقبتوں کا مجموعہ منظر عام پر آتا رہے۔مجموعے کی ترتیب میں برادرم مولانا سید نور عالم مصباحی نے اپنی توفیق سے زیادہ تعاون دیا۔مولانا موصوف مسجد جامعہ البرکات کے خطیب وامام اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ہونہار، باوقار اور فارسی ادب کے شہسوار ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔(آمین)

برادر عزیز سید محمد عثمان خانوادۂ برکات کے بڑے لائق اور صاحب فہم فرزند ہیں۔علی گڑھ مسلم یونیورسٹی شعبۂ اردو کے ریسرچ اسکالر ہیں۔ ماشاءاللہ اس مجموعۂ مناقب کی ترتیب میں ان کا کلیدی کردار رہا۔ان کا کیا شکریہ ان کا اپنا کام ہے۔

ان تمام حضرات کا فرداً فرداً شکریہ جن کے کلام اس مجموعہ میں شامل ہیں۔

ان بزرگوں کی روح پر سلام جن کے کلام تبرکاً شامل اشاعت ہیں۔ برادر محترم سید سراج الدین اجملی صاحب، استاد شعبۂ اردو نے نظر ثانی فرما کر تقریظ رقم فرمائی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

اس پہلے مجموعے کی اشاعت کا جب ذکر چلا تو خان محمد بھائی سب پر سبقت لے گئے اور انہوں نے اس کی اشاعت کا ذمہ لیا خدا تعالیٰ ان کی عقیدت کو یونہی بالیدہ رکھے۔ (آمین)۔

برادرم سید محمد امان کو اس مجموعے سے بہت خوشی ہوئی وہ کتاب کے آخری مرحلے تک اپنے مشورے دیتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ خوش رکھے۔ (آمین)۔

ہمارے بڑے ہماری ہر اچھی اور نیک پہل پر دعائیں دیتے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے سرپرستوں کی سب دعائیں ہمیں لگ جائیں۔ (آمین)

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو صاحب البرکات کی ڈیوڑھی کا سچا اور ایمان دار دربان بنائے رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

غلطی ہونا فطرت انسانی کا خاصا ہے۔ ترتیب دینے میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو ضرور مطلع فرمائیں ویسے تو غلاموں کی غلطیاں آقاؤں کے دربار میں نظر انداز کر دی جاتی ہیں ؎

ان کی مدحت سے غرض ہے شعراء کچھ بھی کہیں
شعر گوئی نہ ہنر ہے نہ ہے حرفہ میرا

خاکپائے شمس مارہرہ

احمد مجتبیٰ صدیقی

سلام بہ حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضور صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ عشقیؔ قدس سرہٗ

يَـا شَـفِيْـعَ الْـوَرٰى سَلَامٌ عَلَيْك
يَـا نَبِـىَّ الْهُـدٰى سَلَامٌ عَـلَيْك

خَـاتَـمَ الْانْبِيَـاء سَلَامٌ عَـلَيْك
سَيِّـدَ الْاَصْـفِيـاء سَلَامٌ عَـلَيْك

جِئْـتُ يَا مُصْطَفٰى سَلَامٌ عَلَيْك
لَكَ اَهْـلِـىْ فِـدَا سَلَامٌ عَـلَيْك

اَعْـظَـمَ الْـخَـلْـقِ اَشْرَفَ الشُّرَفَا
اَفْـضَـلَ الْاَزْكِيَـا سَلَامٌ عَـلَيْك

طَـلَـعَـتْ مِنْكَ كَوْكَبُ الْعِرْفَان
اَنْتَ شَمْسُ الضُّحٰى سَلَامٌ عَلَيْك

كُشِـفَـتْ مِـنْكَ ظُـلْـمَةُ الظُّلَمَا
اَنْـتَ بَـدْرُ الـدُّجٰى سَلَامٌ عَلَيْك

وَاجِـبٌ حُبُّكَ عَـلَـى الْمَخْلُوق
يَـا حَبِيْـبَ الْـعُـلٰى سَلَامٌ عَلَيْك

مَـطْـلَبِىْ يَـا حَبِيْبِىْ لَيْسَ سِواك
اَنْـتَ مَـطْـلُـوبُـنَـا سَلَامٌ عَلَيْك

مَـقْصَدِىْ يَا حَبِيْبِىِ لَيْسَ سِوَاك
اَنْـتَ مَـقْـصُـوْدُنَـا سَلَامٌ عَلَيْك

اِنَّكَ مَـقْـصَـدِىْ وَ مَـلْـجَـائِىْ
اِنَّكَ الْـمُـدَّعَـا سَلَامٌ عَـلَيْك

سَيِّـدِىْ يَـا حَبِيْـبِىْ مَـوْلَائِـىِ
لَكَ رُوْحِـىْ فِـدَا سَلَامٌ عَـلَيْك

مهْبَـطُ الْـوَحْـىِ مَـنْـزِلُ الْقُرْاٰن
صَـاحِـبُ الْاِهتِدَا سَلَامٌ عَلَيْك

هَـذَا قَـوْلُ غُلَامِكَ الْـعِشْـقِـىْ
مَـنْـهُ يَـا مُـصْطَفٰى سَلَامٌ عَلَيْك

نعت شریف

سراج السالکین سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ

مرا محبوب محبوبِ خدا ہے
مرا پیارا محمد مصطفیٰ ہے

وہی روحِ روانِ انبیا ہے
وہی تاب و توانِ اولیا ہے

مرا مولیٰ نبی الانبیا ہے
رسولوں میں وہی سب سے بڑا ہے

خدا نے اس کو وہ رتبہ دیا ہے
لقب اس کا ختم الانبیاء ہے

اسی کے نور سے عالم بنا ہے
اُسی کی شان ''لولاک لما'' ہے

نہ کیوں کر دل لگائیں اس سے عاصی
یہی تو مغفرت کا آسرا ہے

ہے اسرارِ الٰہی کا وہ محرم
جو مخفی سب سے ہے اُس پر کھلا ہے

اُسی سے مرتبے پائے ہیں سب نے
کسی کو مرتبہ ایسا ملا ہے

ادب سے سامعین بیٹھیں سنبھل کر
زباں پر میری نامِ مصطفیٰ ہے

شہِ کون و مکاں فخرِ رسولاں
خدا کے بعد وہ سب سے بڑا ہے

خدا کے حکم سے خیل ملک نے
اُسی کے نور کو سجدہ کیا ہے

بظاہر گرچہ تھا آدم کو سجدہ
مگر مقصود نورِ مصطفیٰ ہے

چمکتا تھا جو پیشانی میں ان کی
اسی کو خاص یہ سجدہ ہوا ہے

ثنا اس کی بشر سے کب ادا ہو
کہ وہ محمود و ممدوح خدا ہے

وہی ختم رسل ہے فخر کونین
نبوت کا اسی پر خاتمہ ہے

خدا نے امت عاصی کی خاطر
قیامت میں شفیع ان کو کیا ہے

نظیر اس کا ہوا ممنوع بالذات کہ سایہ تک جدا رکھا گیا ہے
نگاہ لطف اس رسوا پہ کیجئے گناہوں نے مجھے رسوا کیا ہے
شفاعت کیجئے میری خدا سے وجاہت کا تمہیں منصب ملا ہے

انھیں کی نعت لکھ نوریؔ ہمیشہ
انھیں سے ابتدا و انتہا ہے

مناجات بہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم قدس سرہٗ

اپنے عاشق کی ذرا لیجئے خبر — سینہ ہے صد چاک زخمی ہے جگر
اس پہ رحمت سے ذرا کیجئے نظر — ورد اس کا ہے یہی شام و سحر
یا حبیبی سیدی روحی فداک — لیس فی الدارین ملجائی سواک

آپ کے در پر ہے عرصہ سے پڑا — آتش دوری سے ہے وہ جل رہا
درد کی اس کے یہی ہے بس دوا — شربت دیدار دیجئے اب پلا
یا حبیبی سیدی روحی فداک — لیس فی الدارین ملجائی سواک

اشک آنکھوں سے ہوئے اس کی رواں — باقی اس میں اب نہیں تاب وتواں
درد فرقت سے ہوا ہے نیم جاں — کر رہا ہے عرض یہ وہ ناتواں
یا حبیبی سیدی روحی فداک — لیس فی الدارین ملجائی سواک

ہو تمہیں اللہ کے پیارے حبیب — قرب خالق میں ہو تم سب کے قریب
یاوری کر جائے گر میرا نصیب — لطف سے سن لو جو یہ عرض غریب
یا حبیبی سیدی روحی فداک — لیس فی الدارین ملجائی سواک

حشر میں جب آئے قوت احتساب — اور امت کا لگے ہونے حساب
اپنا اپنا ہر بشر سوچے جواب — میں کروں یہ عرض اے عالی جناب
یا حبیبی سیدی روحی فداک — لیس فی الدارین ملجائی سواک

میں کروں کیا عرض اپنا مدعا — میرا سب کچھ حال ہے تم پر کھلا

میں تمہارا ہوں کہوں کس سے بھلا میں تو تم سے ہی کروں گا التجا
یا حبیبی سیدی روحی فداک لیس فی الدارین ملجائی سواک
جب کہ اس عالم سے ہو میرا سفر یاوری طالع کی ہو جائے اگر
آپ کا لاشہ پہ ہو میرے گذر بول اٹھوں اس وقت بے خوف وخطر
یا حبیبی سیدی روحی فداک لیس فی الدارین ملجائی سواک
جب کہ حضرت کی شبیہ دل پذیر قبر میں دکھلائیں آ منکر نکیر
میں کہوں یہ ہی تو ہیں میرے نصیر ہیں نبی میرے یہی اور دستگیر
یا حبیبی سیدی روحی فداک لیس فی الدارین ملجائی سواک
قبر کے مونس ہو، دنیا کے ظہیر حشر کے شافع ہو، جنت کے بشیر
ہو تمہیں اللہ کے نور مسیر لطف سے سنئے ذرا عرض فقیر

یا حبیبی سیدی روحی فداک
لیس فی الدارین ملجائی سواک

نعت شریف

سید العلما سید شاہ آل مصطفیٰ قادری برکاتی قدس سرہٗ

تم سا کوئی جہاں میں حبیب خدا نہیں
بے مثل جیسے تم ہو کوئی دوسرا نہیں

نیکوں کو نیکیوں پہ بھروسا ہے حشر میں
مجھ سے فقیر کو تو کوئی آسرا نہیں

تیرے مقام قرب کو کیا کوئی پا سکے
روح امیں بھی سدرہ سے آگے رسا نہیں

مجھ سا گناہ گار جہاں میں نہیں اگر
ان سا شفیع بھی تو کوئی دوسرا نہیں

تعظیم مصطفیٰ میں ہو انکار کی مجال
واللہ اس سے بڑھ کے تو کوئی خطا نہیں

شیطاں سے کم کہے جو نبی کے علوم کو
ایماں سے اس خبیث کو کچھ واسطہ نہیں

مرتد نے دی مثال بہائم کے علم سے
علم رسول کی اسے وقعت ذرا نہیں

فاتح وہی ہیں باب شفاعت کے روز حشر
رتبہ یہ ان سے پہلے کسی کو ملا نہیں

عقل بشر مقام تدلّٰی میں کیا چلے
روح امیں کا پر بھی تو واں تک چلا نہیں

یہ مصطفیٰ ہیں جو گئے ادراک کے پرے
شوق کلیم طور سے آگے بڑھا نہیں

محبوب خاص ہیں وہی رب جلیل کے
ان کا شریک اس میں کوئی دوسرا نہیں

مل جائے چاشنی جسے عشق رسول کی
قند و نبات میں اسے کوئی مزا نہیں

سیّد ہو ان کی یاد تمہاری غذائے روح
پھر دیکھنا کہ ان سے تمہیں کیا ملا نہیں

نعت شریف

احسن العلما سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن قادری قدس سرہٗ

مقدر سے اگر سرکار میں جانا میسر ہو
تو جو کچھ میرے دل میں ہے وہ سب کچھ میرے لب پر ہو

شرف حاصل ہے تم کو ساری مخلوق الٰہی پر
نبیوں اور رسولوں کے بھی آقا تم تو سرور ہو

تمہارا حکم ہے جاری و ساری سارے عالم میں
نہ کیوں کر ہو کہ تم تو نائب خلاق اکبر ہو

از آدم تا بہ ایں دم سب تمہاری ملک ہیں آقا
ہو تم پیارے ملیک الملک کے ہم سب کے افسر ہو

تمہاری ضو فشانی عطر بیزی کا یہ عالم ہے
جہاں سے گزرو وہ کوچہ منور ہو، معطر ہو

منزہ ہو فضائل اور محاسن میں شریکوں سے
اور حسن صورت و سیرت میں بھی بے مثل جوہر ہو

مرے دل سے گناہوں کا یہ سارا میل ڈھل جائے
اگر بارش تمہارے نور کی مجھ پہ بھی دم بھر ہو

قیامت میں مجھے اپنے گناہوں کا نہیں کھٹکا
خدا کے فضل سے جب تم شفیع روز محشر ہو

خدایا گرمی محشر سے تو ہم کو بچا لینا
ہمارے سر پہ اس دن دامن محبوب داور ہو

زبانیں پیاس سے جب عرصۂ محشر میں ہوں باہر
مجھے بھی اپنے صدقہ میں عطا اک جام کوثر ہو

ترے ہاتھوں سے پی کر خوب جھومیں تیرے مستانے
بروز حشر جس دم دورۂ رندان کوثر ہو

تمہارے ظل رحمت میں رہوں میں امن وراحت سے
مرے رب کی بھی رحمت میرے سر پر سایہ گستر ہو

مری دارین کی بگڑی بنا دو اب مرے آقا
تمہیں سے آس ہے مجھ کو تمہیں تو میرے یاور ہو

تمہارے نام کی ہیبت سے کانپ اٹھتے ہیں سب بے دیں
کہ اُن کے حق میں تو تم نائب قہار اکبر ہو

خدا کی دین ہے اس میں کسی کا کیا اجارہ ہے
کہ اس کے فضل سے تم عالم ہر خشک و ہر تر ہو

نصیبہ جگمگا اٹھے، مری قسمت چمک جائے
کرم گستر اگر مجھ پہ بھی وہ ماہ منور ہو

حسنؔ کی لاج رکھ لینا کرم سے اپنے اے آقا
بروز حشر جب وہ رو بروئے رب اکبر ہو

دامن مصطفیٰ فقط

سید آل رسول حسنین میاں نظمی برکاتی قدس سرہٗ

کعبہ کے در کے سامنے مانگی ہے یہ دعا فقط
ہاتھوں میں حشر تک رہے دامن مصطفیٰ فقط

اپنے کرم سے اے خدا عشق رسول کر عطا
آخری دم زباں پہ ہو صلِّ علیٰ صدا فقط

طیبہ کی سیر کو چلیں قدموں میں ان کے جان دیں
دفن ہوں ان کے شہر میں ہے یہی التجا فقط

یوں تو ہر اک نبی ولی رب کے حضور ہے شفیع
شافع روز حشر کا ہم کو ہے آسرا فقط

معراج کا شرف ملا یوں تو ہر اک رسول کو
عرش سے آگے جا سکے احمد مجتبیٰ فقط

نور محمدی سے ہی کون و مکاں کو ہے ثبات
مطلوب کائنات ہے محبوب کبریا فقط

دنیا کی ساری نعمتیں میری نظر میں ہیچ ہوں
رکھنے کو سر پہ گر ملیں نعلین مصطفیٰ فقط

صلی علی نبیا، صلی علی محمد
حشر کے روز ہر زباں ہو یہی صدا فقط

منکر نکیر قبر میں ہم سے سوال جب کریں
ایسے میں ورد ہم رکھیں آپ کے نام کا فقط

نزع کے وقت جب مری سانسوں میں انتشار ہو
میری نظر کے سامنے گنبد ہو وہ ہرا فقط

دن رات میرے سامنے تذکرہ حبیب ہو
مجھ سے مریض عشق کی ہے یہی اک دوا فقط

شمس و قمر شجر حجر حور و ملک زمیں فلک
انسان و جن سبھی میں ہیں انوار مصطفیٰ فقط

اَرِنــــــــی کی آرزو رہی سیدنا کلیم کو
دیدار رب کا کر سکے سردار انبیا فقط

خاتم مرسلین کی ذات بھی کیا عجیب ہے
لازم ہے انبیا کو بھی ان کی ہی اقتدا فقط

نعت رسول پاک ہے نظمی کا مقصد حیات
قبر میں بھی لبوں پہ ہو کر سرکار کی ثنا فقط

نعت پاک

شرف ملت سید محمد اشرفؔ قادری برکاتی

یہ جو مہر میں ہیں حرارتیں، وہ ترا ظہورِ جلال ہے
یہ جو کہکشاں میں ہے روشنی، وہ ترا غبارِ جمال ہے

وہاں فاصلوں کی زیادتی سے عنایتوں میں کمی نہیں
کوئی دور رہ کے اویسؔ ہے، کوئی پاس رہ کے بلالؔ ہے

ترا روضہ ہے مرے سامنے مگر اپنی شکل دکھاؤں کیا
یہ میں کس مقام پہ آ گیا کہ نہ ہجر ہے نہ وصال ہے

جو عطا پہ روز خطا کرے، جو خطا پہ روز عطا کرے
ترے پاس میری مثال ہے، مرے پاس تیری مثال ہے

دلِ عاشقاں جو نڈھال ہیں، ذرا آپ ان کو سنبھال لیں
یہ کسی کے بوتے کی شے نہیں کہ یہ آپ ہی کا تو مال ہے

وہ خدا کے نور کو دیکھ کر بھی زمین والوں میں آ گئے
سرِ عرش جانا کمال تھا کہ وہاں سے آنا کمال ہے

ذرا سِدرہ والے سے پوچھنا کہ مقامِ مصطفوی ہے کیا
جہاں جبرئیل کے پر جلیں، وہ مقام ایسی مثال ہے

رہِ حق میں سر دیا، جان دی مگر اپنا ہاتھ نہیں دیا
جو حسین ابن علی نے دی، کیا جہاں میں ایسی مثال ہے

مری آرزوئیں بڑھی ہوئیں کہ مدینے جاکے قیام ہو
مرے حوصلوں کا شمار کیا، تری رحمتوں سے سوال ہے

تری یاد دل میں محیط ہے، مجھے اور سمت پتہ نہیں
نہ تو شرق ہے، نہ تو غرب ہے، نہ جنوب ہے، نہ شمال ہے

میں تمہارے نام کی نسبتوں کے سہارے دنیا میں جی گیا
مگر اپنا جلوہ دکھادو اب، مری عاقبت کا سوال ہے

ارے زار اشرفِ ناتواں، کہاں نعت، تیرا بیاں کہاں
ترا حق تھا تو نے اٹھالیا، یہ رضا کے توشے کا مال ہے

کربلا ایک حکائیہ

منقبت در شان امام حسین رضی اللہ عنہ

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

نظر اٹھائی تو اک ریت کا سمندر تھا
نگاہ ڈالی تو ہر شخص اک ستم گر تھا

مجھے خبر تھی اسی خاک میں لہو ہوں گا
مگر امید ہے محشر میں سرخرو ہوں گا

عدو کی صف کے پرے ایک دریا بہتا تھا
فرات شرم سے خود پانی پانی ہوتا تھا

کل ہی کی بات ہے مرجھائے گئے تھے دو گل تر
کہ نام ایک کا اکبر تھا ایک کا اصغر

اجاڑ خیمے میں زینب ہیں اور عابد ہیں
فرشتے بولے یہ ہم سے زیادہ ساجد ہیں

اگرچہ پیاسے ہیں پر دل میں جان باقی ہے
وجیہہ چہرے پہ سید کی شان باقی ہے

کہا بہن سے کہ چلتا ہوں اب نہ آؤں گا
اب اس کے بعد ہی نانا کو منھ دکھاؤں گا

ہم اپنا زین تمہیں سونپے جاتے ہیں زینب
اسی چراغ سے روشن جہان ہوگا سب

اسی کی پشت میں محفوظ ہے وہ زید شہید
جو ظلم والوں کی مٹی کرے گا خوب پلید

ہمارے بعد طویل اک سفر کروگی تم
اس لیے کہ زیست میں سو مرتبہ مروگی تم

ردائے خاک کو چہرہ ترا چھپانا ہے
ابو تراب کی بیٹی ہو یہ تو ہونا ہے

غرض حسین تھے، دشمن تھے اور تنہائی
اس گھڑی انہیں یاد آئی ماں کی انگنائی

جہاں پر ایک ہی چادر میں پانچ بیٹھے تھے
نجوم و ماہ بھی حیرت سے جن کو تکتے تھے

عجب گھڑی تھی رسالت پناہ تھے گھر پر
علی شیر خدا بھی وہیں تھے بستر پر

وہیں بتول بھی چادر کے نیچے بیٹھی تھیں
حسین حسن سے جواہر کو لے کے بیٹھی تھیں

تبھی بتول نے آقا سے ایک بات کہی
کہ گھر کے کام کو مل جائے ایک باندی ہی

کہ گھر کے کاموں سے یہ نرم ہاتھ چھلتے ہیں
سنا ہے اوروں کو دو دو غلام ملتے ہیں

جو لب خموش تھے دھیمے سے ہم کلام ہوئے
کہ جن کے سننے کو مشتاق ماہ و بام ہوئے

غلام و خادمہ ہم سے کبھی نہ مانگا کرو
تم اہل بیت ہو کہ اللہ پر بھروسہ کرو

خدا کی عزت و عظمت کا درس دیتا ہوں
وظیفہ جان کے پڑھنا میں تم سے کہتا ہوں

علی شیر خدا بعد میں بتاتے تھے
کہ ان حروف کے آگے خزانے پھیکے تھے

تبھی وفور محبت سے سب کو چمٹایا
یہ سارے آل عبا ہیں سبھی کو بتلایا

علی مرتضیٰ سردار میری جنت کے
یہ کیا ہیں کس کو خبر ہے ابھی تو چھوٹے ہیں

میان کرب و بلا میں حسین سوچتے تھے
یہ وقت وہ تھا مؤذن اذان بولتے تھے

تبھی حسین نے للکار کر کہا سب سے
کہ میں خموش تھا لیکن کہوں گا اب سب سے

نماز جمعہ کا ہنگام بس اب ہوتا ہے
امام خطبہ میں نانا کا نام لیتا ہے

رسولِ مالکِ ہر دوسرا ہیں نانا مرے
علی مرتضیٰ مشکل کشا ہیں بابا مرے

جناب زہرا ہیں ماں اور حسن سا بھائی ہے
زمیں پہ ایسی بھی قسمت کسی نے پائی ہے

یہ سن کے شمر لعیں کانپنے لگا یکسر
کیا تھا چہرے کو ٹیڑھا کہ مل نہ جائے نظر

حسین نعرۂ اللہ پڑھ کے آگے بڑھے
عدو بھی رہ گئے اس لمحہ بس کھڑے کے کھڑے

کسی کی کیا چلے کیا ایسے ویسے وار تھے وہ
علی کے بیٹے تھے مختار ذوالفقار تھے وہ

پھر ایک وقت وہ آیا کہ لوح پہ لکھا تھا
نبیٔ غیب بیاں نے بتا کے رکھا تھا

یہ خاک جانچنا سودہ یہاں رہو کہ کہیں
ہمارے لاڈلے کے خوں سے سرخ ہوگی زمیں

حسین گھوڑے سے اترے زمیں پہ سجدہ کیا
نماز فرض کا حق تھا وہیں پہ پورا کیا

امام بولے مرا سر تو مرے ہاتھ میں ہے — ارے او شمر لعین تو اسی کی گھات میں ہے
حلق پہ وار نہیں کر سکے گا نا ہنجار — حلق نے میرے پکارا ہے اسم پروردگار
تری مجال کہ تو مجھ سے آنکھ کر سکے چار — جو سر کو لینا ہے پیچھے سے میری گردن مار
مری شہادت عظمیٰ حق کا وہ شہکار — کہ میری ہار بھی ہے فتح تیری جیت بھی ہار
حسین تم کو زمانہ سلام کہتا ہے — خدا گواہ کہ نانا سلام کہتا ہے
تمہیں خدا بھی تمہارا سلام کہتا ہے — تمہارا سید شیدا سلام کہتا ہے[1]
شہید اور بھی ہیں پر یہ حق تمہارا ہے — جہاں میں جو بھی ہے سچا یہی پکارا ہے
وقارِ خونِ شہیدانِ کربلا کی قسم — یزید مورچہ جیتا ہے جنگ ہارا ہے[2]

---

(۱) سلام کے یہ چار مصرعے عم محترم حضور سید العلماء مارہروی کے ہیں۔
(۲) یہ دو مصرعے پنڈت دیوا کر راہی کے ہیں۔

منقبت درشان غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت سید شاہ حمزہ عینی قدس سرہٗ

غوث اعظم بمنِ بے سروساماں مددے
قبلۂ جاں مددے کعبۂ ایمان مددے

مظہر سر ازل گوشۂ چشمِ کرمے
مہبط فیض ابد واقف پنہاں مددے

گشتہ ام برگ خزاں دیدۂ آشوب جہاں
اے بہارِ کرم گلشن امکاں مددے

گر شکوہت بسر عجز نوازی آید
لشکر مور فرستد بہ سلیمان مددے

نہ بود در دو جہاں جز تو مددگار مرا
مددے اے سروسر کردۂ پاکاں مددے

ذرہ ام چند طپد در شب ظلمت بے نور
صبح رحمت کرمے مہر درخشاں مددے

آہ از قافلہ اہل دلاں بز دورم
ناقہ ام رانبود جز تو حدیخواں مددے

ما گدائیم تو سلطانِ دو عالم ہستی
از تو داریم طمع یا شہ جیلاں مددے

خاک بغداد بود سرمۂ بینائی من
دیدہ ام راچہ کند کحل صفاہاں مددے

ہمتے کن بمن اے بادہ کشِ بزم حضور
ساقیِ میکدۂ عالم عرفاں مددے

وطن آوارۂ مقصود زِ بخت سیہم
مشعل تیر گی شام غریبان مددے

بلبل مدح سرائے توام اے رشک بہار
گل روئے سید عالم امکاں مددے

انتظارِ کرم تست من عینؔی را
اے خدا جو و خدا بین و خداداں مددے

منقبت شریف درشان غوث اعظم رضی اللہ عنہ

سراج السالکین سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ

مخزنِ جود سخا حضرت غوث الثقلین — معدنِ علم و حیا حضرت غوث الثقلین
شافع روزِ جزا حضرت غوث الثقلین — مرد میدانِ بقا حضرت غوث الثقلین
خضر راہ نما حضرت غوث الثقلین — والی ہر دوسرا حضرت غوث الثقلین
قبلۂ شاہ و گدا حضرت غوث الثقلین — کعبۂ صدق وصفا حضرت غوث الثقلین
فانی ذات خدا حضرت غوث الثقلین — ماہی بحرِ بقا حضرت غوث الثقلین
دافع درد و عنا حضرت غوث الثقلین — صابر کرب و بلا حضرت غوث الثقلین
ماحی مکر و دغا حضرت غوث الثقلین — قامع ظلم و جفا حضرت غوث الثقلین
مالک ملک ولا حضرت غوث الثقلین — سابح بحر فنا حضرت غوث الثقلین
مخزنِ فیض وعطا حضرت غوث الثقلین — واقف سرِّ خدا حضرت غوث الثقلین
سرور شاہ و گدا حضرت غوث الثقلین — صاحب عز وجلا حضرت غوث الثقلین
واقف رمز فنا حضرت غوث الثقلین — منبع جود و عطا حضرت غوث الثقلین
اختر برج ہدیٰ حضرت غوث الثقلین — گوہر در خدا حضرت غوث الثقلین

نوریا مرشدِ ما حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

المدد یاغوث اعظم المدد

حضرت احسن العلما سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں قادری قدس سرہٗ

آپ سے کچھ عرض کے قابل کہاں
مجھ سے نالائق کی یہ کج مج زباں
پھر بھی اپنے لطف سے میرا بیاں
سن ہی لیجے اے مرے قطب زماں
ہو ادھر چشم کرم پیران پیر
آستانے پر کھڑا ہے اک فقیر
واسطہ حسنین کا سن لیجئے
مشکلیں آسان میری کیجئے
آپ کو مولیٰ علی کی ہے قسم
دور کردیجئے مرے رنج و الم
کس سے مانگوں ہاتھ پھیلاؤں کہاں
آپ کے در کے سوا جاؤں کہاں
دامن مقصد مرا بھر دیجئے
آج تو میری خوشی کر دیجئے
کاش ہو جائے مرا ایسا نصیب
آپ بلوائیں مجھے اپنے قریب
اور کرلیں پھر مجھے اپنا غلام
خدمتیں لیں مجھ سے اپنی صبح وشام
زندگی میری یوں ہی جائے گذر
آپ کی چوکھٹ پہ ہی رکھا ہو سر
خاتمہ ہو آپ کی ہی یاد میں
بعد مردن ہو لحد بغداد میں
کیا بتاؤں اپنے دل کا حال میں
پھنس گیا ہوں میں بڑے جنجال میں
شاہ جیلاں وقت ہے امداد کا
در پہ آیا ہوں لگا کر آسرا
قطب دوراں اب مدد کا وقت ہے
بخت برگشتہ ہے منزل سخت ہے
المدد یا غوث اعظم المدد
المدد یا قطب اکرم المدد
ہر طرف گھیرے ہیں اشرار و شرور
دور فرما دیں انہیں اب تو حضور
نرغہ اعداء میں ہیں اہل سنن
دور کیجئے ان سے سب اہل فتن

تذکرۂ غوثیہ

سید ملت سید آل رسول حسنین میاں نظمی قدس سرہٗ

غوث اعظم کی جس پر نظر پڑ گئی چور کل تک جو تھا وہ ولی ہو گیا
شاہ جیلاں کے در کا کرم دیکھئے جو نما تھا شیر جری ہو گیا
شاہ بغداد نے جب یہ فرمادیا سارے ولیوں کی گردن پہ میرا قدم
اولیا نے کیا سر تسلیم خم، ہر طرف شہرہ بندگی ہو گیا
سایۂ مصطفیٰ شاہِ غوث الوریٰ، لاکھوں مردہ دلوں کو عطا کی جلا
عبد قادر کی قدرت کا اعجاز ہے جو بھی ان کا ہوا جنتی ہو گیا
محی دین کو ولایت کی سیڑھی ملی، بحر عرفان حق ذات والا بنی
ان کی تقلید رحمت کی ضامن رہی، اندھا شیشہ بھی تابندگی ہو گیا
غوث اعظم امام التقیٰ و النقیٰ، جلوہ شان قدرت کا وہ آئینہ
جس پہ بھی عکس اس آئینہ کا پڑا، روشنی روشنی روشنی ہو گیا
سالہا سال کی ڈوبی بارات کو ایک لمحے میں ساحل عطا کر دیا
کشتی نوح ترائی تھی نا نا نے کل، نا خدا آج سبط نبی ہو گیا
گلشن فاطمہ کے وہ شاداب گل، وہ مسیحا نفس شاہ عالی نسب
کھیل ہی کھیل میں مردے زندہ کیے قم باذنی جو حکم قوی ہو گیا
قدریت پہ نظمی تجھے ناز ہے تیری برکاتیت کا یہ انداز ہے
نعت اور منقبت کا یہ اعجاز ہے تو سراسر قلم کا دھنی ہو گیا

منقبت فی شان حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شرف ملت حضرت سید محمد اشرف قادری برکاتی

غوث اعظم بمن بے سرو ساماں مددے
قبلہ دیں مددے کعبہ ایماں مددے

ہند میں رہتا ہوں دل رکھتا ہوں سوئے بغداد
نگہ لطف ادھر اے شہ جیلاں مددے

داغ دل کھول کے دکھلا نہیں سکتا لیکن
نذر میں لایا ہوں اک چاک گریباں مددے

پھر بہار آئے تو زنجیر بکف ہو کے پڑھوں
سلسلے والوں میں ہوں اے شہ پیراں مددے

تیرے دربار کی پیزاروں کا رکھوالا ہوں
اپنے اس منصب عالی پہ ہوں نازاں مددے

میں تہی دست ہوں نذرانۂ سر لایا ہوں
لاج رکھ لے مرے آقائے غلاماں مددے

سارے ولیوں کے سروں پہ قدم عالی ہے
ایک ٹھوکر کہ مرا سر بھی ہو رقصاں مددے

شاہ حمزہ کی غزل پڑھ کے نوا سنج ہوں میں
مہر اشرفؔ پہ ہوا اے ماہ درخشاں مددے

منقبت فی شان حضرت سید شاہ عبدالجلیل قدس سرہٗ

سید ملت سید آل رسول حسنین میاں نظمی قدس سرہٗ

زہد وتقویٰ کا تھا شہرہ جن کا ہندوستان میں
وہ تھے تلمیذ جناب خضر میر عبد الجلیل

بلگرامی تھے مگر آباد مارہرہ کیا
اپنے اوصافِ ولایت میں شہیر عبد الجلیل

فردِ تسخیر خلائق، خوش خصال و خوش مآل
قول وفعل و حال میں روشن ضمیر عبد الجلیل

آبروئے نسل حیدر صاحب جذب و صفا
فاتح اقلیم حکمت بے نظیر عبد الجلیل

نظمی تم بھی تو انھیں کے خانداں کے فرد ہو
جن کو کہتے ہیں سبھی پیروں کے پیر عبد الجلیل

منقبت درشان حضور صاحب البرکات عشقی وپیمی قدس سرہٗ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ

شاہِ برکات اے ابوالبرکات اے سلطان جود
بارک اللہ اے مبارک بادشاہ امداد کُن

عِشقی اے مقتول عشق اے خوں بہایت عینِ ذات
اے زجاں بگزشتہ جاناں واصلا امداد کن

بے خودا و باخدا آل محمد مصطفیٰ
سیدا حق واجدا یا مقتدا امداد کن

اے حریم طیبہؑ توحیدرا کوہ احد
یا جبل یا حمزہ یا شیر خدا امداد کن

اے سراپا چشم گشتہ درشہود عین ہو
زاں سبب کردند نامت عینیا آمداد کن

یا ابوالفضل آل احمد حضرت اچھے میاں
شاہ شمس الدیں ضیاء الأصفیا امداد کن

وحی برجدِ تولایاتل اولواالفضل آمده است
بندۂ بے برگ رافضل وغنا امدادکن

گونہ ہجرت کردم از اثم وغٰی ارزم بقرب
آخرایں در رانیم مسکیں گدا امداد کن

اے کہ شمسی وکرامتہائے تومثلِ نجوم
اے عجب ہم مہروہم انجم نماامداد کن

من سرت کردم دمے دیگر زشرق خرق تاب
آفتابا درشب داجم بیا امدادکن

اشعار درشان حضور صاحب البرکات عشقی وپیمی قدس سرہٗ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ

دین ودنیا کے مجھے برکات دے برکاتؔ سے
عشق حق دے عشقیؔ عشق انتما کے واسطے

حب اہل بیت دے آل محمد کے لیے
کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا، جان کو پُرنور کر
اچھے پیارے شمس دیں بدرالعلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ کر
حضرت آل رسول مقتدا کے واسطے



شاہ برکاتِ برکاتِ پیشینیاں
نوبہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

سید آل محمد امام الرشُد
گُل روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

حضرتِ حمزہ شیرِ خداورسول
زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

نام وکام وتن وجان وحال ومقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

نور جاں ،عطر مجموعہ ،آل رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

منقبت درشان حضور سید شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ

مولانا علی احمد سیوانی مصباحی

حمد خوانِ ذاتِ وحدت، شاہ برکت آپ ہیں
مظہر انوارِ قدرت شاہِ برکت آپ ہیں
واصفِ ذاتِ رسالت شاہِ برکت آپ ہیں
عاشقِ حُسن ِنبوت شاہِ برکت آپ ہیں
کیوں نہ ہوں سچائیوں کی شہرتیں عالم میں آج
پیکرِ صدق وصداقت شاہ برکت آپ ہیں
خوشبوئے کردار پر قرباں ہیں گل کی نزہتیں
نکہتِ باغِ شریعت شاہِ برکت آپ ہیں
آپ کی نظروں سے پی کر رند سارے مست ہیں
ساقیِ جامِ محبت، شاہ برکت آپ ہیں
کیوں نہ قدموں سے لپٹ کر خلد کی جانب چلوں
رہنمائے راہِ جنت شاہِ برکت آپ ہیں
آپ کے قدموں کا دھوون کہکشاں کا نور ہے
سُرمۂ چشم بصیرت شاہِ برکت آپ ہیں
میں ہوں رضوی منظری برکاتی ونوری علی
مشفقِ من درحقیقت، شاہِ برکت آپ ہیں

منقبت درشان حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ

ساحل شہسرامی (علیگ)

ترا وجود سعادت تھا ماہ پارۂ شب
ترے نقوشِ قدم بن گئے ستارۂ شب

مدینہ، واسط و غزنی، زمین مارہرہ
ہر ایک گام پہ چمکا ترا نظارۂ شب

سمائے ہستی کا ہر گوشہ تو اُجال گیا
شرار ِ عشق سے بچتا کہاں کنارۂ شب

وہ تیری عشق کی وادی، وہ بے دلوں کا ہجوم
وفور ِ نعرۂ مستاں سے پُر شمارۂ شب

ہرایک سانس تری وقفِ یادِ حسنِ ازل
ہر ایک گام ترا رنگِ شاخسارۂ شب

فنا کی گود میں پل کر بقا جوان ہوئی
بسوئے موجۂ وحدت چلا شکارۂ شب

دلوں میں پِر گیا نورِ جلوۂ عشقیؔ
ترا کرم تھا جو پورا ہوا خسارۂ شب

یہ آلؔ و شاہؔ، یہ عینیؔ، ہے شاہ حقانیؔ
ترے نقوشِ سحر تھے، بنے تھے چارۂ شب

یہ شب گزیدہ، یہ ساحلؔ، تمہارے در کا گدا
نوازدو بھی اسے، ہوسکے گذارۂ شب

شاہ برکت کی برکات سب سے الگ

ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی

ارضِ مارہرہ کی بات سب سے الگ — شاہِ برکت کی برکات سب سے الگ
ارضِ مارہرہ کو عکسِ طیبہ کیا — شاہِ برکت کی ہے بات سب سے الگ
نسبتِ قادری اُن کے در سے ملی — شاہِ برکت کی سوغات سب سے الگ
رنگتِ چشتی و نقش بندی جمال — شاہِ برکت کی ہے ذات سے الگ
سہروردی کمال اُن کے جلووں میں ہے — شاہِ برکت کی ہر بات سب سے الگ
شاہ برکت کا معیارِ تقویٰ جدا — شاہ برکت کے حالات سب سے الگ
استقامت، کرامت کے اک مردِ حق — اُن کی ساری کرامات سب سے الگ
مرکزِ حلم و صبر و رضا و سخا — شاہ برکت کی عادات سب سے الگ
''شاہ برکات و برکاتِ پیشینیاں'' — ان کے جملہ کمالات سب سے الگ
''چار انواع'' سے ہو تزکیہ نفس کا — اُن کے روشن خیالات سب سے الگ
''پیم پرکاش'' کا نور بخشا ہمیں — اُن کی ساری ہدایات سب سے الگ
پیمی جی پیار کی بات کرتے رہے — اُن کے نوری بیانات سب سے الگ
در پہ آئے سلاطیں بھی سرخم کیے — اُن کا رنگ مباہات سب سے الگ
پیمی جی کی نگر میں برستی ہوئی — نور کی نوری برسات سب سے الگ
عرض جو بھی کیا، رب نے پورا کیا — ان کا طرز مناجات سب سے الگ
جامِ عشقی سے جو مست ہے دوستو! — ہے وہ رندِ خرابات سب سے الگ
شاہ برکت کا دامن ملا خیر سے — ہم پہ رب کی عنایات سب سے الگ
شاہ برکت کا رتبہ بیاں سے سوا — ان کے قول و مقالات سب سے الگ
تو لکھے جا مشاہد سدا مدحتیں — ہوں گے تیرے خیالات سب سے الگ

منقبت درشان حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہٗ

مولانا قاضی غلام شبر برکاتی حسرتؔ بدایونی

ہوا ہو، نام لوں گر صبح دم آل محمد کا
ادب رکھتی ہے یہ شام الم آل محمد کا

دردولت ہے مرجع بادشا ہوں کا فقیر وں کا
فلک سے پوچھئے جاہ وحشم آل محمد کا

مئے بغدادی وساقی حجازی، میکدہ ہندی
دکھلائیں تجھے دربار ہم آل محمد کا

خدا کا خاص بندہ حاکم ووارث خدائی کا
عرب آل محمد کا عجم آل محمد کا

وہی مارہرہ ہے تونے سنا منصور کا قصہ
حصار امن ہے یہ فوج غم آل محمد کا

خدا بندہ نواز ورحمت عالم پیمبر ہے
کرم ہے غوث اعظم کا کرم آل محمد کا

دم آخر خدایا جب مری آنکھوں میں دم آئے
دہن سے نام نکلے دمبدم آل محمد کا

منقبت شریف بحضور سیدی سرکار سید شاہ حمزہ عینی قدس سرہٗ

محمد قاسم حبیبی برکاتی

تابش لعل و گہر ہے حضرت حمزہ کا نام
زینت شمس و قمر ہے حضرت حمزہ کا نام

ہر بلا خود ہی گرفتار بلا ہو جائے گی
ورد جب شام وسحر ہے حضرت حمزہ کا نام

ذرہ ذرہ معترف ہے کوچۂ ادراک کا
اعتبار ہر نظر ہے حضرت حمزہ کا نام

غنچہ غنچہ منقبت کے پھول بن کر کھل اٹھا
رونق باغ ہنر ہے حضرت حمزہ کا نام

قصر شاہی کی جبیں پر آج بھی تحریر ہے
تاجور تھا تاجور ہے حضرت حمزہ کا نام

سایہ افگن ہے شہ کونین کا دست عطا
لمحہ لمحہ اوج پر ہے حضرت حمزہ کا نام

چاندسورج پھول،خوشبو،کس سے میں تشبیہ دوں
شاخ طیبہ کا ثمر ہے حضرت حمزہ کا نام

کہکشاں ہے میرے گھر کے گردرقصاں اس لئے
رونق دیوار و در ہے حضرت حمزہ کا نام

اب مرا حرف اثر کیوں بے اثر ہوگا بھلا
والی ملک اثر ہے حضرت حمزہ کا نام

سرفرازی مجھ سے وابستہ ہے قاسمؔ اس لئے
میری خاطر تاج سر ہے حضرت حمزہ کا نام

منقبت شریف بحضور سیدی سرکار سید شاہ حقانی قدس سرہٗ

محمد قاسم حبیبی برکاتی

عنایت کا شجر ہیں صاحب تفسیر حقانی
محبت سر بہ سر ہیں صاحب تفسیر حقانی

چمک جس کی ہر اک کشکول کو تابندگی بخشے
وہی روشن گہر ہیں صاحب تفسیر حقانی

بہار گلشن عشق و وفا اعلان کرتی ہے
مرا عزم سفر ہیں صاحب تفسیر حقانی

بساط حسن بھی شیدا ہے بزم عشق میں جس پر
وہ حسن معتبر ہیں صاحب تفسیر حقانی

ہر اک درویش علم و آگہی ہے معترف جن کا
وہی تو دیدہ ور ہیں صاحب تفسیر حقانی

ہمیں کالی ہوائیں تھپکیاں دے کر گزرتی ہیں
ہمارے چارہ گر ہیں صاحب تفسیر حقانی

وہ جن کا لمس پا ذرّے کو تاج سر بناتا ہے
وہی رحمت نظر ہیں صاحب تفسیر حقانی

کوئی خطرہ نہیں ہم کو سر صحرائے جاں قاسمؔ
شفیق و راہبر ہیں صاحب تفسیر حقانی

منقبت درشان شمس مارہرہ حضور آل احمد اچھے میاں قدس سرہٗ

حضرت تاج الفحول مولانا عبدالقادر صاحب فقیؔر بدایونی قدس سرہٗ

شمس وقمر سے بڑھ کر ہے شانِ آل احمد
قربان آل احمد قربانِ آل احمد

ہے نورِ مصطفائی چہرے سے اُن کے ظاہر
ہے نورِحق وہ روئے رخشانِ آلِ احمد

روئے زمیں سے لے کر بالائے آسماں تک
مثل قمر ہے روشن برہان آلِ احمد

بےشک ہوئے ہیں حاصل دربار احمدی سے
وہ مرتبے کہ تھے جو شایانِ آل احمد

ہے ہند کا مدینہ مارہرہٗ شریفہ
ہے منبسط جہاں میں فرمانِ آلِ احمد

لے ہند سے عرب تک اک شور پڑ گیا ہے
ظاہر ہوا ہے جب سے عرفانِ آل احمد

درگاہ پاک ان کی ہے منبع عطایا
جاری ہے بحرِ فیض واحسانِ آلِ احمد

اس شہر جانفزا کو کیوں کر لکھوں مَیں جنت
فردوس سے ہے بڑھ کر ایوانِ آلِ احمد

محبوبیت کا رتبہ حاصل تھا ان کو بےشک
ہے اولیا میں جاری فیضان آلِ احمد

بیشک سرور دل ہیں وہ شاہ انبیا کے
آرام غوث اعظم ہے جانِ آل احمد

فضل وکرم خدا کا مجھ پر ہوا ہے بے حد
پکڑا ہے مَیں نے دل سے دامانِ آلِ احمد

دنیا کو کیا کرے گا لے کر فقیؔر تیرا
ہے دو جہاں کا افسر دربانِ آل احمد

منقبت درشان حضور اچھے میاں قدس سرہٗ

استاذ زمن علامہ حسن رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

سن لو میری التجا اچھے میاں — میں تصدیق میں فدا اچھے میاں
اب کمی کیا ہے خدا دے بندہ لے — میں گدا تم بادشاہ اچھے میاں
دین و دنیا میں بہت اچھا رہا — جو تمہارا ہو گیا اچھے میاں
اس برے کو آپ اچھا کیجئے — آپ اچھے میں برا اچھے میاں
ایسے اچھوں کا برا ہوں میں برا — جن کو اچھوں نے کہا اچھے میاں
میں حوالے کر چکا ہوں آپ کے — اپنا سب اچھا برا اچھے میاں
آپ جانیں مجھ کو اس کی فکر کیا — میں برا ہوں یا بھلا اچھے میاں
مجھ برے کے کیسے اچھے ہیں نصیب — میں برا ہوں آپ کا اچھے میاں
اپنے منگتا کو بلا کر بھیک دی — اے میں قربانِ عطا اچھے میاں
مشکلیں آسان فرما دیجئے — اے مرے مشکل کشا اچھے میاں
میری جھولی بھر دو دست فیض سے — حاضر در ہے گدا اچھے میاں
دم قدم کی خیر منگتا ہوں ترا — دم قدم کی خیر لا اچھے میاں
جاں بلب ہوں دردعصیاں سے حضور — جاں بلب کو دو شفا اچھے میاں
دشمنوں کی ہے چڑھائی الغیاث — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
نفس سرکش در پے آزار ہے — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں

شام ہے نزدیک صحرا ہو لناک ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
نزع کی تکلیف اغوائے عدو ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
وہ سوال قبر وہ شکلیں مہیب ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
پرسش اعمال اور مجھ سا اثیم ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
بار عصیاں سر پہ رعشہ پاؤں میں ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
خالی ہاتھ آیا بھرے بازار میں ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
مجرم ناکارۂ دیوان عدل ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
پوچھتے ہیں کیا کہا تھا کیا کیا ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
پا شکستہ اور عبور پل صراط ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
خائن و خاطی سے لیتے ہیں حساب ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
بھول جاؤں میں نہ سیدھی راہ کو میرے اچھے رہنما اچھے میاں
تم مجھے اپنا بنالو بہر غوث میں تمہارا ہو چکا اچھے میاں
کون دے مجھ کو مرادیں آپ دیں میں ہوں کس کا آپکا اچھے میاں
یہ گھٹائیں غم کی یہ روز سیاہ مہر فرما مہ لقا اچھے میاں
احمد نوری کا صدقہ ہر جگہ منھ اجالا ہو مرا اچھے میاں
آنکھ نیچی دونوں عالم میں نہ ہو بولا بالا ہو مرا اچھے میاں
میرے بھائی جن کو کہتے ہیں رضاؔ جو ہیں اس در کے گدا اچھے میاں
ان کی منھ مانگی مرادیں ہوں حصول آپ فرمائیں عطا اچھے میاں
عمر بھر میں ان کے سایہ میں رہوں ان پہ سایہ آپ کا اچھے میاں
مجھ کو میرے بھائیوں کو حشر تک نہ ہو غم کا سامنا اچھے میاں
مجھ پہ میرے بھائیوں پہ ہر گھڑی ہو کرم سرکار کا اچھے میاں

مجھ سے میرے بھائیوں سے دور ہو　دکھ مرض ہر قسم کا اچھے میاں
میری میرے بھائیوں کی حاجتیں　فضل سے کیجئے روا اچھے میاں
ہم غلاموں کے جو ہیں لخت جگر　خوش رہیں سب دائما اچھے میاں
پنجتن کا سایہ پانچوں پر رہے　اور ہو فضل خدا اچھے میاں
سب عزیزوں سب قریبوں پر رہے　سایۂ فضل و عطا اچھے میاں
غوث اعظم قطب عالم کے لیے　رد نہ ہو میری دعا اچھے میاں

ہو حسنؔ سرکار والا کا حسن
کیجئے ایسی عطا اچھے میاں

منقبت درشان حضور آل احمد اچھے میاں قدس سرہٗ

مولانا مجاہدالدین ذاکر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

شبستانِ طریقت ہے منور آلِ احمد سے
گلستان حقیقت ہے معطر آلِ احمد سے

خدا شاہد ہے حاصل اس نے کرلی بیعت رضواں
ملایا ہاتھ جس نے دستِ اطہر آل احمد سے

شفا بخشی مریضوں کو فقط آیہ شفا پڑھ کر
ہوئے اعجاز عیسیٰ ایسے اکثر آلِ احمد سے

ہوئے قائل عدو بھی من رأنی کی حقیقت سے
عیاں تھی سر بسر شانِ پیمبر آلِ احمد سے

چھڑایا شیر سے جاکر بیاباں میں مریدوں کو
ہوئی ظاہر کرامت مثل حیدر آلِ احمد سے

بلایا تو در اقدس پہ جاؤ شادماں ہو کر
یہی ہے عرض ذاکر کی مکرر آلِ احمد سے

منقبت درشان حضور آل احمد اچھے میاں قدس سرہٗ

مولوی طفیل احمد متولی بدایونی

زمیں سے عرش اعظم تک ہے شہرت آل احمد کی
کلام اللہ میں آئی ہے مدحت آل احمد کی

خدائی میں خدا کی بادشاہی نے محمد کی
جدھر دیکھو ادھر بجتی ہے نوبت آل احمد کی

خدا کے بر گزیدہ پیشوا ساری خدائی کے
نہ ہو پھر کیوں خدائی بھر میں عزت آل احمد کی

ولی ابن ولی ابن ولی لاریب ہیں حضرت
مسلم ہے زمانہ میں ولایت آل احمد کی

خوشا قسمت کہ جس دن سے مرقع ہاتھ آیا
مجھے حاصل ہے گھر بیٹھے زیارت آل احمد کی

شبیہ شبر و شبیر ہیں تصویر حیدر ہیں
سراپا غوث الاعظم کا ہے صورت آل احمد کی

یہ وہ داتا ہیں سائل ان سے جو مانگے وہ پاتا ہے
کہیں بڑھ کر ہے حاتم سے سخاوت آل احمد کی

خدا شاہد ہے میں نے ان سے جو چاہا وہی پایا
نوازش مجھ پہ ہے کچھ خاص حضرت آل احمد کی

کفیل اپنے ہیں جب اچھے میاں تو مجھ کو کیا کھٹکا
کفالت میں ہوں میں حضرت سلامت آل احمد کی

کہاں دستار حضرت غوث الاعظم اور کہاں بندہ
مگر دولت ملی ہے یہ بدولت آل احمد کی

برا ہوں یا بھلا اچھے میاں کا نام لیوا ہوں
ہوئی ہے یہ سرفرازی بہ برکت آل احمد کی

غلامِ احمد نوری ہوں خدمت گار مہدی ہوں
تعجب کیا ہے گر ہے مجھ پہ شفقت آل احمد کی

مرے مخدوم ہیں حاجی میاں میں ان کا اک خادم
سمجھتا ان کی خدمت کو ہوں خدمت آلِ احمد کی

یہ ہیں فرزندگ اولاد رسول اور آل حیدر ہیں
انہیں میراث میں پہنچی ہے سیرت آل احمد کی

جسے کینہ ہے ان سے اس کو کینہ ہے پیمبر سے
رسول اللہ کی الفت الفت آل احمد کی

عقیدے میں مرے ان کی محبت جزو ایماں ہے
اطاعت ان کی ہے گویا اطاعت آل احمد کی

یہ سب عزت انہیں کی کفش برداری کا صدقہ ہے
نوازش ان کی ہے گویا عنایت آل احمد کی

طفیلؔ ان کا طفیلی ہو کہ پہنچا شاہ جیلاں تک
جناب غوث کی بیعت بیعت آل احمد کی

منقبت درشان حضور شمس مارہرہ قدس سرہٗ

حضرت شاہ عبدالحمید محمد سالم میاں قادری دام ظلہ

فریاد کو سُنیے اب میری یا آلِ احمد خُذْ بِیَدِیْ
بڑھنے لگی اب تو حد سے بدی یا آلِ احمد خُذْ بِیَدِیْ

ہاں عین و معین و مظہر حق اور مقتدر و عاشق کے لیے
یا سیّدِ حمزہ کن مددی یا آلِ احمد خُذْ بِیَدِیْ

سنتا ہوں بہت ہی تعریفیں میں سیفِ حضورِ حمزہ کی
دُشمن پہ چلے اب یہ سیفی یا آلِ احمد خُذْ بِیَدِیْ

ہوں میں تو غلامِ مارہرہ مجھ کو یہ شرف قسمت سے ملا
کیوں کوئی اُڑائے میری ہنسی یا آلِ احمد خُذْ بِیَدِیْ

اب جانے تو اور کام ترا سالمؔ کے ہے لب پر اتنی صدا
یا آلِ احمد خُذْ بِیَدِیْ یا آلِ احمد خُذْ بِیَدِیْ

منقبت درشان بزرگان مارہرہ

حضرت شاہ عبدالحمید محمد سالم میاں قادری دام ظلہ

اَدا کیا شُکر ہو اللہ کے انعامِ بے حد کا
بنایا بندۂ درگاہ ہم کو آلِ احمد کا

حضورِ صاحب البرکات کی بَرکت نمایاں ہے
یہاں بٹتا ہے صدقہ حضرتِ آلِ محمد کا

مزہ جب ہے مرے اعداء بھی تھوڑا سا مزہ چکھیں
جنابِ حضرتِ حمزہ کی شمشیر مہنّد کا

مرے اچھے میاں اچھا بنا دیتے ہیں دم بھر میں
انہیں آسان ہے اچھا بنادینا ہر اک بد کا

ترے دربار میں جینا ترے دربار میں مرنا
یہی مطلب ہمیں معلوم ہے عیشِ مخلّد کا

ہمارے پیر کے ہاتھوں ہمارے ہاتھ، ہاتھ آیا
خدا کا مصطفیٰ کا غوث کا اور آلِ احمد کا

ترا سالؔم ترے ہوتے ہوئے کیوں کر پریشاں ہو
کرم ہے اس پہ تیرا اور تیرے جد امجد کا

منقبت درشان حضور آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہٗ

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی، بدایونی

جب سے مجھ کو خدا نے عطا کر دیا تیرے در کا پتا میرے اچھے میاں
مجھ کو خوشیاں ملیں نیکیاں بڑھ گئیں میں بھی اچھا ہوا میرے اچھے میاں

غوث اعظم کی ایسی نگاہ کرم شاہ برکت کے لخت جگر پے ہوئی
مرکز قادریت بنا ہند میں در ترا گھر ترا میرے اچھے میاں

نام و کام و تن و جان و حال و مقال ایسے اوصاف کہیے جنہیں بے مثال
پیمی جی کا یہ برکت نگر کس قدر تم نے چمکا دیا میرے اچھے میاں

اس کی ہر ہر ادا ہے شریعت شعار اس کے دم سے طریقت میں آیا نکھار
وہ میرا قبلۂ جسم و جاں کون ہے سب نے مل کر کہا میرے اچھے میاں

جس کے نوری سراج العوارف ہوئے جس کے سیّد امین معارف ہوئے
مرشد اعظم ہند سا رہنما تم نے ہم کو دیا میرے اچھے میاں

ہے اگرچہ پریشاں احمؔد ابھی فکر دنیا کی لیکن ذرا بھی نہیں
کل بھی تھا آسرا اور ہے آج بھی تیرا دست عطا میرے اچھے میاں

منقبت درشان سید شاہ آل برکات ستھرے میاں قدس سرہٗ

قاضی غلام شبر برکاتی حسرت بدایونی علیہ الرحمہ

پر گہر دامن آل برکات
باثمر گلشن آل برکات

شد تونگر بجہاں ہرکہ بچید
دانہ از خرمن آل برکات

مرجع وماخذ اہل عرفان
موطن ومسکن آل برکات

نوری ومہدی وپیر برکات
نوگل از گلبن آل برکات

پر زالماس وزر گوہر باد
معدن ومخزن آل برکات

ابدا فایز وواصل بادا
خادم برزن آل برکات

دائما خایب وخاسر بادا
حاسد ودشمن آل برکات

آمداین خادم نوریؔ بسوال
بردر مامن آل برکات

منقبت درشان حضور آلِ برکات ستھرے صاحب قدس سرہٗ

مولانا طفیل احمد متولی بدایونی

بیاں کس منہ سے ہو تعریف حضرت ستھرے صاحب کی
ملائک عرش پر کرتے ہیں مدحت ستھرے صاحب کی

ولی ابنِ ولی ابنِ ولی ابنِ ولی ہیں وہ
پڑی گھٹی میں ہے گویا ولایت ستھرے صاحب کی

خدا کا نام تھا ناخن پہ ان کے خون سے لکھا
یہ اک مشہورِ عالم ہے کرامت ستھرے صاحب کی

ریاضت نام ہے اس کا، عبادت اس کو کہتے ہیں
کہ خود شاہد ہے انگشتِ شہادت ستھرے صاحب کی

پیارے ہیں نبی کے، لاڈلے ہیں غوثِ اعظم کے
ڈھلی ہے نور کے سانچے میں صورت ستھرے صاحب کی

خدا وندا! طفیلِ آلِ احمد مہربانی ہو
طفیلِ احمدِ نوری پہ حضرت ستھرے صاحب کی

خداوندا! طفیلِ احمدِ نوری رہے ہر دَم
طفیلِ احمدِ نوری پہ شفقت ستھرے صاحب کی

منقبت در شانِ خاتم الاکابر حضور شاہ آلِ رسول قدس سرہٗ

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ

ترجمہ : مولانا اختر حسین فیضی، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

(۱) خوشا دلے کہ دہندش ولائے آلِ رسول
خوشا سرے کہ کنندش فدائے آلِ رسول

کیا ہی خوب ہے وہ دل جسے آلِ رسول کی محبت عطا ہو، اور کیا ہی مبارک ہے وہ سر جو آلِ رسول پر فدا ہو۔

(۲) گناہِ بندہ بخش اے خدائے آلِ رسول!
برائے آلِ رسول از برائے آلِ رسول

اے آلِ رسول کے خدا! آلِ رسول کے لیے اور آلِ رسول کے واسطے بندے کے گناہ بخش دے۔

(۳) ہزار درجِ سعادت برآرد از صدفے
بہائے ہر گہر بے بہائے آلِ رسول

آلِ رسول کے ہر انمول موتی کی قیمت ایک صدف سے ہزاروں درج سعادت (سعادت کی ڈبیا) برآمد کرتی ہے۔

(۴) سیہ سپید نہ شد گر رشید مصرش داد
سیہ سپید کہ سازد عطائے آلِ رسول

اگر ہارون رشید نے ملک کا سیاہ وسفید (وزیر کے ہاتھوں میں) دے دیا تو سیاہ سفید نہ ہوا۔ سیاہ کو سفید تو آلِ رسول کی عطا کرتی ہے۔

(۵) اِذَا رؤُا ذُکـــــــرَ اللّٰہ معائنہ بنی
من و خداے من آنست اداے آلِ رسول

اولیا وہ ہیں کہ جب انھیں دیکھو تو خدا یاد آئے، یہاں اس قول کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ آلِ رسول کی ادا ایسی ہے کہ اسے دیکھنے کے بعد میں ہوتا ہوں اور میرا خدا۔

(۶) خبر دہد ز تگِ لا الٰہ الا اللّٰہ
فناے آلِ رسول و بقاے آلِ رسول

آلِ رسول کی فنا اور بقا دونوں کلمہ ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' کا پتہ دیتی ہیں۔

(۷) ہزار مہر پرد در ہواے او چوں ہبا
بروز نے کہ درخشد ضیاے آلِ رسول

جس روشن دان سے آلِ رسول کی ضیا پھوٹتی ہے اس کی فضا میں ہزاروں آفتاب ذروں کی طرح اڑتے ہیں۔

(۸) نصیب پست نشیناں بلندی ست ایں جا
تواضع ست درِ مرتقاے آلِ رسول

یہاں پستی میں بیٹھنے والوں کا مقدر بلندی ہے، آلِ رسول کے مقامِ بلند کا دروازہ تواضع ہے۔

(۹) بر آ بہ چرخ برین و ببیں ستانۂ او
گرا بہ خاک و بیا بر سماے آلِ رسول

چرخ بریں پہ آ کر ان کا آستانہ دیکھو، خاک کی طرف مائل رہو اور آلِ رسول کے آسمان پر آ ؤ۔

(۱۰) قباے شہ بہ گلیم سیاہ خود نہ خَرد
سیہ گلیم نباشد گداے آلِ رسول

ان کے در کا بھکاری اپنی کالی کملی کے بدلے قبائے شاہی نہیں خریدتا اور آلِ رسول کی بارگاہ کا گدا بے ثروت نہیں ہوتا۔

(۱۱) دوائے تلخ مخور شہد نوش و مژدہ نیوش
بیا مریض بدار الشفائے آلِ رسول

تلخ دوامت کھا، شہد چاٹ اور خوش خبری سن، اے بیمار! آلِ رسول کے دار الشفا میں آ۔

(۱۲) ہمیں نہ از سر افسر کہ ہم زسر برخاست
نشست ہر کہ بہ فرقش ہمائے آلِ رسول

جس کے سر پر آلِ رسول کا ہما (پرندہ) بیٹھ گیا وہ نہ صرف افسر کے سر سے بلکہ تصور وخیال سے بھی اوپر اٹھ گیا۔

(۱۳) بہ صخر و طعنۂ سختی زند بہ عارضِ گل
بہ سنگ صخرہ وزد گر صبائے آلِ رسول

اگر چٹان کے پتھر پر آلِ رسول کی پروائی ہوا چلے تو وہ پھول کے رخسار کو سخت ہونے کا طعنہ دے اور اس کا مذاق اڑائے۔

(۱۴) دہد زباغ منیٰ غنچہ ہائے زر بہ گرہ
دمِ سوال حیا و غنائے آلِ رسول

آلِ رسول کی حیا وغنا سوال کے وقت آرزوؤں کے باغ سے سونے کی کلیاں بھری مٹھی سے عطا کرتی ہے۔

(۱۵) زچرخ کانِ زرِ شرقی مغربی آرند
بدرد مِس بمَسِ کیمیائے آلِ رسول

کیمیا گر زر مشرقی کے ذخیرے کو پگھلا کر زر مغربی (زر خالص) برآمد کرتے ہیں۔آلِ رسول کی کیمیا گری تانبے کو صرف مس سے (محض ہاتھ لگا کر) چاک کر دیتی ہے۔

(۱۶) جرس بصلصلہ اش آں چہ گفت را ہی را
ہماں بسلسلہ آرد ورائے آلِ رسول

گھنٹے نے اپنی گونج میں جو کچھ سالک سے کہا اسی کو وہ آلِ رسول کے بعد سلسلے میں لائے گا۔

(۱۷) رسول داں شوی از نام او نمی بینی
دو حرف معرفہ در ابتدائے آلِ رسول

ان کے نام سے تم رسول آشنا ہو جاؤ گے، کیا ''آلِ رسول'' کی ابتدا میں معرفہ کے دو حرف (ال) نہیں دیکھتے۔

(۱۸) بہ خدمتش نخرد باج و تاج زنگ و فرنگ
سپید بخت سیاہ سرائے آلِ رسول

ان کی خدمت کے بدلے وہ زنگیوں اور فرنگیوں کا مال و تاج نہ خریدے گا۔ آلِ رسول کے گھر کا سیاہ غلام سپید بخت اور تابندہ نصیب ہوتا ہے۔

(۱۹) اگر شب ست و خطر سخت ورنہ می دانی
ببند چشم و بیا بر قفائے آلِ رسول

اگر رات ہے اور خطرہ سخت اور راہ نامعلوم، تو آنکھیں بند کر لے اور آلِ رسول کے پیچھے پیچھے چلا آ۔

(۲۰) زسر نہند کلاہِ غرور مدعیاں
بہ جلوۂ مدد اے کفش پائے آلِ رسول

اے آلِ رسول کے پیر کی جوتی تیری بخشش دیکھ کر ڈینگیں مارنے والے تکبر کی ٹوپیاں سر سے اتار دیتے ہیں۔

(۲۱) ہزار جامۂ سالوس را کتانی دہ
بتاب اے مہِ جیبِ قبائے آلِ رسول

اے آلِ رسول کے چاک گریباں کے چاند! تابندہ ہو کر ہزاروں جامۂ فریب

کو پارہ پارہ کردے۔

(۲۲) مرو بہ مے کدہ کاں جا سیاہ کارا نند
بیا بہ خانقہِ نور زاے آلِ رسول

مے کدہ مت جا کہ وہ بدکاروں کی جگہ ہے، آلِ رسول کی خانقاہ میں آ کہ یہاں نور پیدا ہوتا ہے۔

(۲۳) مرو بہ مجلسِ فسق و فجور شیاداں
بیا بہ انجمنِ اتقاے آلِ رسول

مکاروں کے فسق وفجور کی مجلس میں مت جا، آلِ رسول کی تقویٰ شعار انجمن میں آ۔

(۲۴) مرو بدامگہ ایں دروغ بافاں ہیچ
بیا بہ جلوہ گہِ دل کشاے آلِ رسول

ان دروغ بافوں کی شکارگاہ میں ہرگز نہ جا، آلِ رسول کی دل کشا جلوہ گاہ میں آ۔

(۲۵) ازاں بہ انجمنِ پاک سبز پوشاں رفت
کہ سبز بود دراں بزم جاے آلِ رسول

سبز پوشوں کی پاکیزہ محفل میں اس لیے گیا کہ اُس بزم میں آلِ رسول کی جگہ سرسبز ہوتی ہے۔

(۲۶) شکست شیشہ بہ ہجر و پری بشیشہ ہنوز
زدل نمی رود آں جلوہاے آلِ رسول

فراق کی وجہ سے شیشۂ دل ٹوٹ گیا مگر معشوق اب بھی شیشے میں موجود ہے۔ آلِ رسول کے جلوے دل سے جدا نہیں ہوتے۔

(۲۷) شہید عشق نمیرد کہ جاں بجاناں داد
تو مُردی اے کہ جدائی زپاے آلِ رسول

شہید عشق جس نے جان، جاناں کو دے دی وہ مردہ نہیں، اے آلِ رسول کے قدم سے جدا ہونے والے! مردہ تو ہے۔

(۲۸) بگو کہ وائے من و وائے مردہ ماندن من
منال ہرزہ کہ ہیہات وائے آلِ رسول

یہ کہہ کہ افسوس مجھ پر اور میرے مردہ رہ جانے پر، ہیہات (ہائے دوری) وائے آلِ رسول کا بے ہودہ نالہ مت کر۔

(۲۹) کہ می بُرد ز مریضانِ تلخ کام نیاز
بہ عہد شہد فروشِ بقائے آلِ رسول

بقائے آلِ رسول کے شہد فروش عہد تک، تلخ کام بیماروں کا نیاز کون لے جائے۔

(۳۰) صبا سلام اسیران بستہ بال رساں
بطائرانِ ہوا و فضائے آلِ رسول

اے صبا! بال و پر بندھے ہوئے اسیروں کا سلام، آلِ رسول کی فضا و ہوا کے پرندوں کو پہنچا۔

(۳۱) خطا مکن دلکا پردہ ایست دوری نیست
بگوش می خورد کنوں صدائے آلِ رسول

اے دل حقیر! خطا نہ کر، بس ایک پردہ ہے دوری نہیں ہے، آلِ رسول کی صدا ابھی کانوں تک پہنچنے والی ہے۔

(۳۲) مگو کہ دیدہ گری و غبار دیدہ بہ خند
بکار تست کنوں توتیائے آلِ رسول

یہ دعویٰ نہ کر کہ تو دیدہ گر ہے اور تیری آنکھ کا غبار ہنس کر کہے کہ ابھی تیرے لیے آلِ رسول کا سرمہ درکار ہے۔

(۳۳) مپیچ در غمِ عیارگانِ ذنب شعار
اگر ادب نہ کنند از برائے آلِ رسول

خطا شعار عیاروں کے غم میں نہ الجھ، اگر وہ آلِ رسول کے واسطے ادب کی بجا آوری نہ کریں۔

(۳۴) ہر آں کہ نکث کند نکث بہر نفس ویست
غنی ست حضرت چرخ اعتلائے آلِ رسول

جو عہد شکنی کرے اس کی عہد شکنی کا ضرر اسی کو پہنچے، آلِ رسول کی فلک رفعت بارگاہ اس سے بے نیاز ہے۔

(۳۵) سپاس کن کہ بپاس و سپاس بد منشاں
نیاز و ناز ندارد ثنائے آلِ رسول

شکر کر کہ بدطبع لوگوں کے لحاظ و سپاس پر آلِ رسول کی ثنا ناز و نیاز نہیں رکھتی۔

(۳۶) نہ سگ بشور و نہ شپرّ بخامشی کاہد
زقدر بدرو ضیائے ذُکائے آلِ رسول

نہ کتا اپنے شور سے آلِ رسول کے ماہ تمام کی قدر گھٹا سکتا ہے، نہ چمگادڑ اپنی خاموشی سے آلِ رسول کے آفتاب کی روشنی کم کر سکتی ہے۔

(۳۷) تواضعِ شہِ مسکیں نواز را نازم
کہ ہم چو بندہ کند بوس پائے آلِ رسول

مسکینوں کو نوازنے والے بادشاہ کی تواضع پر نازاں ہوں کہ مجھ جیسا غلام آلِ رسول کے قدموں کا بوسہ لے رہا ہے۔

(۳۸) منم امیر جہاں گیر کج کلہ یعنی
کمینہ بندہ و مسکیں گدائے آلِ رسول

میں کج کلاہ، جہاں گیر، حاکم و امیر ہوں یعنی سرکار آلِ رسول کا کمینہ غلام اور بے مایہ گدا ہوں۔

(۳۹) اگر مثالِ خلافت دہد فقیرے را
عجب مدار زفیض و سخائے آلِ رسول

اگر وہ ایک فقیر کو سند خلافت سے نوازیں تو آلِ رسول کے اس فیض اور کرم پر تمھیں تعجب نہیں ہونا چاہیے۔

(۴۰) مگیر خردہ کہ آں کس نہ اہل ایں کارست
کہ داند اہل نمودن عطاے آلِ رسول

یہ اعتراض نہ کر کہ وہ اس کام کا اہل نہیں اس لیے کہ آلِ رسول کی عطا اہل بتانا جانتی ہے۔

(۴۱) ''ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا''
تبارک اللہ ما و ثناے آلِ رسول

راہ کا تفاوت تو دیکھو! کہاں سے کہاں تک ہے۔ اللہ اکبر! کہاں ہم اور کہاں آلِ رسول کی تعریف وتوصیف۔

(۴۲) مرا ز نسبت ملک است امید آں کہ بہ حشر
ندا کنند بیا اے رضاے آلِ رسول

مجھے ان کی غلامی کی نسبت سے اس بات کی امید ہے کہ روزِ محشر پکارنے والے مجھے یوں پکاریں گے کہ آ، اے آلِ رسول کے رَضا آ۔

منقبت درشان حضرت سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ

مولانا مجاہد الدین ذاکر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

سلامی دیکھ تو کیا ہے مقام آل رسول
کھڑے ہیں اولیا بہر سلام آل رسول

یہ حکم حق ہے پئے احترام آل رسول
نہ لے بغیر وضو کوئی نام آل رسول

خدا علیم ہے جو ہے مقام آل رسول
ملا ہے لام الٰہی سے لام آل رسول

فضائے وادی ایمن ہے دشت مارہرہ
ہے کوہ طور کے مانند بام آل رسول

نگاہ جس پہ پڑی ہو گیا وہ قطب جہاں
یہ خاص ادنیٰ ہے اک لطف عام آل رسول

ادب سے دور نہ ہوتا تو مَیں یہی کہتا
سنیں کلیم بھی آ کر کلام آل رسول

بغیر اذن نہ چومیں ملائکہ بھی قدم
یہ دبدبہ ہے یہ ہے احتشام آل رسول

زبانِ قلب پہ جاری ہے نعرۂ اللہ
خدا کے ذکر سے تر ہے مشام آل رسول

الٰہی آل رسولی رہیں ہمیشہ شاد
معین اُن کے رہیں خود امام آل رسول

شمیمِ لطف سے تیرا کھلے گا غنچۂ دل
صبا یہ لائی ہے مجھ کو پیام آل رسول

مسیح چرخ چہارم کو یہ تمنا ہے
بنائیں ہم مہ تابان کو جام آل رسول

اُٹھوں گا قبر سے کہتا ہوا یہی ذاکر
نہ چھیڑے مجھے کوئی ہوں غلام آل رسول

منقبت درشان حضرت سید شاہ محمد صادق قدس سرہٗ

تاج العلماء حضرت سید شاہ محمد میاں قدس سرہٗ

معدن علم و حیا شاہ محمد صادق — منبع صدق و صفا شاہ محمد صادق
اپنے اسلاف کے اوصاف کے تھے جلوہ نما — تھے خلف ان کے بجا شاہ محمد صادق
یہ جبلت تھی کرم کی کہ جفا کے بدلے — کرتے احسان سدا شاہ محمد صادق
دولت و جاہ و حشم پا کے نہ بھولے حق کو — ایسے تھے مرد خدا شاہ محمد صادق
خدمت خلق میں اور طاعت خالق میں بھی — آنے دیتے نہ ریا شاہ محمد صادق
مسجد و چاہ یہ دیتے ہیں گواہی شاہا — فیض جاری ہے ترا شاہ محمد صادق
حوصلہ کی یہ بلندی یہ علو ہمت — ترا معمول رہا شاہ محمد صادق
کہہ دو حساد سے مر جائیں حسد سے جل کر — تجھ کو وہ فضل ملا شاہ محمد صادق
ہو عطا عرس کی برکات سے حصہ سب کو — سب کا دامن ہو بھرا شاہ محمد صادق
عشقی و عینی و بوالفضل کا سایہ تجھ پر — مجھ پہ ہو سایہ ترا شاہ محمد صادق
غوث اعظم کا کرم فضل نبی لطف خدا — ان کا مجمع تو بنا شاہ محمد صادق
جوش پہ آج ہے دریائے کرم بہر خدا — مجھ کو لو اپنا بنا شاہ محمد صادق
ہوں برا یا میں بھلا جیسا بھی ہوں ہے مجھ سے — آپ کا نام لگا شاہ محمد صادق
سارا عالم مجھے دیتا ہے تمہیں سے نسبت — تھام لو ہاتھ مرا شاہ محمد صادق

نذر لایا ہے عقیدت کی فقیر قاسم
ہو قبول اس کو عطا شاہ محمد صادق

منقبت در شان سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں قدس سرہٗ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ

برتر قیاس سے ہے مقام ابوالحسین — سدرہ سے پوچھو رفعتِ بامِ ابوالحسین

وارستہ پائے بستۂ دامِ ابوالحسین — آزاد نار سے ہے غلام ابوالحسین

خطِ سیہ میں نور الٰہی کی تابشیں — کیا صبح نور بار ہے شام ابوالحسین

ساقی سنا دے شیشۂ بغداد کی ٹپک — مہکی ہے بوئے گل سے مدام ابوالحسین

بوئے کباب سوختہ آتی ہے مے کشو — چھلکا شراب چشت سے جام ابوالحسین

گلگوں سحر کو ہے سہر سوز دل سے آنکھ — سلطان سہرورد ہے نام ابوالحسین

کرسی نشیں ہے نقش مرادان کے فیض سے — مولائے نقش بند ہے نام ابوالحسین

جس نخل پاک میں ہیں چھیالیس ڈالیاں — اک شاخ ان میں سے ہے بنام ابوالحسین

مستوں کو اے کریم بچائے خمار سے — تا دور حشر دورۂ جام ابوالحسین

ان کے بھلے سے لاکھوں غریبوں کا ہے بھلا — یا رب زمانہ باد بکام ابوالحسین

میلا لگا ہے شان مسیحا کی دید ہے — مردے جلا رہا ہے خرام ابوالحسین

سرگشتہ مہر و مہ ہیں پر اب تک نہیں کھلا — کس چرخ پر ہے ماہ تمام ابوالحسین

اتنا پتہ ملا ہے کہ یہ چرخ چنبری — ہے ہفت پائے زینۂ بامِ ابوالحسین

ذرہ کو مہر قطرہ کو دریا کرے ابھی — گر جوش زن ہو بخشش عام ابوالحسین

یحییٰ کا صدقہ وارث اقبال مند پائے — سجادۂ شیوخ کرام ابوالحسین

انعام لیں بہار جناں تہنیت لکھیں — پھولے پھلے تو نخل مرام ابوالحسین

اللہ ہم بھی دیکھ لیں شہزادہ کی بہار — سونگھے گلِ مراد مشامِ ابو الحسین
آقا میرے ستھرے میاں کا ہوا ہے نام — اس اچھے ستھرے سے رہے نام ابوالحسین
یارب وہ چاند جو فلک عز و جاہ پر — ہر سیر میں ہو گام بگام ابو الحسین
آؤ تمہیں ہلال سپہر شرف دکھائیں — گردن جھکائیں بہر سلام ابوالحسین
قدرت خدا کی ہے کہ طلاطم کناں اٹھیں — بحر فنا سے موج دوام ابو الحسین
یارب ہمیں بھی چاشنی اس اپنی یاد کی — جس سے ہے شکریں لب وکام ابوالحسین

ہاں طالع رضؔا تری اللہ رے یاوری
اے بندۂ جدود کرام ابو الحسین

''نور والا ہے احمد نوری''

مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ

ماہ سیما ہے احمد نوری   مہر جلوہ ہے احمد نوری

نور والا ہے احمد نوری   نورِ والا ہے احمد نوری

نہ کھلا کیا ہے احمد نوری   راز بستہ ہے احمد نوری

دور پہنچا ہے احمد نوری   طور سینا ہے احمد نوری

وصف اجلیٰ ہے احمد نوری   کشف اخفا ہے احمد نوری

عہد اوفیٰ ہے احمد نوری   شہد اصفیٰ ہے احمد نوری

جلب تقویٰ ہے احمد نوری   سلب طغویٰ ہے احمد نوری

نجم سے ماہ، مہ سے مہر ہوا   گھڑیوں بڑھتا ہے احمد نوری

مہر سے ماہ، مہ سے نجم ہوا   ابھی نیچا ہے احمد نوری

برکاتی جہاں جمی ہو برات   اس میں دولھا ہے احمد نوری

شمس دیں کی شعاعوں کا تیرے   سر پہ سہرا ہے احمد نوی

تارا نظار رحمت سے بنا   تیرا جامہ ہے احمد نوری

رشد و ارشاد کا ترے سر پر   آج طرہ ہے احمد نوری

قادریت ہے چشتیت سے بہم   نگ دو پلکا ہے احمد نوری

رفع قومہ میں وضع سجدے میں   لا و اِلّا ہے، احمد نوری

ذکر ایسا کہ کلمہ کی انگلی   خود سراپا ہے احمد نوری

قومہ سیدھا رکوع دوہرا ہے　　الف والا ہے احمد نوری
محض اثبات کا مقام بلند　　یوں دکھاتا ہے احمد نوری
میرا مرشد ہے مصحف ناطق　　نوری آیہ ہے احمد نوری
مہبط فضل شیخ تا برکات　　پنجسورہ ہے احمد نوری
آسماں سے اترتے ہیں اسماء　　نام کیسا ہے احمد نوری
نام بھی نور حسن تام بھی نور　　نور دونا ہے احمد نوری
نور سرکار ذات دونا ہے　　دن سوایا ہے احمد نوری
قرب اس اعلیٰ سے ہے تجھے جس کا　　قصر او ادنیٰ ہے احمد نوری
لا ولد رہتے ہیں تمام ابدال　　فرد تنہا ہے احمد نوری
اس کی سی ماں جہان میں کس کی　　ابن زہرا ہے احمد نوری
شکل دیکھو تو نور کی تصویر　　نوری پتلا ہے احمد نوری
نام پوچھو تو نور کی تنویر　　نور معنیٰ ہے احمد نوری
انجمن ہو رہی ہے مشرق نور　　جلوہ فرما ہے احمد نوری
بام و در کی ضیا سے روشن ہے　　نور بالا ہے احمد نوری
طالبان حریم حق کے لیے　　راست قبلہ ہے احمد نوری
اچھے پیارے کے دل کا ٹکڑا ہے　　اچھا اچھا ہے احمد نوری
بھولی صورت ہے نور کی مورت　　پیارا پیارا ہے احمد نوری
گل بغداد کی مہک میں بسا　　بھینا بھینا ہے احمد نوری
ابر برکات کی ٹپک میں دھلا　　اجلا اجلا ہے احمد نوری
ہے مصفّیٰ عسل لبوں سے رواں　　میٹھا میٹھا ہے احمد نوری
وہ عوارف کا نور بار سراج　　جگ اجالا ہے احمد نوری
اس کے ارشاد ہیں دلیل یقین　　شک مٹاتا ہے احمد نوری
اس کے لب ہیں کلید کشف قلوب　　فتح دولہا ہے احمد نوری

گہر بے بہائے نور و بہا
تیرا شجرہ ہے احمد نوری

سید الانبیا رسول اللہ
تیرا بابا ہے احمد نوری

مرجع الاولیا علی و ولی
تیرا دادا ہے احمد نوری

وہ حسینی رچی ہوئی رنگت
گل سے زیبا ہے احمد نوری

زینت زین عابدیں سے ترا
حسن نکھرا ہے احمد نوری

عم اعظم ہیں حضرت باقر
تو بھتیجا ہے احمد نوری

صادق رفض سوز کا پر تو
تجھ پہ سچا ہے احمد نوری

شان کاظم دکھا کہ معدن حلم
تیرا منشا ہے احمد نوری

اے رضا کے رضی رضا کے رضا
تجھ سے جو یا ہے احمد نوری

سر میں ساری ہے سر پاک ترے
سِر یہ سارا ہے احمد نوری

سید الطائفہ کا طائف ہے
ہم کو کعبہ ہے احمد نوری

شبل شبلی قوم شرزا پر
شیر شرزہ ہے احمد نوری

عبد واحد کے بحر وحدت میں
دُرِّ یکتا ہے احمد نوری

بو الفرح کے لیے فرح دیدے
غم نے گھیرا ہے احمد نوری

حسن بو الحسن پہ تیرا حسن
کیا نرالا ہے احمد نوری

بو سعیدی سعید کتنا سعد
تیرا تارا ہے احمد نوری

غوث کونین کی غلامی سے
جگت آقا ہے احمد نوری

عبد رزاق ہیں وسیلۂ رزق
تو سہارا ہے احمد نوری

نصر و بو نصر اس کے نصر نصیر
ناصر اپنا ہے احمد نوری

تازی کو پل علی کی ڈالی ہے
تیرا بالا ہے احمد نوری

شاہ موسیٰ کے گورے ہاتھوں کا
ید بیضا ہے احمد نوری

حسنی احمدی حسین و حمید
خوش ستودہ ہے احمد نوری

دیکھ لو جلوہ بہاؤ الدین کا
آئینہ سا ہے احمد نوری

گل خنداں باغ ابراہیم
تیرا چہرہ ہے احمد نوری

خود بھکاری کے در کا سائل ہے
ہم کو داتا ہے احمد نوری

نور قاضی ضیا کے پر تو سے
نور اضوا ہے احمد نوری

اے جمال جمیل شان جمال
تجھ میں جملہ ہے احمد نوری

حمد کے دونوں پاک ناموں کا
فیض و لمعہ ہے احمد نوری

شان انوار فضل فضل اللہ
تجھ سے پیدا ہے احمد نوری

برکاتی چمن کا بوٹا ہے
برکت زا ہے احمد نوری

باغ آل محمدی ہے نہال
ستھرا پودا ہے احمد نوری

رہے مزہ کا میکدہ جس کی
مدھ کا ماتا ہے احمد نوری

آل احمد ہیں مصطفیٰ کے چاند
ماہ پارا ہے احمد نوری

خسرو اولیا ہیں آل رسول
شاہزادہ ہے احمد نوری

میرے آقا کا لاڈلا بیٹا
نازوں پالا ہے احمد نوری

شب بدعت سے کہئے ہو کافور
نور افزا ہے احمد نوری

سیدھا سادھا ہے لیکن الٹوں سے
بانکا ترچھا ہے احمد نوری

دیکھے بھالے ہیں شہر دہر کے شیخ
سب سے اولیٰ ہے احمد نوری

خلفائے ثلثہ کا ہے غلام
جب تو مولیٰ ہے احمد نوری

ذائقہ ان کا تا زباں ہی نہیں
دل سے شیدا ہے احمد نوری

بد مزاقوں کو تیرا شہد ہے تلخ
ان کو صفرا ہے احمد نوری

جلتے ہیں تیرے گرم چرچے سے
ان کو سودا ہے احمد نوری

اے علم تعزیوں کے مجرے سے دور
تجھ کو مجرا ہے احمد نوری

شب باطل کا اب سویرا ہے
حق کا تڑکا ہے احمد نوری

ظلمت غم تو اور مجھ کو دبائے
میرا ماوا ہے احمد نوری

تیری رحمت پہ تیری نعمت پہ
میرا دعویٰ ہے احمد نوری

جس کا میں خانہ زاد اس کا تو — پیارا بیٹا ہے احمد نوری
میرے آقا کا تجھ پہ اور تیرا — مجھ پہ سایہ ہے احمد نوری
تیرہ بختی نے کردیا اندھیرا — دیر اب کیا ہے احمد نوری
نور احمد مجھے بھی چمکا دے — نام تیرا ہے احمد نوری
لاکھ اپنا بنائیں غیر اسے — پھر ہمارا ہے احمد نوری
دودھ کا دودھ پانی کا پانی — کرنے والا ہے احمد نوری
دردکھودے کہ خواہشوں نے بہت — دل دکھایا ہے احمد نوری
تو ہنسا دے کہ نفس بد نے ستم — خوں رلایا ہے احمد نوری
خاک ہم نے اڑائی یوں ہی سہی — تو تو دریا ہے احمد نوری
خاندانی کرم قدیمی جود — تیرا حصہ ہے احمد نوری
پوتڑوں کا کریم ابن کریم — کرم آتا ہے احمد نوری ہے
میرے حق میں مخالفوں کی نہ سن — حق یہ میرا ہے احمد نوری
اتنا کہہ دے رضؔا ہمارا ہے — پار بیڑا ہے احمد نوری

ہیں رضؔا کیوں ملول ہوتے ہو
ہاں تمہارا ہے احمد نوری

منقبت درشان حضور نوری میاں قدس سرہٗ

سید العلماء سراج الاولیاء سید شاہ آل مصطفٰے سید میاں قدس سرہٗ

ترقی پر تھا اس درجہ کمال احمد نوری
نہیں ملتی زمانے میں مثال احمد نوری
رخ پر نور میں ستھرے میاں کا سا نقشہ تھا
جمالِ آل احمد تھا جمال احمد نوری
ملے گر سر پہ رکھنے کوتو شاہوں سے میں بڑھ جاؤں
ہے بڑھ کر تاج شاہی سے نعالِ احمد نوری
بڑی سرکار تھی ان کی غنی سرکار تھی ان کی
عجب بے مثل تھا جو دو نوال احمد نوری
اثر تھا حضرت مہدی پر یہ نوری دعاؤں کا
کہ چمکا بدر بن کر وہ ہلالِ احمد نوری
مقدر پر تمہیں اپنے نہ کیوں ہو ناز اے سیدؔ
خدا کے فضل سے تم بھی ہو آل احمد نوری

منقبت درشان حضورنوری میاں قدس سرہٗ

سیدالعلماءسراج الاولیاءسیدشاہ آل مصطفٰے سیدمیاں قدس سرہٗ

فلک پے نکہت برس رہی ہے زمین نغمے سنا رہی ہے
وہ دیکھومشرق میں صبح پھوٹی سواری نوری کی آرہی ہے

جمال نوری جمال احمد، جمال احمد جمال رب ہے
جمال رب سے یہ نوری نسبت ہمیں بھی نوری بنارہی ہے

ادب سے اٹھ کر سلام کرنا جھکا کے سر کو کلام کرنا
کہ شانِ قدرت بشکل دیگر لباس نوری میں آرہی ہے

شراب وحدت بہ جام کثرت نشانِ مستی بہ چشم ساقی
تو جام و مینا کی کیا ضرورت نگاہ نوری پلا رہی ہے

عبائے نوری قبائے نوری ردائے نوری کلاہِ نوری
وہ جانِ نوری یہ جسم نوری جہانِ نوری بنا رہی ہے

یہ نوری مجمع یہ نوری جمگھٹ یہ نوری حلقہ یہ نوری جلسہ
جناب نوری کی نوری ہستی فضائے نوری پہ چھارہی ہے

یہ آل نوری یہ عرس نوری یہ نوری جلسے رہیں ہمیشہ
فلک سے سید تیری دعا پر صدائے آمین آرہی ہے

منقبت درشان حضور نوری میاں صاحب قدس سرہٗ

استاد زمن علامہ حسن رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کیوں کر بیاں کروں میں وقار ابو الحسین
ذریعہ ہے قرب حق کا جوار ابو الحسین

خواجہ سے خاص نسبتیں حاصل ہیں اس لیے
اجمیر کی فضا ہے دیار ابو الحسین

آتے ہیں دور دور سے زائر کھنچے ہوئے
کرتے ہیں جان و مال نثار ابو الحسین

فضل خدا سے آپ ہیں باطل کے سر شکن
احقاقِ حق رہا ہے شعار ابوالحسین

ساقی کی اک نگاہ کرم کا یہ فیض ہے
بے خود ہوا ہے بادہ گسار ابوالحسین

مصروف یاد حق میں رہے راندن حضور
اے میں نثار لیل و نہارِ ابوالحسین

ہر دور میں ہے تازہ چمن یاں کھلا ہوا
بے خوف ہے خزاں سے بہار ابوالحسین

رحمت کے ہار لے کے فرشتے بھی آئے ہیں
ہے نور کا مقام مزار ابوالحسین

دونوں جہاں کی نعمتیں لے کر اٹھے ہیں ہم
بیٹھے ہیں جب بھی پیش مزار ابوالحسین

قسمت پہ اپنی ناز نہ کیوں کر کروں حسنؔ
ہوں بندۂ جدود کبار ابوالحسین

مدائح حضور نور

سید آل رسول حسنین میاں نظمی صاحب قدس سرہٗ

مرکز راز حقیقت آستان بوالحسین
منبع نور شریعت آشیان بوالحسین

سنیوں کا ہے عقیدہ اولیا مرتے نہیں
اس پہ شاہد ہے حیات جاودان بو الحسین

برکت برکات کا سودا خریدو نوریو
عرس نوری میں لگی ہے پھر دوکان بوالحسین

جس کی شاخیں آسماں میں جس کی جڑ مضبوط ہے
قادری شجرہ ہے قرطاس امان بوالحسین

دلکش و دلچسپ و شیریں دل نشین و دل پسند
بوالحسن سے ملتا جلتا ہے بیان بوالحسین

اتباع سنت حسنین پر نازاں ہیں ہم
ہم نواسوں سے ہے جاری داستان بوالحسین

جن کے دل ہیں نور ایماں نور عرفاں سے بھرے
بادشاہوں سے ہیں بر تر خادمان بوالحسین

یہ کرم ہے حضرت نوری پہ نانا جان کا
ہم نواسوں سے چلا ہے خاندان بو الحسین

بھاگ چھوٹے دشمنان دین میداں چھوڑ کر
کھنچ گئی نام خدا جب بھی کمان بوالحسین

حضرت سید میاں کے دم قدم کی خیر ہو
جن کے سائے میں رواں ہے کاروان بوالحسین

ہے تلمذتم کو نظمی سید ذی جاہ سے
اور سید ہند میں ہیں ترجمان بوالحسین

صبحوں سے باج لیتی ہے شام ابوالحسین

شرف ملت سید محمد اشرف قادری برکاتی

تحریر سے سوا ہے کلامِ ابو الحسین
صبحوں سے باج لیتی ہے شام ابو الحسین

اے گردش زمانہ مجھے چھیڑنا نہیں
میرے قدم ہیں سوئے مقام ابو الحسین

صبر و رضا کا جام چھلکتا ہے آج بھی
جامِ حسین ہی تو ہے جام ابو الحسین

اس اصل تیغ نور کا پھر پوچھنا ہی کیا
شمشیرِ برہنہ ہے نیامِ ابو الحسین

اب بھی مہک رہے ہیں بہشتی ہواؤں میں
جس جس جگہ رہا ہے قیام ابو الحسین

منصب تو کیا ہے اس پہ میں شاہی نثار دوں
سب جانتے ہیں میں ہوں غلام ابو الحسین

تاجوں سے کھیلتے ہیں فقیری بساط پر
شاہوں سے کیا دبیں گے غلام ابو الحسین

اپنا یہ تجربہ ہے بلا آ کے ٹل گئی
مشکل میں جب بھی لے لیا نام ابو الحسین

نورِ محمدی سے ابھی تک ہے مستقل
کتنے کمال کا ہے نظامِ ابو الحسین

غیروں کے میکدوں میں تلاطم سا آ گیا
گردش میں جب بھی آ گیا جام ابو الحسین

جو بندھ گیا وہ نار سے آزاد ہوگیا
ہیروں کے مول بکتا ہے دامِ ابو الحسین

جمالِ احمد نوری

شرف ملت سید محمد اشرفؔ قادری برکاتی

کمالِ احمدِ نوری، جمالِ احمدِ نوری
''نہیں ملتی زمانے میں مثال احمدِ نوری''

جنونِ عشق تیری خیر، پھر دل ہی نہیں ملتا
کہ جب بھی دل کو آ جائے خیالِ احمد نوری

بہم ہو جائیں آپس میں تو اک گلشن کی صورت ہو
ہمارا سینۂ صحرا، غزالِ احمد نوری

مہ و اختر بنا کر اپنی قسمت جگمگا لیں گے
ہمیں مل جائے گر خاکِ نعالِ احمد نوری

سپہرِ معرفت پر ان کے مہر و ماہ روشن ہیں
زمیں ہرگز نہ دیکھے گی زوالِ احمد نوری

رہِ عرفاں میں جب اسپِ خودی توڑ دم دیتا ہے
تو کام آتا ہے ایسے میں خیال احمدِ نوری

ہمارے قلب سے لے کر ہماری قبر تک یارو
ہمارے ساتھ رہتا ہے جمالِ احمدِ نوری

سفید وسرخ رنگ، سرو قامت، لالہ رخسارے
ہمارے دل میں بستا ہے جمالِ احمد نوری

قیامت میں یہ کس کی قیمتی قامت کا سایہ ہے
لب رحمت نے فرمایا، جمالِ احمدِ نوری

چلے کیسی بھی اشرؔف غیب سے بادِ خزاں لیکن
پھلا پھولا رہے یارب نہال احمدِ نوری

شجرۂ بہیہ عالیہ زیدیہ برکاتیہ (۱۳۴۰ھ)

فقیر نے حسب ایمائے حضور اقدس شجرۂ نسب بطور منقبت رقم کر کے پیش کیا تھا
جو حضور نے نہایت پسند فرمایا

علامہ قاضی غلام شبّر قادری برکاتی

بطور منقبت پڑھتا ہوں شجرہ اپنے سلطاں کا — جنابِ بوالحسین احمد نوری ذیشاں کا
ہے جان فاطمہ ابن علی آل رسول اللہ — خلیفہ ہے نبی کا تو خلف ہے شاہ مرداں کا
سیادت پر تری اخلاق طیب تیرے شاہد ہیں — کفی باللہ شہیدا ابن ہے شاہ شہیداں کا
تجھی سے ہے جہاں میں زینت سجادۂ سجاد — کہ وارث بالاصالت ہے تو ان کے بذل واحساں کا
حضور زید کا تجھ سا شہا جب میر لشکر ہے — بجا ہے زخم دل کا گر سمجھتے ہیں تجھے ٹانکا
اسد ہے لیث ہے ضرغام ہے شیرِ الٰہی ہے — تو ہی ہے شبل جیسے موتم الاشبال ذیشاں کا
سرور جان و دل سید محمد تم کو کہتے ہیں — کہ تو اولاد پر ہم شکل ہے شاہ رسولاں کا
تمہارے جد ہفتم حضرت سید علی ثالث — یہ فرماتے ہیں تجھ کو سرو ہے یہ میرے بستاں کا
محبت کی نگاہیں یوں پکارے ان کی کہتی ہیں — تو نور العین ہے سید حسین فخر اقراں کا
ترے جد نہم سید علی کوفی عراقی ہیں — زمانہ میں ہے شہرہ جن کے حلم و بذل واحساں کا
تو ہی گلزار سید زید ثانی کا گل تر ہے — ثمر ہے شجرۂ سید عمر مقبول یزداں کا
ترے ہیں جد اعلیٰ زید ثالث سید یحییٰ — جگر پارہ ہے تو سید حسین ماہ تاباں کا
تو ابن سید داود ہے ملک وحکومت میں — سلیمانِ زماں ہے بادشاہ ہے انس کا جاں کا
فروزاں شمع بزم سید بوالفرح اعلیٰ ہے — کہ پروانہ ہے مہر اس کے مزار نور افشاں کا
گل دستار سید بوفراس واسطی تو ہے — بنایا جس نے خاک ہند کو ہمسر گلستاں کا

تجھی کو سید بوالفرح ثانی نے بتایا ہے — طریقہ اہل بیت پاک کے ایماں کا ایقاں کا
شہا سید حسین رابع و سید علی خامس — بجا ہے تجھ کو سمجھیں ہے یہ اک ٹکڑا دل وجاں کا
ہیں تیرے جدامجد سید صغریٰ بنی جن سے — زمین بلگرام اک سبز تختہ باغ رضواں کا
تجھے سید عمر سید حسین آنکھوں پہ رکھتے ہیں — تو نور چشم ہے سید نصیر پاک داماں کا
حسین وبوالحسین واحسن وحسن الشمایل ہے — خلف سید حسین سادس شاہ حسیناں کا
نہ کیوں راضی ہوں سید قاسم اپنی اچھی قسمت پر — کہ تجھ سا ان کو حق نے بخشا بیٹا عزت وشاں کا
تو ہی ہے مظہر سر کمال و فرد کامل ہے — تو ہی اکمل ہے پھر تو ہی مکمل نوع انساں کا
بڑہ کا تو بڑا ہے چاند سید ماہرو کا ہے — ہے تو فرزند سید قطب دیں قطب دوراں کا
شہا تو سید ابراہیم کا مہمان اکرم ہے — ذوی القربیٰ ہے اہل بیت ہے ہدیہ ہے رحماں کا
تجھی کو میر سید عبدواحد پیارے لفظوں سے — سنابل میں بتاتے ہیں ولی ہے خاص سبحاں کا
حضور سید عبد الجلیل قطب مارہرہ — سمجھتے لعل ہیں تجھ کو گلیم فقر وعرفاں کا
حضور میر اویس بلگرامی تیرے دادا ہیں — تو ہی ہے لعل ان کے جیب کا گل ان کے داماں کا
حضور صاحب البرکات فاتح قطب مارہرہ — بتاتے ہیں کہ تو خاتم ہے ان کے علم وفیضاں کا
تو ہی تو صاحب سجادۂ آل محمد ہے — تو ہی تو شمع شب افروز ہے ان کے شبستاں کا
مثال سید حمزہ شریعت میں طریقت میں — بحمد اللہ کہ تو ہے خضر راہ قرب یزداں کا
خلیفہ اور بباطن تو ہے وارث اچھے صاحب کا — خلف ظاہر میں شاہ آل برکات خداداں کا
تمہیں آل رسولی اور تمہیں آل رسول اللہ — تمہیں ہونا خدا کی تم ہی سفینہ بحر عرفاں کا
ظہور حسن آبائی کی مظہر ذات عالی ہے — سلف کا اپنے تو نعم الخلف ہے فخر اخواں کا
تمہارے مادری جد سید دلدار حیدر ہیں — وہ نور العین ثانی سید صغریٰ خداداں کا
یہ تیرا شجرۂ انوار ہے یا شجرۂ زر ہے — چہل اسما ہے یا ہے پشت نامہ میرے سلطاں کا
یہ حسرت خادم خدام والا سب کا بلبل ہے — رضا ہو فخر ہو جو پھول ہے تیرے گلستاں کا
نہیں علم وعمل یا زہد وتقوی کچھ نہ ہو لیکن — مجھے ہے دونوں عالم میں سہارا تیری داماں کا
تو ہی ہے پوچھنے والا تو ہی ہے پالنے والا — سوا تیرے نہیں ہے کوئی مولیٰ اس پریشاں کا

خدا کے فضل سے تو ناخدا ہے میری کشتی کا
خطر سیلاب غم کا ہے نہ کچھ فکروں کے طوفاں کا

اگر کچھ کام آئے تو عقیدت تجھ سے کام آئے
چراغ نیم روشن ہے یہی گور غریباں کا

سلامت با کرامت ذات اقدس کو خدا رکھے
بوقت بے کسی پرساں ہے تو حال فقیراں کا

نہیں گر شوکت الفاظ یا رنگینی مضموں
نہ ہو مطبوع خاطر یہ سخنور یا سخنداں کا

غرض تعریض ہے میری نہ ہے تنقیص غیروں کی
تری توصیف ہی مطلب ہے تیرے منقبت خواں کا

''شیخ زمانہ حضرت ابوالحسین''

استادزمن مولانا حسن رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

شیخ زمانہ حضرت سید ابو الحسین
جان مراد کانِ ہدیٰ، شان اہتدا

نور نگاہ حضرت آل رسول کے
اچھے میاں کے لخت جگر آنکھوں کی ضیا

خود عین نور، سیدی عینی کے نور عین
عشق کے دل کے چین مرے درد کی دوا

میرے بزرگ بھی اسی در کے غلام ہیں
میں بھی کمینہ بندہ اسی بار گاہ کا

ماہ بندۂ قدیم و توئی، خواجہ کریم
پروردہ توام ہے فزائے قدر ما

جان ظہور اب کوئی اخفاء کا وقت ہے
حائل جو پردہ بیچ میں تھا وہ بھی اٹھ گیا

اعلان سے دکھایئے وہ قادری کمال
اظہار کیجئے، شوکت قدرت کا برملا

دروازے کھول دیجئے امداد غیب کے
کاسے لیے کھڑے ہیں بہت دیر سے گدا

یا سیدی! میں کہہ کے پکاروں بلا کے وقت
تم لاتخف سناتے ہوئے آؤ سرورا

داتا مرا سوال سنو، مجھ کو بھیک دو
منگتا تمہارا تم کو تمہیں سے ہے مانگتا

آیا ہے دور سے یہی سنتا ہوا فقیر
باڑا بٹے گا حضرت نوری کے نور کا

مجھ سا کوئی سقیم نہ تم سا کوئی کریم
میری طلب، طلب ہے، تمہاری عطاء عطا

تاریخ اب وصال مقدس کی عرض کر
حاصل ہو پورے شعر سے خاطر کا مدعا

۴۸۰	وہ سید و الا گئے جب بزم قدس میں
+۸۴۴	اچھے میاں نے اٹھ کر گلے سے لگا لیا
....	
۱۳۲۴ھ	

قصیدۂ نوری

سید محمد اکمل اجملی قدس سرہٗ، دائرہ شاہ اجمل، الہ آباد

ہوا ہے رخشِ قلم آج میرا دامن گیر
کہ اب صحیفۂ ناطق کی بس لکھو تفسیر
وہی صحیفۂ ناطق جو نور کا پیکر
وہی جو شیر خدا کی ہو ہو بہو تصویر
اسی کی جس کو کہ اہل صفا امام کہیں
ہے زہد ملک میں جس کے اور علم ہے جا گیر
مماثلت میں کسے ڈھونڈوں کس سے دوں تشبیہ
بھلا میں ان کے فضائل میں کیا کروں تحریر
برائے یافتن استعارہ و صنعت
کہاں کہاں نہ پھرا آپ کا یہ پر تقصیر
ہو کاوش ایسی جسے سن کے سر دھنیں ناقد
لکھوں قصیدہ کچھ ایسا ہو شہرت عالم گیر
ہزار ہا دل عشاق کو کرے بیتاب
اڑائے نیند ہزاروں کی نالۂ شبگیر

اسی خیال میں تھا منہمک کہ آئی صدا
نہ کر تو شکوۂ دوراں و گردش تقدیر

ہے دیکھ روضۂ انور پہ ان کے روز وصال
ہجوم اہل صفا قدسیوں کا جم غفیر

وہ جن کا نام جبیں صبح و شام اہل ولا
وہ جن کا ذکر مریدوں کو نسخۂ اکسیر

جو دوستوں کے لیے رحمت خدا کی نمود
دل عدو کو کیا جس نے خلق سے تسخیر

جو خاندان نبی کا دُرِّ گرانمایہ
ہے آسمانِ ولایت کا جو کہ بدر منیر

علی کا لخت جگر فاطمہ کا شہزادہ
کہے ہے خلق خدا جس کو وارث شبیر

''خدا کا خاص منظور نظر ہے احمد نوری''

مولوی مجتہد الدین عیشؔ بدایونی مرحوم

خدا کا خاص منظور نظر ہے احمد نوری
رسول اللہ کا لختِ جگر ہے احمد نوری
نہیں ہے جس کا وہ اس کا نہیں کوئی زمانے میں
اُدھر ساری خدائی ہے جدھر ہے احمد نوری
جہاں سے خلق نے راہِ ہدایت بار ہا پائی
وہ تیرا آستانہ تیرا در ہے احمد نوری
زمانہ لاکھ دشمن ہو میرا کچھ کر نہیں سکتا
تیرے ہوتے ہوئے کیا مجھ کو ڈر ہے احمد نوری

مریدِ قادری ہوں اور میں آل رسولی ہوں
مجھے کیا خوف میرا راہبر ہے احمد نوری

''برتر قیاس سے ہے مقام ابوالحسین''

محمد قاسم حبیبی برکاتی

مَل کر جبیں پہ نکہت نام ابو الحسین
مارہرہ آ گیا ہے غلام ابو الحسین

ہر لمحہ عکس ریز ہمارے وجود پر
صبح ابو الحسین ہے شام ابو الحسین

تشنہ لبی کے پاؤں میں زنجیر دیکھنا
جس دم ملے گا حشر میں جام ابوالحسین

بطن صدف میں ہے مرے توصیف کا گہر
ابر کرم اٹھا ہے بنام ابو الحسین

ہوگی سبک روی کے سلیقے سے شاد کام
باد صبا تکے ہے خرام ابو الحسین

حیرت سے دیکھتا ہے مجھے آفتاب چرخ
جب سے نظر میں ہیں در و بام ابو الحسین

لمس کرم سے رہتی ہے سرشار میری فکر
کانوں میں گونجتا ہے پیام ابو الحسین

ادراک و آگہی کی فضائیں ہیں معترف
''برتر قیاس سے ہے مقام ابو الحسین''

تھرا رہے ہیں تیرگی شب کے دائرے
رہبر ہے میری مشعل گام ابو الحسین

اُس اُس جگہ ابلنے لگا چشمۂ کرم
جس جس جگہ ہوا ہے قیام ابو الحسین

کانوں میں اہل عشق و محبت کے حشر تک
رس گھولتا رہے گا کلام ابو الحسین

آسیب اضطراب پہ لرزہ سا آ گیا
روشن ہوا جو نقش دوام ابو الحسین

اے آگہی کے مارے ہوئے سن بغور سن
چلتا رہے گا یوں ہی نظام ابو الحسین

اک سائبان لطف ہے صحرائے زیست میں
آل رسول یعنی امام ابو الحسین

بیشک وہ خوشبوئے درِ خیر الانام ہے
جس سے مہک رہا ہے مشام ابو الحسین

محور سماعتوں کا صدائے حجاز عشق
ذکر رسول لذت کام ابو الحسین

قاسمؔ وقار تاجوری کی تجلیاں
ہیں سر بہ خم برائے سلام ابو الحسین

”تخلص نوؔر ہے وہ عارفوں کے دل میں رہتے ہیں“

پروفیسر سید ابوالحسنات حقّی

کبھی موجوں میں رہتے ہیں کبھی ساحل میں رہتے ہیں
تموّج نور ہے ان کا مہِ کامل میں رہتے ہیں

میانِ درہم و دینار رہتے ہی نہیں آقا
”تخلص نور ہے وہ عارفوں کے دل میں رہتے ہیں“

ترے جلووں سے نوری خاکِ مارہرہ چمکتی ہے
جو رہتے ہیں یہاں وہ نور کی محفل میں رہتے ہیں

نگاہِ شوق تو تنہا نہیں میں بھی تڑپتا ہوں
قدم ان کے سنا ہے دیدۂ بسمل میں رہتے ہیں

قریب اتنے ہیں دامن کی ہوا ھو کر گزرتی ہے
مگر دنیا کے ڈر سے دوریِ منزل میں رہتے ہیں

انھیں کے نور سے روشن ہیں یہ خاکستری جلوے
انھیں کے لطف سے ہم لطفِ آب وگل میں رہتے ہیں

انھیں کی تیغِ جوہر دار سے ہے کفر لرزیدہ
انھیں سے زلزلے اکثر صفِ باطل میں رہتے ہیں

میانِ حوریاں احمد رضا کا بول بالا ہے
''قصیدہ نور کا'' لے کر وہ ہر محفل میں رہتے ہیں

امین و اشرف و افضل نجیب با صفا یعنی
یہ جلوے نور کے ہیں جو ہر قابل میں رہتے ہیں

وہ نوری ہیں تعاقب میں ہے ان کے لیلیٰ دوراں
یہ دنیا نجد ہے وہ پردۂ محمل میں رہتے ہیں

اشارہ ہے کہ اے حقؔی تہی کر لے کدو اپنا
قناعت بن کے نوری قلب ہر سائل میں رہتے ہیں

منقبت درشان حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ

یاؔور وارثی، کانپور

اے مرے نوری بدن نوری قبا نوری شعار
خانداں ہے نور تیرا، تو ہے نوری آبشار

اے عطائے دستِ قدرت، ذی حشم، ذی اقتدار
تیری صورت آئینہ، سیرت ہے تیری انکسار

تو حسینی اور حسنی اور گل باغ بتول
صاحب لو لاک ہے نانا ترا اے ذی وقار

تاج سر برج شرف کا آفتابِ ضو فگن
مملکت ہے نور تیری تو ہے اس کا تاجدار

اے رسولِ پاک کے گھر کے تر و تازہ گلاب
اور بھی ہیں حسن والے تو ہے لیکن شاہکار

رہروِ راہِ مبیں قرآن ہے تیرا چراغ
تو ادائے مصطفیٰ ہے، تو علی کی ذو الفقار

تیری مستانہ روی بادِ صبا کو بھا گئی
تیری زلف ورخ سے پائیں زندگی لیل ونہار

کشتِ ایماں کی حفاظت کر سمومِ کفر سے
تجھ پہ جان و دل نثار اے سایۂ ابرِ بہار

کشتیاں نازک، ہوا سفاک، موجیں پرفتن
کھینچ دے اطراف میرے اپنی بانہوں کا حصار

اے نگاہِ ناز، اے درِّ عدن، لعلِ یمن
التفاتِ خسروی ہو اِس طرح بھی ایک بار

وارث دیویٰ کی چشمِ سرگیں کا ہے اسیر
یہ قصیدہ گو، ترا یاور، ترا عصیاں شعار

منقبت درشان سرکارنور قدس سرہٗ

علی احمد خاں اسیرؔ بدایونی

رنگ گلشن ہیں احمد نوری
روح ہر تن ہیں احمد نوری

بو الحسن بو الحسین ابو الحسنات
حُسن احسن ہیں احمد نوری

از پئے خرقۂ ابو البرکات
جیب و دامن ہیں احمد نوری

اچھے صاحب کے نو نہالوں میں
سر و سو سن ہیں احمد نوری

کُشتۂ عشق زندۂ جاوید
زیر مدفن ہیں احمد نوری

جن کو کہتے ہیں مہدیِ دوراں
وہ ہمہ تن ہیں احمد نوری

منقبت درشان سرکار نور قدس سرہٗ

خالد ندیم بدایونی

جنابِ غوث اعظم کی عطا ہیں احمد نوری
مشائخ میں عظیم المرتبہ ہیں احمد نوری
سوال اُٹھا کہاں جلوہ نما ہیں احمد نوری
صدا آئی ہر اک دل کی ضیا ہیں احمد نوری
شریعت کے طریقت کے عقیدت کے محبت کے
بہر صورت ہمارے رہنما ہیں احمد نوری
جہان سنیت اُن کے تقدس سے مہکتا ہے
سمجھ لیجئے کہ بوئے عطر زا ہیں احمد نوری
خرد والے زمانے میں یہی اعلان کرتے ہیں
سبھی کے واسطے نام وفا ہیں احمد نوری
گزارش رب سے کرتا ہوں سفارش اُن کی ہوتی ہے
حقیقت میں مرے مشکل کشا ہیں احمد نوری
بھرا کرتے ہیں سائل کا دُرِ مقصود سے دامن
وہی تو منبع جود و سخا ہیں احمد نوری
ہیں ان کی ذات یوں روشن ہے ان کے نام یوں روشن
یہ محبوبِ رسول کبریا ہیں احمد نوری
گلاب و نسترن میں ہے نہ نرگس میں نہ سنبل میں
چمن والو وہ خوشبوئے وفا ہیں احمد نوری
کھول کہ تیز دھوپوں سے بچانے کے لیے خالدؔ
ہمارے سر پہ رحمت کی گھٹا ہیں احمد نوری

نذرانہ بارگاہ حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ

مولانا ضیاء احمد قادری بدایونی

ہوگئی خسرو جیلاں کی حضوری مجھ کو
نظر آیا جو رخ احمد نوری مجھ کو

ہیں سر بزم نمایاں برکاتی جلوے
سب در و بام نظر آتے ہیں نوری مجھ کو

میں نے مانا کہ ہے پردہ مری آنکھوں سے تمہیں
دل میں آجاؤ کہ حاصل ہو حضوری مجھ کو

شربت وصل کا چھینٹا کوئی اے عین کرم
خاک کردے نہ جلا کر تپِ دوری مجھ کو

اپنے دامن میں چھپائیں گے وہ روز محشر
اُنکی رحمت سے ہے امید یہ پوری مجھ کو

سورۂ نور کی کرتا ہوں تلاوت ہر بار
یاد آتا ہے جو اُن کا رخ نوری مجھ کو

مظہرِ حق کی غلامی کا شرف ہے جو ضیاؔ
پیار سے دیکھتے ہیں احمد نوری مجھ کو

منقبت درشانِ حضور میاں صاحب قبلہ قدس سرہٗ

حافظ عبدالقیوم قادری راجیؔ بدایونی

بیاں کیا ہو سکے جاہ و جلال احمد نوری
زمانے میں نہیں ملتی مثال احمد نوری

خیالوں میں بسی رہتی ہے اس کے ہر گھڑی جنت
جسے ہر وقت رہتا ہے خیال احمد نوری

خدا والوں کو یاد آئے خدا جس کی زیارت سے
وہی تو ہے جمال باکمال احمد نوری

لٹائیں برکتیں دل کھول کر اپنے غلاموں میں
کوئی دیکھے ذرا جود و نوال احمد نوری

فقیر قادری کے در کا میں ہوں اک گدا راجیؔ
اسی باعث ہوں میں زیر ظِلالِ احمد نوری

شہ بغداد کے در کی عطا ہے احمد نوری

ڈاکٹر مجاہد نازؔ بدایونی

پئے ظلمت تو اِک نوری دِیا ہے احمد نوری
منور تیرا ہر اک نقشِ پا ہے احمد نوری
حضور غوث اعظم کی نگاہِ خاص ہے اس پر
شہہ بغداد کے در کی عطا ہے احمد نوری
اندھیروں میں اُجالوں کی ضمانت ورد ہے اس کا
تمہارا نامِ نامی نور زا ہے احمد نوری
نسب نوری، لقب نوری، تو سر تا بہ قدم نوری
کہ تیری ذات منبع نور کا ہے احمد نوری
وہی مرضیٔ مولا ہو گئی ہو کر رہا وہ ہی
کہ جو بھی تو نے منہ سے کہہ دیا ہے احمد نوری
میں تیرے وصف کیا لکھوں امام احمد رضا خاں نے
قصیدہ شانِ والا میں لکھا ہے احمد نوری
تمہارے نور کی نورانیت ہے اس کے چہرے پر
یہ نوری اسم جس دل پر لکھا ہے احمد نوری
کہا جب میں نے اس سے نام لیوا میں تمہارا ہوں
یہ سن کر بد عقیدہ جل گیا ہے احمد نوری
یہ نوری منقبت اور ناز کا خامہ تعجب ہے
اشارہ آپ کا بیشک ہوا ہے احمد نوری

منقبت درشان سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ

قاضی غلام سجاد بسمل بدایونی

بہین باغ سیادت کا ثمر ہے احمد نوری
ثمین یک گوہر کان گہر ہے احمد نوری

سفر طے کر وہ اپنا ہمسفر ہے احمد نوری
حریم قربِ حق تک راہبر ہے احمد نوری

امیدوں سے کرم گو بیشتر ہے احمد نوری
تمنا دل کی تکمیل نظر ہے احمد نوری

دیارِ عشقِ حق میں معتبر ہے احمد نوری
کہ ظل دامنِ عشقی بسر ہے احمد نوری

ملا اس کو تمکن مسند آل محمد پر
ستودہ منزلت میں معتبر ہے احمد نوری

شبستانِ جہان دل میں ہے اس کی ضیاباری
بہ فیض شمس دیں تاباں قمر ہے احمد نوری

وہ جس کے حصہ میں شاہِ رسالت کی نیابت ہے
وہی آلِ رسولی تاجور ہے احمد نوری

سروں پر اس کا سایہ سایۂ فضل الٰہی ہے
نہال گلشن خیر بشر ہے احمد نوری

حضور نور کا آئینہ ہے روے منیر اس کا
سراپا نور نوری نامور ہے احمد نوری

جہانِ معرفت کی ہے منور ہر نظر اس کی
علی کا نورِ دل نورِ نظر ہے احمد نوری

ظہور ومظہر حُسنِ حسینی ہے جمال اُس کا
حُسین پاک سیرت کا پسر ہے احمد نوری

وہ فرزند گرامی خامس آل عبا کا ہے
عبائے قدس زیب دوش وبر ہے احمد نوری

وہ ہے لخت جگر زید شہید نیک سیرت کا
شہید حب حق زیبا سیر ہے احمد نوری

حضورِ عبدِ قادر سے ملی ہے سلطنت اُس کو
سریرِ سلطنت پر جلوہ گر ہے احمد نوری

ثمر باری سے جس کی دامنِ امید بھر جائے
بحمد اللہ وہ بار آور شجر ہے احمد نوری

کہیں اس نظم کا سا خاتمہ سجّاد پا جائے
کہ ختم شعر تیرے نام پر ہے احمد نوری

ملک صورت ہے سیرت میں بشر ہے احمد نوری

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی

تیری نسبت بڑی ہی پُر اثر ہے احمدِ نوری
تبھی تو نام لیوا بے خطر ہے احمدِ نوری

وہاں عشقی وعینی ہیں وہاں اچھے ہیں ستھرے ہیں
ترا گھر ہے کہ ولیوں کا نگر ہے احمدِ نوری

حسینی ہے بتولی ہے شہِ جیلاں کا پیارا ہے
"ملک صورت ہے سیرت میں بشر ہے احمدِ نوری"

ہمیں کیا غم ہمارے کام تو سب بن ہی جائیں گے
ہمارے حال سے جب باخبر ہے احمدِ نوری

اماں برکاتیوں نے پائی جس کے نوری سائے میں
شریعت معرفت کا وہ شجر ہے احمدِ نوری

ترے در کی غلامی تو کئی پشتوں سے حاصل ہے
تبھی تو یہ نصیبہ اوج پر ہے احمدِ نوری

ترے دیدار کی بس اک جھلک مل جائے احمد کو
تمنا بس یہی آٹھوں پہر ہے احمدِ نوری

منقبت درشان حضور ابوالحسین نوری میاں قدس سرہٗ

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی، بدایونی

زہے عز و وقار و افتخار احمد نوری
دیار لطف سر تا سر دیار احمد نوری

جمالِ شاہ برکت ہے عیاں اس روئے انور میں
جلالِ شاہ حمزہ افتخار احمدِ نوری

یہ گھر آل محمد کا ہے روشن آل احمد سے
رہے قائم قیامت تک بہار احمدِ نوری

شہ آل رسول احمدی کے لاڈلے تم ہو
تبھی تو جس کو دیکھو ہے نثار احمدِ نوری

کلاہ چشتیت سر پر قبا ہے قادریت کی
عصائے برکتی ہے ذوالفقار احمدِ نوری

بڑے ہی فخر سے سارے بدایونی یہ کہتے ہیں
ہمارے احمد نوری ہمارے احمدِ نوری

چلو ڈوبیں نہائیں اور اچھے ستھرے بن جائیں
ہے بحر معرفت گرد مزار احمدِ نوری

عدو کیسے مقابل احمدِ عاصی کے آئے گا
کہ اس نے کھینچ رکھا ہے حصارِ احمد نوری

منقبت درشان مجدّ دبرکاتیت

(صاحب عرس قاسمی)

سید العلما سند الحکما مفتی سید شاہ آل مصطفےٰ قادری برکاتی قدس سرہٗ

کانوں میں آرہے ہیں اذکارِ شاہ قاسم
دل میں سما رہے ہیں انوار شاہ قاسم
دریا دلی سے ساقی سب کو پلا رہا ہے
پی پی کے جھومتے ہیں میخوارِ شاہِ قاسم
حسرت ہمارے دل کی، ارماں ہمارے دل کا
دیدارِ شاہِ قاسم، دیدارِ شاہِ قاسم
بغداد کا نمونہ مارہرہ بن گیا ہے
اجمیر کی فضا ہے دربارِ شاہ قاسم
اے جذبۂ محبت تیری ادا کے صدقے
ہر شے میں جلوہ گر ہے رُخسارِ شاہِ قاسم
کیسی ہی گردشیں ہوں اس آسماں کی لیکن
شاداب ہی رہے گا گلزارِ شاہِ قاسم
گل چاک پیرہن ہیں اُن کی مفارقت میں
نرگس کو دیکھتا ہوں بیمارِ شاہ قاسم

آنکھوں میں یا الٰہی مازاغ کا ہو سرمہ
جس وقت ہو میسر دیدارِ شاہ قاسم
اے کاش ہو ہمیشہ پیشِ نظر ہمارے
رفتارِ شاہِ قاسم، گفتارِ شاہ قاسم
ہم بھی ہوں راہ پیما نقشِ قدم پہ اُن کے
اطوار ہوں ہمارے اطوارِ شاہِ قاسم
مجھ کو بھی کوئی ساغراو جام دینے والے!
میں بھی ہوں ایک رندِ میخوارِ شاہ قاسم
سایہ رہے سروں پر قاسم کے جانشیں کا
کھلتے رہیں دلوں پر اسرارِ شاہِ قاسم
بڑھنے لگی جو وقعت نظروں میں کل جہاں کی
جلنے لگے حسد سے اغیارِ شاہِ قاسم
حشمتؔ علی سے قائم عزت ہے سنّیوں کی
رکھتے ہیں وہ بھی لب پر اقرار شاہِ قاسم
ایوبؔ قادری پر مرشد کی تھی عنایت
ظاہر ہیں اُن پہ اب بھی انوارِ شاہ قاسم
سید بھی اک گدا ہے قاسم تمہارے در کا
اس کو بھی کچھ عطا ہوسر کار شاہِ قاسم

”گاگر“

حضور احسن العلما سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں قدس سرہٗ

یہ گاگر ہے حاجی میاں با خدا کی
نبی کے دلارے شہ با صفا کی

یہاں آ کے دیکھو ذرا قاسمی رنگ
یہ گاگر ہے قاسم میاں با ضیا کی

ہمارے جو ہیں دین و دنیا کے رہبر
یہ گاگر ہے ان رہبر حق نما کی

سکھاتے ہیں اعدائے دیں سے عداوت
یہ گاگر ہے ان عاشق مصطفیٰ کی

بتاتے ہیں اسرار شرح و طریقت
یہ گاگر ہے ان مرشد حق نما کی

جو علم و عمل میں ہیں فخرا ماثل
یہ گاگر ہے ان قدوۃ الاولیا کی

ہے مارہرہ فردوس جن کے قدم سے
یہ گاگر ہے ان سید الاتقیا کی

وہ سنت کے حامی وہ بدعت کے ماحی
یہ گاگر ہے ان مہدیٔ با خدا کی

ہیں مارہرہ میں آج بغدادی جلوے
یہ گاگر ہے شیدائے غوث الورا کی

چلو، میکشو! قادری جام پی لو
لگی ہے سبیل آج قاسم پیا کی

حسن ایک ادنیٰ سگ قاسمی ہے
رہے تا ابد اس پہ رحمت خدا کی

مجددِ برکاتیت کا عرس

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

چہرہ چمک رہا ہے اور دل مچل رہا ہے
قاسم میاں کا دامن ہاتھوں میں آ گیا ہے

شہرہ بہت سنا تھا اب دیکھ بھی لیا ہے
''قاسم میاں کے در پر میلہ لگا ہوا ہے''

''کانوں میں آ رہے ہیں اذکارِ شاہ قاسم''
پھر دل مچل رہا ہے، پھر عرس آ گیا ہے

سید نے اور حسن نے سینچا ہے اپنے خوں سے
گلزارِ شاہِ برکت یونہی نہیں کھلا ہے

بغدادی مے کدہ ہے اور چشتیت کا خم ہے
مرشد امینِ ملت ساغر لٹا رہا ہے

حضرت حسنؔ میاں کی یادوں کے آئینے میں
پھر عرسِ قاسمی کا چہرا دمک رہا ہے

مرشد کا فیض پا کر یہ منقبت ہوئی ہے
قاسمؔ میاں کے در کا یہ بھی فائدہ ہے

فیضِ رضاؔ سے اشرفؔ کچھ بات بن گئی ہے
اس منقبت میں ورنہ دیکھو تو کیا رکھا ہے

مجددِ برکاتیت کا عرس

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

فطرت میں ان کی چارہ گری انتہا کی ہے
تاثیر ان کے کوچے میں خاکِ شفا کی ہے

دیکھو اڑا کے نکہتِ بغداد لائی ہے
کچھ آج بدلی بدلی سی صورت ہوا کی ہے

ایک نور ہے مجددِ برکاتیت کا عرس
یہ روشنی تو شادی قاسم پیا کی ہے

حب نبی کے ساتھ شریعت کا پاس ہے
ان مجلسوں پہ خاص یہ رحمت خدا کی ہے

حضرت حسنؔ کا نام لیا، منقبت لکھی
شعروں میں میرے خوشبو اسی خوش ادا کی ہے

یوں تین دن کے واسطے گھر چھوڑتا ہے کون
سچ پوچھئے تو بات خلوص و وفا کی ہے

سب عالموں کے تاج جو تھے، میرے پیر تھے
مسلک میں چاشنی اسی شیریں نوا کی ہے

سید حسنؔ کے بعد ہیں سجادے پر امینؔ
اور ان کے دم قدم سے ہی رونق فضا کی ہے

سید نجیب کتنے ہیں خوش کام و خوش مزاج
اور ہاتھ میں کشادگی شاہِ سخا کی ہے

ہر سال بڑھتا جاتا ہے اشرفؔ جنونِ شوق
یہ جشنِ عرس قاسمی رحمت خدا کی ہے

گلزارِشاہِ قاسم

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

سب اس سے ڈر رہے ہیں، سب اس پہ جی رہے ہیں
انکارِ شاہِ قاسم، اقرارِ شاہِ قاسم

سب چومتے ہیں آ کر دستِ امینِ ملت
خوشبو لٹا رہا ہے عطارِ شاہِ قاسم

بّبا میاں سے لے کر حضرت حسن میاں تک
پھولا پھلا رہا ہے گلزارِ شاہ قاسم

افضل میاں، امین و سید نجیب حیدر
پھولا پھلا رہے گا گلزارِ شاہِ قاسم

اچھے ہوئے پہ جانے کیا رنگ ہوگا اس کا
مردے جلا رہا ہے بیمار شاہِ قاسم

برکاتیت میں جس نے اک تازہ روح پھونکی
وہ مردِ خانداں تھا سرکارِ شاہِ قاسم

منقبت در شان حضرت سید شاہ اسماعیل حسن میاں قدس سرہٗ

بیکلؔ اتساہی، بلرامپور

پیکرِ لطف مشیت حضرت قاسم میاں
سرورِ دیں کی ہدایت حضرت قاسم میاں

جن کے آگے سر بخم دانشورانِ فکر و فن
شہر یار علم و حکمت حضرت قاسم میاں

نسبتیں تو اور بھی ہیں سر زمین عشق پر
لیکن ان میں اونچا پربت حضرت قاسم میاں

وقت کے آسیب میرا کچھ نہیں کر پائیں گے
کرتے ہیں میری حفاظت حضرت قاسم میاں

ہم پلے ہیں پرچمِ برکاتیہ کی چھاؤں میں
ہم غریبوں کی کفالت حضرت قاسم میاں

سامنے غوث الوریٰ کے میرے فردِ عشق پر
آپ کے مہر وکالت حضرت قاسم میاں

آپ کا بیکلؔ ہوں میں طیبہ پہونچ ہی جاؤں گا
آپ کی گر ہو عنایت حضرت قاسم میاں

منقبتِ قاسمی

پروفیسر سید ابوالحسنات حقّی

مرے دل کی تمنا ہے خیالِ حضرتِ قاسم
مری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے جمالِ حضرت قاسم

ان ہی دونوں کی رو میں بے خود و سرشار رہتا ہوں
جواب حضرت قاسم سوال حضرت قاسم

میں اُس ذات مقدس کو بھلا تشبیہ دوں کس سے
مثالِ بے مثالی ہے مثالِ حضرت قاسم

ہے عہد اہل باطن بحر وحدت میں سما جانا
مرقعِ وصل کا ٹھہرا وصال حضرت قاسم

تضرع، خاکساری زہد و تقویٰ صدق کی دولت
یہی سب کچھ تو ہے مال و منال حضرت قاسم

نگاہ لطف سے اپنی دلوں کو جوڑ دیتے ہیں
مری نظروں میں ہے سحر حلالِ حضرت قاسم

امین و اشرف و افضل کے چہروں سے نمایاں ہے
جلال حضرت قاسم جمال حضرت قاسم

نجیب با حیا سر چشمہ جود و سخا ٹھہرے
قیامت تک پھلے پھولے نہال حضرت قاسم

مری مدحت سرائی کا یہی اعزاز ہے حقّی
مجھے لکھا گیا شیریں مقال حضرت قاسم

منقبت شریف درشان صاحب عرس قاسمی قدس سرہٗ

محمد قاسم حبیبی، کانپور

آپ کے گیسو کی نکہت حضرت قاسم میاں
رہنمائے راہ جنت حضرت قاسم میاں

منبع لطف و عنایت حضرت قاسم میاں
مخزن جود و سخاوت حضرت قاسم میاں

با طریقت با شریعت حضرت قاسم میاں
واقف سر حقیقت حضرت قاسم میاں

آپ کی نسبت سے بیشک خاک مارہرہ ہوئی
سرمۂ چشم بصیرت حضرت قاسم میاں

ہے بقائے دل یقیناً ذکر غوث پاک سے
اور اس کی زیب و زینت حضرت قاسم میاں

کاسۂ جاں کو عطا کیجئے گہر ہائے کرم
اے مرے آقائے نعمت حضرت قاسم میاں

کوئے مارہرہ ہے یا دروازۂ خلد بریں
کہہ گئے ہیں اعلیٰ حضرت حضرت قاسم میاں

سلسلہ در سلسلہ روشن ہوا سر پر مرے
آپ کا مہتاب بیعت حضرت قاسم میاں

دیکھ کر حسن عنایات مسلسل آپ کا
تاجور ہیں محو حیرت حضرت قاسم میاں

ہر طرف شعلہ فشاں ہے رنج وغم کا آفتاب
المدد اے ابر رحمت حضرت قاسم میاں

رفتہ رفتہ بڑھ رہے ہیں تشنگی کے دائرے
الکرم اے جوئے شفقت حضرت قاسم میاں

کبر ونخوت کے خس وخاشاک جس کی زد پہ ہیں
ہیں وہی سیل مروت حضرت قاسم میاں

دولت دنیا نہیں حاصل تو کیا غم ہے کہ ہیں
میری دولت میری ثروت حضرت قاسم میاں

آگہی کے سیکڑوں مہتاب روشن کر گئے
آفتاب علم و حکمت حضرت قاسم میاں

سید حضرت حسن نے کی عطا قاسؔم مجھے
قاسمی پر نور نسبت حضرت قاسم میاں

منقبت درشان سیدشاہ ابوالقاسم محمد اسمٰعیل حسن میاں قدس سرہٗ

محمد میکائیل ضیائؔی، کانپور

نوکِ قلم پہ بات جو قاسم پیا کی ہے
بیشک بساط فکر پہ رحمت خدا کی ہے

ہر سمت خیمہ زن ہیں عنایات شاہِ دیں
یہ سر زمین آلِ رسولِ خدا کی ہے

کشکولِ جاں میں کیوں نہ ہوں روشن عطا کے پھول
تقریب عُرس قاسمِ حاجت روا کی ہے

دیوار و در گواہ ہیں عشق و خلوص کے
ہر ذرے سے نمایاں عقیدت رضا کی ہے

مژدہ ہو زائرین دیار حسن میاں
رحمت تمہارے سر پہ شہ اولیاء کی ہے

چشم کرم ہے آج بھی آلِ رسول کی
سارے جہاں میں دھوم جو احمد رضا کی ہے

آ جائے زیرِ گنبد برکات دوستو!
حاجت اگر کسی کو دواء و دعا کی ہے

آیا ہوں اس لئے درِ اچھے میاں پہ میں
مجھ کو طلب ضیائؔی در مصطفٰے کی ہے

منقبت درشان سید شاہ ابوالقاسم محمد اسماعیل حسن قدس سرہٗ

ایاؔز محمود قادری، بنارس

نیر برج ولایت حضرت قاسم میاں
''مہر چرخ قادریت حضرت قاسم میاں''
گلشن زہرا کی نکہت حضرت قاسم میاں
بوئے بستان رسالت حضرت قاسم میاں
طلعت نوری ضیائے حضرت آل رسول
موجِ بحرِ شاہِ برکت حضرت قاسم میاں
ہے یقیں محشر میں ہم کو بخشوائے گی ضرور
آپ کے دامن کی نسبت حضرت قاسم میاں
میں سراپا التجا تو پیکر لطف و عطا
اے مرے آقائے نعمت حضرتِ قاسم میاں
در بدر بھٹکو نہ رند و آؤ مارہرہ چلو
بانٹتے ہیں جام برکت حضرت قاسم میاں
ارض مارہرہ پہ ہر سو عاشقوں کا ازدھام
آج ہے تیری بدولت حضرت قاسم میاں
ہے ایاؔز قادری بھی ایک طلب گار کرم
اس پہ بھی کیجئے عنایت حضرت قاسم میاں

منقبت در شان تاج العلما سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں قدس سرہٗ

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

یہ در ، یہ آستانہ محمد میاںؔ کا ہے
برکت کا یہ گھرانہ محمد میاںؔ کا ہے

راہِ خدا پہ چلنے کا ہے فیضِ دائمی
ہر وقت ، ہر زمانہ محمد میاںؔ کا ہے

نوریؔ کے نور سے وہ منوّر تھے سر بسر
قاسم کا سب خزانہ محمد میاںؔ کا ہے

صادقؔ میاں کے صدق سے سرشار تھی حیات
برکت کا آشیانہ محمد میاںؔ کا ہے

حاضر ہوئے تو دامنِ خالی کو بھر لیا
یہ لطفِ غائبانہ محمد میاںؔ کا ہے

پروانے تو ہزاروں ہیں اُس شمع نور کے
اشرفؔ بھی اک دِوانہ محمد میاںؔ کا ہے

منقبت درشان تاج العلما سید شاہ اولاد رسول محمد میاں قدس سرہٗ

خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خان برکاتی علیہ الرحمہ

آنکھوں میں ضو جمال محمد میاں کی ہے
دل میں ضیا کمال محمد میاں کی ہے

ملتی ہے اہل حق میں بڑی جستجو کے بعد
جو بات حال و قال محمد میاں کی ہے

آمین ربّنا کا ملائک میں شور ہے
وہ آبرو سوالِ محمد میاں کی ہے

روشن دل و دماغ ہیں حبِ رسول سے
تنویر یہ جمال محمد میاں کی ہے

میرے حسن کو میری نگاہوں سے دیکھیے
تصویر خد و خال محمد میاں کی ہے

انوار کا نزول، غلاموں پہ کیوں نہ ہو
تاریخ یہ وصال محمد میاں کی ہے

اس آستاں سے دولتِ ایماں ملی ہمیں
تشریح یہ نوالِ محمد میاں کی ہے

ہیں خوش نصیب، جن کو ملا ہے یہ در خلیل
کیا بات خوش خصال محمد میاں کی ہے

منقبت درشان حضرت سید شاہ آل عبا قادری قدس سرہٗ

سید آل رسول حسنین میاں نظمی قادری

قادری گھر کے نشاں تھے حضرت آل عبا — چشتیت کے پاسباں تھے حضرت آل عبا

شخصیت ان کی تھی گویا آئینہ دار آئینہ — کچھ عیاں تھے کچھ نہاں تھے حضرت آل عبا

کتنے ہی ادوار کی تاریخ از بر تھی انھیں — مستند تاریخ داں تھے حضرت آل عبا

وہ ادیب منفرد جن کا قلم جادو رقم — اردو والوں کی زباں تھے حضرت آل عبا

لیلی اردو کی زلفوں کو سنوارا آپ نے — صاحب فن و زباں تھے حضرت آل عبا

ان کی اک اک بات میں اپنا الگ انداز تھا — نکتہ سنج و نکتہ داں تھے حضرت آل عبا

علم ظاہر علم باطن میں مہارت تھیں انھیں — علمیت کی ایک کاں تھے حضرت آل عبا

سنیت دادا میاں کی دور تک مشہور تھی — رافضی پر نوحہ خواں تھے حضرت آل عبا

خاندان برکت اللّٰہی کے وہ داماد تھے — نازش قاسم میاں تھے حضرت آل عبا

حضرت نوری میاں نے جن کو نوری کردیا — ہاں انھی نوری کی جان تھے حضرت آل عبا

حیدرآباد اور دلی کی وہ اک تاریخ تھے — اک لمبی داستاں تھے حضرت آل عبا

رحلت سید میاں نے کردیا ان کو نڈھال — عاشق سید میاں تھے حضرت آل عبا

اک صدی پوری کی پوری ان کی شخصیت میں تھی — ایک دور عالی شاں تھے حضرت آل عبا

ہندوؤں نے بھی کیا ان کے جنازے کا ادب — وجہ رشک مشرکاں تھے حضرت آل عبا

دیوبندیت وہابیت سے نفرت تھی انھیں ذو الفقار سنیاں تھے حضرت آل عبا
پکے سنی سچے حنفی اور حقیقی قادری بے گماں تھے بے گماں تھے حضرت آل عبا
شکر کر نظمی کہ تو نے ان کو برتا ہوش میں ہاں ترے دادا میاں تھے حضرت آل عبا

نظمی لکھ دو ضیغم احمد کے آگے سیدی ☆
شیر دل شیریں زباں تھے حضرت آل عبا

☆ ضیغم احمد کے اعداد ۱۹۰۳ء اور سید کے ۸۴ر دونوں کے جوڑ سے حضرت آل عبا کا سن وصال ۱۹۸۷ء نکلتا ہے۔

کتبہ لوح مزار حضور سید العلماء علیہ الرحمۃ

سید آل رسول حسنین میاں نظمی قدس سرہٗ

سنیوں کے مقتدا و پیشوا سید میاں　　مومنوں کے رہ نما و نا خدا سید میاں
مسلک مخدوم شاہ برکت اللہ کے نقیب　　تھے ابو الحسنین آل مصطفیٰ سید میاں
نکتہ سنج و نکتہ جو و نکتہ دان و نکتہ رس　　فلسفی اور صاحب فکر رسا سید میاں
حافظ و قاری خطیب و مفتی و شاعر طبیب　　تھے سراسر اپنے مرشد کی دعا سید میاں
فیض نوری جذب مہدی فضل اولاد رسول　　اور سراپا شاہ برکت کی ضیا سید میاں
تھی زباں بے خوف ان کی اور قلم بے باک تھا　　قول و فعل و حال میں احمد رضا سید میاں
مفتی اعظم سے پوچھا آپ کا پیارا ہے کون　　آ گیا ان کی زباں پر برملا سید میاں
تیرہ سو تینتیس ہجری میں ولادت آپ کی　　رفت در چار و نود سوئے خدا سید میاں

نظمی عاصی نے لکھا کتبہ لوحِ مزار
مغفرت کی اس کو بھی دیدیں دعا سید میاں

منقبت درشان حضور سید العلماء علیہ الرحمۃ

سید آل رسول حسنین میاں نظمی قادری قدس سرہٗ

جاذب نور شریعت حضرت سید میاں
سالک راہ طریقت حضرت سید میاں

شارح شرع مبیں ان کا قلم ان کی زباں
ترجمان دین فطرت حضرت سید میاں

صاحب سبع سنابل کی عبارت کے امیں
عبد واحد کی وراثت حضرت سید میاں

خاندان برکت اللّٰہی کے تھے چشم و چراغ
نور عین شاہ برکت حضرت سید میاں

تھے سراپا حضرت اچھے میاں کے جانشیں
افتخار قادریت حضرت سید میاں

حضرت نوری میاں کے نور کے پرتو تھے وہ
نور احمد کی لطافت حضرت سید میاں

پیر و مرشد نے نوازا جن دعاؤں سے انھیں
ان دعاؤں کی کرامت حضرت سید میاں

مسلک احمد رضا کے وہ علم بردار تھے
جاں نثار اعلیٰ حضرت حضرت سید میاں

حضرت صدر الشریعہ نے جنھیں تعلیم دی
نائب صدر شریعت حضرت سید میاں

مفتی اعظم جنھیں خط میں لکھیں یا سیدی
ہاں وہی فخر سیادت حضرت سید میاں

سنیوں کو دے گئے سنی جماعت کا علم
مرحبا صدر جماعت حضرت سید میاں

حافظ و قاری خطیب و مفتی و شاعر ادیب
صاحب کشف و کرامت حضرت سید میاں

نام سن کر دیوبندی کانپتے ہیں آج بھی
قاطع کفر و ضلالت حضرت سید میاں

جن کے فتووں نے مچائی دھوم ہند و پاک میں
صاحب علم و فضیلت حضرت سید میاں

اپنے وعظوں میں سراسر علم کرتے تھے بیاں
شاہ اقلیم خطابت حضرت سید میاں

رب نے اپنے فضل سے بخشا انھیں دست شفا
طب یونانی کی عزت حضرت سید میاں

مسند ارشاد پر وہ عمر بھر فائز رہے — مرشد و پیر طریقت حضرت سید میاں
حق کی خاطر دولت دنیا کو ٹھوکر ماردی — پاس دار فقر وغربت حضرت سید میاں
بے خطر بے خوف ہوکر حق کہا حق ہی لکھا — مرد حق فرد حقیقت حضرت سید میاں
جن کے لب پر ہر گھڑی تھا ذکر اللہ الصمد — ذاکر توحید و وحدت حضرت سید میاں
باپ ماں دونوں ہی جانب سے حسینی خون تھے — صاحب نورانی نسبت حضرت سید میاں
حیدری نسبت حسینی خون مشرب قادری — حامل پاکیزہ نسبت حضرت سید میاں
ذکر اثبات ونفی تھا جن کی عادت میں شمار — نکتہ دانِ سرِ وحدت حضرت سید میاں
فارسی عربی واردو ہندی انگریزی میں طاق — ماہر ہر فن وصنعت حضرت سید میاں
رافضیوں کے لیے تھے ذوالفقار حیدری — سرگروہ اہل سنت حضرت سید میاں

نظمی عاصی نے یہ کہہ کر رکھا اپنا قلم
ہم پہ تھے اللہ کی رحمت حضرت سید میاں

منقبت درشان حضور سید العلماء قدس سرہٗ

سید آل رسول حسنین میاں نظمی قادری قدس سرہٗ

کیسا چمک رہا ہے سید میاں کا روضہ ہاں نور سے بھرا ہے سید میاں کا روضہ
جس پھول کو ہے نسبت اللہ کے نبی سے اس سے سجا ہوا ہے سید میاں کا روضہ
نانا کے پاس لیٹا ہے شان سے نواسا مرشد سے جاملا ہے سید میاں کا روضہ
دروازہ ہے نہ تالا سید میاں کے در پر ہر دم کھلا ہوا ہے سید میاں کا روضہ
درگاہ شاہ برکت کے مغربی سرے پر قبلہ نما بنا ہے سید میاں کا روضہ
برکاتیت کی خوشبو پھیلائی زندگی بھر تب ہی مہک رہا ہے سید میاں کا روضہ

نظمی سے پوچھتے ہیں برکاتی بھائی سارے
بیٹا بتائے کیا ہے سید میاں کا روضہ

منقبت فی شان حضور سید العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان

برائے عرس سید العلماء در درگاہِ برکاتیہ،

۱۱/ جمادی الآخر ۱۴۲۱ھ

سید محمد اشرف قادری برکاتی

وہ جدا ہم سے ہوئے رب کی مشیت اور تھی
ورنہ ہم کو ان کے جینے کی ضرورت اور تھی

وقتِ آخر بھی رسولِ پاک پر قربان تھے
دل کی حالت جو بھی ہو جذبوں کی صورت اور تھی

دنیوی جاہ و حشم کا رعب مانا ہی نہیں
اس گرامی ذات میں تقویٰ کی طاقت اور تھی

مہ رخاں، انجام جبیناں، مہر شکلاں ہیں بہت
پر ہمارے دل کی پوچھو ان کی صورت اور تھی

دانت موتی، ہونٹ مرجاں، آنکھ ہیرے کی کنی
دیکھنے والوں نے دیکھا ان کی صورت اور تھی

لفظ، لہجہ، فکر، مضموں اور صدا کا زیر و بم
سید مارہرہ کی شانِ خطابت اور تھی

لفظ ان کے لب سے نکلے اور دل میں جا بسے
ان کا لہجہ اور تھا باتوں کی لذت اور تھی

درہم و دینار سے رغبت انھیں تھی ہی نہیں
اس فقیر بے ریا کے دل کی دولت اور تھی
پیر، مفتی اور مقرر ہم نے دیکھے ہیں مگر
سید آل مصطفیٰ کی شانِ عظمت اور تھی
حضرتِ نوری میاں کے نور کے فیضان سے
دین وعلم دین کے تئیں اس دل میں حدّت اور تھی
حق تو یہ ہے تاج علماء کے تصلب کے طفیل
ہر برے مذہب سے ان کے دل میں شدت اور تھی
سادگی میں بانکپن تھا، بانکپن میں سادگی
کتنے ہی مجمع میں دیکھو ان کی صورت اور تھی
اتحادِ اہل سنت کے لیے قربان تھے
اس حیاتِ پاک میں سنّی جماعت اور تھی
یوں تو سارے بھائی بہنوں سے انہیں الفت رہی
میرے والد کے لئے ان کی محبت اور تھی

یوں تو سب پر ہی کرم تھا اس پیاری ذات کا
اشرفؔ خستہ پہ لیکن ان کی شفقت اور تھی

منقبت درشان حضور سید العلماء قدس سرہٗ

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

نگاہِ چشمِ تصور نے لی ہے انگڑائی
کہ یادِ سیدّ مارہرہ بے طرح آئی
کسی کے چہرۂ زیبا کی جلوہ آرائی
ریاضِ روح سے خوشبو گلاب کی آئی
ہماری آنکھ ہے اس شکل کی تمنائی
کہ جس کے جلوے سے بڑھتی ہے دل کی بینائی
ہمارے نخلِ تمنا پہ پھر ثمر آیا
کہ ان کی یاد کی چلنے لگی ہے پرُوائی
خطیب و حافظ وعالم، طبیبِ روح وبدن
اس ایک ذات میں کتنے ہنر کی سنوائی
جمال دیکھا تو پہروں انہیں کو تکتے رہے
جلال دیکھا تو پھر آنکھ ہی نہ اُٹھ پائی
خطاب ایسا کہ چاہیں تو شب کو صبح کریں
خموش ہوویں تو عالم میں جیسے تنہائی
کسی کو ہاتھ سے نسخہ علاج کا لکھا
کسی کو صرف تبسم سے دی مسیحائی

وہ اپنے حجرۂ کم جا میں خوش رہے واللہ
وہی تھا قصر بھی ان کا ، وہی تھی انگنائی

شفا شریف تھی رحلت کے وقت سینے پر
اسی سے جانچ لو ایمان کی توانائی

قرآن سینے کے اندر ، حدیث سینے پر
وفات آئی توکس اہتمام سے آئی

جنابِ سید العلما و احسن العلما
مثال دیتے ہیں سب، ہوں تو ایسے ہوں بھائی

حسنؔ سے ان کی محبت کا ایسا عالم تھا
کہ درد اِن کے اٹھے ، آنکھ اُن کی بھر آئی

نظر میں پھر گئی شکلِ جمیل سیدؔ کی
ردائے قبر کسی نے ذرا جو سرکائی

ہزار زیست کے غم تھے ، میں شعر کیا کہتا
کرم تھا ا ن کا جو یہ منقبت بھی لکھ پائی

کرم خدا کا اور اس کے رسول کا صدقہ
کہ آج عرس میں بارش بھی خوب برسائی

ابھی بھی یاد ہے اشرفؔ کرم کا وہ منظر
خلیفہ کر کے مٹھائی بھی خود ہی منگوائی

منقبت درشان سید العلماء مارہروی قدس سرہٗ

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

پہلے پہنچے روحِ پر تقدیس کو میرا سلام
جن کی تھی تقریر لونڈی، تھا سخن جن کا غلام

وہ زبان دل نشیں اور وہ بیانِ دل پسند
جیسے لوگوں کی سماعت میں گھلی جاتی تھی قند

شاعری فطرت میں ان کی فلسفہ ان کا مزاج
علم کے ماہر تھے کیونکہ علم تھا گھر کا رواج

لطف کا انداز ان کا اور محبت کا اثر
یاد آجائے ہے جب بھی کٹنے لگتا ہے جگر

وہ عنایت، وہ محبت، وہ نہایت سادگی
خاکساری کا وہ عالم، وہ سراسر عاجزی

آپ دنیا کو چھوڑ کر اللہ کو پیارے ہو گئے
کچھ ہماری سوچتے، ہم بے سہارے ہو گئے

ان کلیجوں کی تو پوچھو جو دہل کر رہ گئے
ہم مگر کرتے بھی کیا بس ہاتھ مل کر رہ گئے

جن سے تھی پر لطف محفل، کم ہوئی وہ شخصیت
صبر تھا قسمت میں اپنی، بس خدا کی مصلحت

روئیں گے ہم لوگ برسوں جب بھی تو آئے گا یاد
سید مارہروی تو زندہ باد و زندہ باد

منقبت درشان سید العلماء مارہروی قدس سرہٗ

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

علم و دانش کا وہ بحرِ بے کراں جاتا رہا
فخر ملت، نازش ہندوستاں جاتا رہا

کس قدر ادنیٰ ہے ان کے واسطے تشبیہِ گل
حق تو یہ ہے گلستاں کا گلستاں جاتا رہا

وہ زبانِ دلنشین اور وہ بیان دل پسند
اس بھری محفل سے کیسا خوش بیاں جاتا رہا

جس کے دم سے تھیں بہاریں، خوشبوئیں پھولوں میں تھی
سنیت کے باغ کا وہ باغباں جاتا رہا

کتنی چھوٹی بات ہے گر پھول سے تشبیہ دوں
حق تو یہ ہے گلستاں کا گلستاں جاتا رہا

موت العالِم موت العالَم اک حقیقت ہے کھلی
برملا ہم کہہ رہے ہیں اک جہاں جاتا رہا

ایک چوتھائی صدی تک قوم کا والی رہا
اب تو صدیوں غم کرو سیدِ میاں جاتا رہا

اب نہیں اشرفؔ کے ہاتھوں میں وہ طاقت کیا لکھے
سانحہ کیسا ہوا زورِ بیاں جاتا رہا

منقبت درشان حضرت سید العلما علیہ الرحمہ

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی

نور بزم عشق رسالت سید العلماء زندہ باد
آپ کے سر پہ تاج ولایت سید العلماء زندہ باد
آل نبی اولاد علی ہیں غوث کے پیارے رب کے ولی
آپ ہیں مارہرہ کی زینت سید العلماء زندہ باد
آخری دم تک روح رواں اور صدر معظم آپ رہے
کہتی ہے یہ سنی جماعت سید العلماء زندہ باد
کہتے ہیں سارے برکاتی ہم بھول نہ پائے آج تلک
ان کی خطابت ان کی امامت سید العلماء زندہ باد
وقف کیا تن من دھن دیں پر اچھے ستھرے رہبر نے
شارح مسلک اعلیٰ حضرت سید العلماء زندہ باد
احمدؔ کے سر پر رکھ دیں گے انشاء اللہ نانا جان
دست شفقت روز قیامت سید العلماء زندہ باد

منقبت درشان حضرت سید العلما علیہ الرحمہ

مولانا سخاوت علی برکاتی خلیفہ حضرت سید العلماء

جادۂ حق کے مرد میداں سید العلماء زندہ باد
دین نبی کے سچے ثنا خواں سید العلماء زندہ باد

مارہرہ کے راج دلارے برکت میاں کے ہومہ پارے
گلشن نوری کے گل خنداں سید العلماء زندہ باد

نوری چہرے کی تابانی قرأت قرآں بھی لاثانی
سچے موتی جیسے دنداں سید العلماء زندہ باد

صورت وسیرت حق سے پائی بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھائی
شمع شبستان ہادی دوراں سید العلماء زندہ باد

تاج العلماء آپ پہ نازاں شاہ حمزہ فرحاں فرحاں
قاسم میاں بھی آپ پہ شاداں سید العلماء زندہ باد

تاج سنی جمعیۃ العلماء تھا آپ ہی کے شان شایاں
مفتی اعظم آپ پہ نازاں سید العلماء زندہ باد

حامی سنت ماحی بدعت ہاتھوں میں دامان شریعت
تاج ولایت عطائے سبحاں سید العلماء زندہ باد

حکمت میں بھی تھے وہ کامل فتوے میں بھی ملکہ حاصل
سند الحکماء مفتی ذیشاں سید العلماء زندہ باد

شان نرالی بات نرالی پائی حق سے ہمت عالی
دشمن بھی انگشت بدنداں سید العلماء زندہ

امراءغرباءپہ یکساں عنایت پھریں سر پردست ولایت
آپ کی شفقت پرسب قرباں سید العلماءزندہ باد

پینتالیس میں مگہر آئے مگہر کی بھی شان بڑھائے
جاری کیا برکاتی فیضاں سید العلماء زندہ باد

برکاتی فیضان مؤید جس کے سر پر سایۂ سید
رحمت و برکت کا یہ سامان سید العلماء زندہ باد

آہ بروز حشر وہ منظر تیرا سخاوت کہتا ہے رو کر
ہاتھوں میں ہوبس تیرادامان سید العلماءزندہ باد

منقبت درشان حضور احسن العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان

سید شاہ آل رسول حسنین نظمی مارہروی

ان کی صورت نور کی تفسیر تھی — ان کی سیرت آیہ تطہیر تھی
خلق ان کا خلق میں مشہور تھا — خلق ان کی باعث توقیر تھی
نام سید مصطفیٰ حیدر حسن — شخصیت میں نام کی تاثیر تھی
مصطفیٰ کا صبر اور ایثار تھا — اور علی کی خوبی تقریر تھی
انکساری تھی حسن کی بے گماں — اور تواضع پر تو شبیر تھی
چہرہ تھا عکس رخ غوث الوریٰ — ایک جھلک بیمار کو اکسیر تھی
میزبانی کا وہ عالم سال بھر — گویا یہ بھی ان کی ہی جاگیر تھی
آسمان علم کے شہباز تھے — ان کی ہر اک بات با تدبیر تھی
آپ کی تحریر تھی جادو رقم — معنویت میں کلام میر تھی
قول و فعل و حال میں سچے تھے وہ — ان کے ماتھے صدق کی تحریر تھی
اچھے ستھرے دونوں جس کا عکس ہوں — آپ کی ہستی وہی تصویر تھی
احتشام ارض مارہرہ تھے وہ — ذات ان کی منبع تنویر تھی
مومنوں پر ذات والا مہربان — بد عقیدوں کے لئے شمشیر تھی
تھیں مریدوں پر ہمیشہ شفقتیں — ایک اک کی فکر دامن گیر تھی
ختم تھی ان پر قرابت داریاں — میزبانی ان کی عالم گیر تھی

نظمی عاصی نے لکھی منقبت
اس کی ہی قسمت میں یہ تحریر تھی

منقبت درشان حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

شرف ملت سید محمد اشرف قادری برکاتی

پھر غرقِ مئے رنج و محن ہونے کے ہے دل
پھر یادِ حسنؔ آئی ہے پھر رونے کو ہے دل

پہلے بھی اسی موقعے پہ دل خون ہوا تھا
پھر آنکھوں سے اشکوں کی جگہ بہنے کو ہے دل

پھر پُروا نے چھیڑا ہے کوئی درد پرانا
تجدیدِ جدائی کا ستم سہنے کو ہے دل

ہر سال تری یاد کی شدت میں اضافہ
اس بار تو سینے سے جدا ہونے کو ہے دل

مایوس نہ ہو اشک تری لاج رکھیں گے
اس بار تو وہ قرض ادا ہونے کو ہے دل

تلقینِ شکیبائی ہجراں کا کروں کیا
کچھ سننے پہ راضی نہیں کچھ کہنے کو ہے دل

اس چہرے کی یادوں نے بھلا رکھا ہے سب کچھ
دیدارِ رخ یار پہ سب دینے کو ہے دل

تم قبر منور سے یہ چادر تو ہٹا لو
ہر چاہنے والے کا فدا ہونے کو ہے دل

اشرفؔ سے کہو منقبتیں پڑھتا رہے یوں ہی
ہونٹوں سے نہیں جی سے دعا دینے کو ہے دل

منقبت درشان حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

شرف ملت سید محمد اشرف قادری برکاتی

آنکھوں میں بس گئی ہے صورت حسؔن میاں کی
دل میں سما گئی ہے الفت حسن میاں کی

اہل سنن پہ ہر دم رحمت حسن میاں کی
اور دیں کے دشمنوں پر شدت حسؔن میاں کی

اچھے میاں کی صورت، صورت حسؔن میاں کی
نوری میاں کی طلعت رنگت حسؔن میاں کی

جود و کرم، سخاوت، مذہب پہ استقامت
ان تین سے بنی تھی سیرت حسؔن میاں کی

ہونٹوں پہ وہ تبسم آنکھوں میں وہ محبت
کیسے مرید بھولیں چاہت حسؔن میاں کی

وہ ماہ آسماں تھے وہ سرو گلستاں تھے
روشن جبین والی قامت حسن میاں کی

ہونٹوں کا وہ تبسم روتوں کو جو ہنسا دے
زخموں پہ رکھنا مرہم عادت حسن میاں کی

چھتنار اک شجر تھے ہم سب کے سر کے اوپر
اب کس طرح سے پائیں شفقت حسنؔ میاں کی

علمائے دین و ملت توقیر ان سے پاتے
اور سب مرید پاتے الفت حسنؔ میاں کی

سارے مرید اپنے دل میں یہ سوچتے ہیں
ہم کو ملی ہے زیادہ چاہت حسنؔ میاں کی

حضرت امینؔ افضلؔ، نظمیؔ، نجیبؔ و اشرفؔ
ان سب پہ کس قدر تھی شفقت حسنؔ میاں کی

چہرے کو نم کیا پھر اللہ کو پکارا
سنت کا آئینہ تھی رحلت حسنؔ میاں کی

اللہ اور نبی کے فضل و کرم کے صدقے
ہم سب حسنؔ میاں کے، جنت حسنؔ میاں کی

قبل از وصال بھی وہ بیٹوں سے کہہ رہے تھے
احمد رضا سے جو تھی الفت حسنؔ میاں کی

فتنوں کو دور رکھنا اور حق پہ جم کے رہنا
مٹی میں مت ملانا محنت حسنؔ میاں کی

اس مردِ بے غرض میں کیا خوبیاں جمع تھیں
اشرفؔ سے کب ہے ممکن مدحت حسنؔ میاں کی

منقبت درشان اقدس حضور والد ماجد سرکار احسن العلماء قدس سرہٗ

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

رہبر کامل، مرشد اعظم حسن میاں پھر یاد آئے
مذہب اور اسلاف کے محرم حسن میاں پھر یاد آئے

برکاتی گنبد کو دیکھا، ان کا چہرا یاد آیا
ان کا چہرا نور مجسم حسن میاں پھر یاد آئے

درگاہ و مسجد سے لے کر خانقہ و مہماں خانہ
چون سال کی خدمت پیہم حسن میاں پھر یاد آئے

بڑی بڑی آنکھوں میں ان کی شفقت کے دو دریا تھے
ساون کی رم جھم سا تکلم حسن میاں پھر یاد آئے

ابر چھٹے، ظلم ہٹ جائے، تارے نکلیں، نور بہے
ان کا تبسم ایسا تبسم، حسن میاں پھر یاد آئے

بادہ حمد و نعت سے ہم کو جیون بھر سرشار رکھا
امرت گھولے ان کا ترنم، حسن میاں پھر یاد آئے

اک گلشن مرے اندر ہے اور اک گلشن میرے باہر ہے
کہتی ہے یہ قبر مکرم حسن میاں پھر یاد آئے

جگ مگ جگ مگ یاد کے جگنو خیالوں کی انگنائی میں
درد کو چھیڑے پُروا ہر دم حسن میاں پھر یاد آئے
ان کی پڑوس کا کوئی چولہا ان کے جیتے جی نہ بجھا
ایسے سخی کو یاد کریں ہم حسن میاں پھر یاد آئے
ان کے ہاتھ پہ بکنے والے پھر نہیں بکتے کسی عوض
نہ سونا نہ روپیہ، درہم حسن میاں پھر یاد آئے
یادوں کے آباد جزیرے اپنی سمت بلاتے ہیں
دور بھی ہوا ے سختی موسم حسن میاں پھر یاد آئے
ان کے ذکر سے افسردہ کلیاں بھی کھل کر پھول بنیں
پونچھ لے اشرفؔ چشم پرنم حسن میاں پھر یاد آئے

سیدی مغفور آہ (لوحِ مزار)

سید محمد اشرف قادری برکاتی

اے کہ تیری فکر سے پرُنور ہیں سب کے دماغ
اے کہ تیری یاد سے روشن ہیں سینوں کے چراغ
حافظ و قاری و عالم، صوفی و واعظ، امام
کیا مہکتے پھول رکھتا تھا تری ہستی کا باغ
تو تھا شانِ قادریت، امتیاز سُنّیت
ساقیِ برکات تو نے بھر کے بانٹے تھے ایاغ
ہندو پاک و یورپ وافریقہ سے نیپال تک
سلسلے نے تیرے دم سے کس قدر پایا فراغ
لوگ تو باتوں سے دیتے ہیں بزرگوں کی خبر
تیری نظروں سے ملا کرتا تھا اگلوں کا سراغ
آبروئے خاندانِ مُوتمِ اشبال تھا
تیری صورت دیکھ کر کافور تھے زاغ و کلاغ
تیری فیاضی کا شہرہ قریہ قریہ، کو بہ کو
دینے والے نے ترے ہاتھوں کو بخشا تھا فراغ
مصطفیٰ حیدر حسن جنت میں ہیں، ایمان ہے
نام کے اجزائے پاکی سے یہی پایا سراغ
ماہِ غوث پاک کی سب سے منور رات تھی
جب جہانِ خاک کی بندش سے پایا تھا سراغ
سوئے جنت جا چکے ہیں سیدی مغفور آہ (۱۴۱۶ھ)
اشرف مغموم نے قرآں سے پایا ہے سراغ

منقبت درشان حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

بحرالعلوم مفتی عبدالمنان مصباحی قدس سرہٗ

ضیائے ملتِ بیضا، فروغِ دینِ نبی　　عروجِ علم وعمل، امتزاجِ فقر وشہی
نشانِ منزلِ حق، ماہرِ خفی وجلی　　شناورِ یمِ وحدت، نگار مطلبی

حضور احسن واعلم کی ذات پاک ہوئی

ادائے فقر پہ شاہوں کا بانکپن قرباں　　ادائے لطف ومروت کہ رحمت یزداں
نہالِ گلشن زہرا کا اک گل خنداں　　ہے جس کی بو سے معطر مشامِ دیدہ وراں

وہ مصطفیٰ وعلی وحسن، وہ ابن علی

جنابِ سیدِ عالی نشاں کا ماتم ہے　　امیرِ قافلۂ سنیاں کا ماتم ہے
سرِ مشائخِ ہندوستان کا ماتم ہے　　نہ صرف ہند کہ سارے جہاں کا ماتم ہے

کہ مرگِ عالمیاں ان کی مرگ پاک بنی

حضور بہرِ ملاقات لوگ آئے ہیں　　دورویہ سامنے گھر کے پرا جمائے ہیں
ادب سے سر ہیں خمیدہ، نظر جھکائے ہیں　　برائے نذر گہر ہائے اشک لائے ہیں

ہے انتظار میں کب سے یہ در، یہ گھر، یہ گلی

جبیں سے پردہ کفن کا اٹھایئے تو حضور تجلیِ رخِ زیبا دکھایئے تو حضور
عمامہ سے سر اقدس سجایئے تو حضور عصا لئے ہوئے محفل میں آیئے تو حضور

کہ اب تو حد سے زیادہ ہے اضطراب دلی

میرے خیال کہاں ڈھونڈنے گیا تھا تو حضور لیٹے ہیں محفل میں کب سے قبلہ رو
شریک بزم مقدس ہو کر کے تو بھی وضو ہے دلفروز غلافِ مزار کی خوشبو

اک اور سیدِ جیلاں کی بارگاہ سجی

جوارِ صاحبِ برکات در جوار تو باد غبارِ کوئے مدینہ پے مرغزار تو باد
ہزار رحمتِ حق برسر مزار تو باد نزولِ رحمت ہزّار درکنار تو باد

بفرق پاک تو زیب ہزار تاج شہی

منقبت درشان حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

مفتی محمد اختر رضا قادری برکاتی ازہری، بریلی شریف

اے نقیبِ اعلیٰ حضرت مظہرِ حیدر حسن
اے بہارِ باغ زہرا میرے برکاتی چمن

اے تماشا گاہِ عالم چہرۂ تابانِ تو
تو کجابہر تماشا می روی قربان تو

استقامت کا وہ کوہِ محکم و بالا حسن
اشرف و افضل ، نجیب و عترت زہرا حسن

طور و عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا
زندہ باد اے پر تو موسیٰ و عکس مصطفیٰ

عالمِ سوز دروں کیسے کہوں، کس سے کہوں
دل شدہ زارِ چناں و جاں شدہ زیرِ چنوں

تھا جو اپنے درد کی حکمی دوا ملتا نہیں
چارہ سازِ دردِ دل، درد آشنا ملتا نہیں

منقبت درشان حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

مفتی محمد اختر رضا قادری برکاتی ازہری، بریلی شریف

ایک شمعِ انجمن تھی جو بالآخر بجھ گئی
اب اجالے کو ترستی ہے یہ بزم آگہی
سوگواروں کو شکیبائی کا ساماں کم نہیں
اب امین قادریت بن گیا تیرا امیں
علم و اہلِ علم کی توقیر تھا شیوہ ترا
جانشیں میں ہو نمایاں جلوۂ زیبا ترا
علم کا اس آستانے پر سدا پہرہ رہے
صورتِ خورشید تاباں میرا مارہرہ رہے
اخترِ خستہ ہے بلبل گلشن برکات کا
دیر تک مہکے ہر اک گل گلشنِ برکات کا

منقبت درشان حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی

فادخل فی عبٰدی وادخل جنتی — یا واھبی غفر اللہ لہ

۱۹۹۵ء — ۱۴۱۶ھ

وہ گیتی شرف کا حکمراں کہاں چلا گیا
ابھی تو تھا ہمارے درمیاں کہاں چلا گیا
وہ جس کے ساتھ چل رہے تھے قافلے کے قافلے
وہ راہبر وہ میر کارواں کہاں چلا گیا
وہ بزم حال و قال میں جو زندگی کی روح تھا
وہ کر کے، ہر نفس کو نیم جاں کہاں چلا گیا
وہ جس کے مغز سر میں علم و آگہی کا حسن تھا
وہ فکر و فن کا گنج شایگاں کہاں چلا گیا
وہ جس کے دل میں درد، لب پہ نعرہ سرور تھا
وہ سر ھا و ھو کا رازداں کہاں چلا گیا
وہ جس کا ہر بیان بے نیاز قیل و قال تھا
وہ احسن و حسن کا ہمزباں کہاں چلا گیا

وہ جس کا ناخن ہنر گرہ کشائے بخت تھا
وہ پیر عہد و محسن زمانہ کہاں چلا گیا
وہ جس کے انکسار میں عبودیت کی شان تھی
وہ بندۂ خدائے عز و شان کہاں چلا گیا
وہ جس کا خوان جود سب کے واسطے دراز تھا
وہ نادر الوجود میز بان کہاں چلا گیا
وہ جس کی بات بات میں نبات کی مٹھاس تھی
وہ لے کے اپنی شہد کی زباں کہاں چلا گیا
وہ جس کی نرم گفتگو حلاوتوں کی جان تھی
وہ لے کے اپنی پیار کی دکاں کہاں چلا گیا
وہ جس کا نام مصطفٰی بھی حیدر و حسن بھی تھا
وہ فخر دیں وہ فخر خانداں کہاں چلا گیا
جو بیکسوں کے واسطے ہمیشہ فکر مند تھا
جو بے بسوں کا تھا مزاج داں کہاں چلا گیا
جو دوستوں کے واسطے ہمیشہ سر بکف رہا
جو دشمنوں پہ بھی تھا مہر باں کہاں چلا گیا

منقبت فی شان مرشدِ اعظم ہند حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

پدم شری الحاج بیکل اتساہی - سابق ممبر راجیہ سبھا

ترے رتبۂ نسب کو کیا سمجھ سکے زمانہ
یہ کرم ہے مصطفیٰ کا ترا نوری ہے گھرانہ

ترا روپ قادریت ترا رنگ ہے شرافت
تری بو نبی کی نسبت تری خو ہے عارفانہ

ترا ہر قدم ہے حسن تو عقیدتوں کا گلشن
تری ذات علم و دانش بہ نگاہِ عالمانہ

تو دیوانہ مصطفیٰ کا تو ہے شیدا مرتضیٰ کا
تو فریفتہ حسن کا ترا وصف عاشقانہ

منقبت شریف درشان حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

مولانا محمد قاسم حبیبی برکاتی، کانپور

روشن لب حیات پہ مدحت حسن کی ہے
ہر لمحہ مجھ کو اب بھی ضرورت حسن کی ہے

بڑھتے ہی منھ چھپانے لگی نخوت بلا
میری کتاب جاں میں عبارت حسن کی ہے

روشن ہے یہ نوشتہ جبین علوم پر
ہر بزم آگہی میں حکومت حسن کی ہے

جلتے سلگتے دشت میں ہنستا ہوں اس لئے
ضو بار سر پہ چادرِ رحمت حسن کی ہے

خوشبوئیں رقص کرنے لگیں میرے اردگرد
میرے گل وجود میں نکہت حسنؔ کی ہے

حضرت امیںؔ و اشرفؔ و افضلؔ نجیبؔ میں
جلوہ فگن بہار عنایت حسن کی ہے

ہر گوشہ تابناک ہے قصر خلوص کا
طاق وفا پہ شمع عقیدت حسن کی ہے

پھولوں کی تازگی نے مجھے دیکھ کر کہا
قاسمؔ تری نگاہ میں صورت حسن کی ہے

منقبت درشان حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

مولانا محمد قاسم حبیبی برکاتی

مہرباں مہرباں میرے حضرت حسن
دھوپ میں سائباں میرے حضرت حسن

گردش وقت مجھ کو ستائے گی کیا
ہیں مرے پاسباں میرے حضرت حسن

آپ کے در پہ گھٹ گھٹ کے مر جائیں گی
میری محرومیاں میرے حضرت حسن

میں کہ بس ذرۂ رہ گزار کرم
آپ ہیں کہکشاں میرے حضرت حسن

ماسوا آپ کے کس کو معلوم ہے
میرا درد نہاں میرے حضرت حسن

سب کو تسلیم ہے بالیقیں آپ ہیں
فخر ہندوستاں میرے حضرت حسن

ملتفت مجھ پہ ہو جائے لطف خدا
آپ کہہ دیں جو ہاں میرے حضرت حسن

گوشہ گوشہ وہاں کا ہے نور آشنا
دوستو ہیں جہاں میرے حضرت حسن

پڑھ رہی ہے وظیفہ ترے نام کا
میرے دل کی زباں میرے حضرت حسن

ہر طرف ڈھونڈتی ہے تمہیں چشم دل
میرے اچھے میاں میرے حضرت حسن

آپ کے در پہ قاسم حبیبی بھی ہے
آپ کا مدح خواں میرے حضرت حسن

منقبت درشان حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

محمد قاؔسم حبیبی برکاتی، کانپور

بہت مسرور و شاداں ہے گدائے مرشد اعظم
مہکتا ہے گلستانِ عطائے مرشد اعظم

یہ کہہ کر ہوگیا رخصت غم وآلام کا سورج
تمہارے سر پہ روشن ہے ردائے مرشد اعظم

سر محشر گدایان در اقدس پکاریں گے
یہ آئے مرشد اعظم وہ آئے مرشد اعظم

شفق کی سرخیاں حیرت سے تکتی ہیں مری جانب
کفِ افکار پر ابھری ضیائے مرشد اعظم

جہاں پر طائر تخییل بھی دم توڑ دیتا ہے
وہاں بھی نصب ہے قاؔسم لوائے مرشد اعظم

بحضور امینِ ملت مدظلہٗ العالی

ساجد برکاتی، دہلی

اے گلِ گلزارِ زہرہ سید و سادات ما
اے امینِ قادریت مرشد و مولائے ما
اے کہ تو برکت نُما و نائبِ غوثِ زماں
اے امامِ اہلِ حق اے قبلہ گاہِ عاشقاں
اے چراغِ خاندانِ حضرت زیدِ شہید
شمسِ مارہرہ تو ئی و فخرِ اقطاب زماں
مظہرِ حق پرِ توِ عکسِ رسالت بالیقین
واقفِ علم لدُنّی مقتدائے رہنما
خضرِ راہِ معرفت مجمع البحرین تو
اے خطا پوشِ مریداں رہنمائے سالکاں
عاشقِ یزداں محبّ سید خیر الانام
مرکزِ عشق و محبت دلنشین و دلربا
المدد بہرِ خدا، اے شہزادۂ مشکل کشا
بے سرو ساماں منم اے قبلۂ حاجاتِ ما
کُن کرم حالِ مزمل سید عالی نسب
داد رس فریاد رس اے ماویٰ و ملجائے ما

منقبت درشان حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

صاحبزادہ سید محمد نبیل قادری

(مندرجہ مناقب شہزادہ شرف ملت سید محمد نبیل سلمہ نے حضور احسن العلماء کے عرس میں اپنے دادا حضرت کی شان میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی)

لو ہم دیار صاحب البرکات آئے ہیں
ہرسو جہاں پہ رحمت و برکت کے سائے ہیں

ہم بھی رنگے ہیں حضرت عشقیؔ کے رنگ میں
عینیؔ کے نور میں بھی یہاں ہم نہائے ہیں

اچھے میاں سے نسبتیں اچھی ہمیں ملیں
نورِ ابوالحسین سے ہم جگمگائے ہیں

دولت حسن میاں نے وہ تقسیم خوب کی
جو کالپی سے صاحب البرکات لائے ہیں

عرس حسن میں اور بھی برکت ہو میرے رب
لب پہ یہی تو پھول دعا کے سجائے ہیں

شاہِ امیںؔ سے پینا ہے صہبائے قادری
بغدادی جام لے کے وہ محفل میں آئے ہیں

دادا حسنؔ ہیں میرے میں اشرف کا لال ہوں
ہم اس لیے بھی سارے زمانے کو بھائے ہیں

جاری جو دیکھی ہونٹوں پہ یہ منقبت نبیلؔ
دادا مرے جناں میں بہت مسکرائے ہیں

منقبت بحضور احسن العلماء علامہ سید شاہ حسن میاں قدس سرہٗ

مفتی احمد میاں حافظ البرکاتی، حیدرآباد (سندھ) پاکستان

بطرز

رنگ چمن پسند نہ پھولوں کی بو پسند
صبر و رضا و صدق کے پیکر حسن میاں
نوری میاں کے نور کے مظہر حسن میاں

ایسا کرم ہے آپ کا سب پر حسن میاں
ہے پر سکون ہر دل مضطر حسن میاں
وہ جس میں آب، اسوہ خیر البشر کی ہے
اک ایسا آئینہ ہیں سراسر حسن میاں
نور نگاہ زھرا ہیں، لخت دل علی
آل علی و آل پیمبر، حسن میاں
اولاد باب علم ہیں اور آل شہر علم
ہیں علم و آگہی کا سمندر حسن میاں
ان کی مہک سے سارا چمن عطر بیز ہے
ہیں باغ قادری کے گل تر حسن میاں

ہیں چرخ معرفت کے وہ رخشند آفتاب
شاہ جی میاں کا ناز ہیں حیدر حسن میاں
واللہ فخر و ناز محمد میاں ہیں وہ
ہیں آل مصطفیٰ کے جو دلبر حسن میاں
مارہرہ و بریلی کا ہر ایک ماہتاب
ہے آپ کی ضیاء سے منور حسن میاں
بس اک نگاہ لطف سے مٹتی ہے تشنگی
ہیں تشنگان شوق کے محور حسن میاں
جس نے ہمیں کیا غم دوراں سے بے نیاز
ہو وہ نگاہ لطف مکرر حسن میاں
منزل کی مشکلات کا کیوں مجھ کو خوف ہو
ہر گام پر ہیں جب مرے راہبر حسن میاں
دنیا کی ہر بلا سے وہ مامون ہو گیا
جو آ گیا ہے آپ کے در پر حسن میاں
وہ گردش زمانہ سے گھبرائے کس لیے
حامی ہوں جس کے مصطفیٰ حیدر حسن میاں
مفتی خلیل آپ کے جلووں کا آئینہ
اور آپ ان کے علم کا مظہر حسن میاں
اس خار زار ہستی میں ہر اک مقام پر
ہیں گل بداماں آپ کے چاکر حسن میاں
نظمی میاں کے حسن میں حسن حسن کے ساتھ
شامل ہے حسن و شان برادر حسن میاں

بے شک امین و اشرف و افضل نجیب ہیں
ہیں یہ جو آپ کے مہ و اختر حسن میاں

میں نے جہاں بھی جب بھی پکارا ہے آپ کو
کی دست گیری ہے وہیں آ کر حسن میاں

بخشا ہے آپ نے جو امین و نجیب کو
مجھ کو بھی ہو عطا وہی ساغر حسن میاں

حافظ مزا تو جب ہے کہ یوں ہو بسر حیات
دل میں حسن میاں ہوں تو لب پر حسن میاں

منقبت درشان حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

محمد ارشاد احمد برکاتی رضوی، مصباحی ساحلؔ سہسرامی

زندگی کو مل گئی تیرے تصور کی سند
قطرۂ بے قدر نے پائی سمندر کی سند

شانِ عظمت آنِ رفعت تیرے قدموں میں جھکی
کی عطا مولیٰ نے تجھ کو ایسے منبر کی سند

اے فروغِ علم وسنت غازۂ دین کرم
تونے بانٹی ہے دلوں کو عشق سرور کی سند

علم دیں کا کون گوشہ تیری نظروں میں نہ تھا
پائی تو نے فقہ و سنت حفظ انور کی سند

گل بداماں نور افشاں تیرا پاکیزہ دہن
تیری ہستی تھی ہمارے ماہ و اختر کی سند

بیچتے تھے جو دوائے دل کہیں وہ جا بسے
نا صبوری کیسے پائے ایسے بہتر کی سند

وہ حویلی وہ مکاں اب بھی ہے لیکن تم کہاں
ڈھونڈتی پھرتی ہیں آنکھیں دیدۂ تر کی سند

دم میں دیکھا پھر نہ پایا جلوۂ زیبا ترا
کام آئے گی مگر ہر دم یہ دم بھر کی سند

ڈگمگا کر تھم گئی میری بھی کشتی حیات
دیکھ لی باد جفا نے تیرے لنگر کی سند
میں چلا جب سوئے منزل کھو گئے سب راستے
کھینچ کر تم نے ہی دی ہے اپنے دفتر کی سند
سلسلے آشفتگی کے ختم ہوتے ہی نہیں
آپ ہی دے جاؤ پیارے اپنے منظر کی سند
حاضر در ایک بیمار الم نے دی صدا
بھیک میں دیدو مجھے بھی لطف اطہر کی سند
اے جہان کیف و سرمستی سراپا جستجو
تیرے در سے ہی ملے گی لطف سرور کی سند
ساحلؔ بے کس کہاں جائے حسنؔ کو چھوڑ کر
ہاں ملے گی ہاں ملے گی ان سے کوثر کی سند

منقبت پاک درشان حضور احسن العلماء

جناب ماسٹر محمد لعل قادری برکاتی

جان و دل تم پر فدا یا مصطفیٰ حیدر حسن
میرے مرشد کی ولایا مصطفیٰ حیدر حسن

یاد تیری کر رہے ہیں دم بدم ہم خوب خوب
میرے محسن رہنما یا مصطفیٰ حیدر حسن

میرے گھر کا بچہ بچہ تیرے در کا ہے گدا
ان کے حق میں کر دعا یا مصطفیٰ حیدر حسن

سنیت کو سنوارا تو نے پاک و ہند میں
دین چمکا جا بجا یا مصطفیٰ حیدر حسن

گلشن برکات میں ہے تیرے دم سے جو بہار
ہے بہار جانفزا یا مصطفیٰ حیدر حسن

سنیوں پر لطف اور اکرام تیرے ہر گھڑی
بہر اعداء قہر سا یا مصطفیٰ حیدر حسن

خوب صورت پاک سیرت نیک طینت واہ وا
کتنا دل کش خوش نمایا مصطفیٰ حیدر حسن

مظہر قاسم میاں ہے ذات تیری مرحبا
عاشق غوث الوریٰ یا مصطفیٰ حیدر حسن

حب احمد سے رہا سرشار ساری زندگی
نائب خیر الوریٰ یا مصطفیٰ حیدر حسن

خانقاہ و درگاہ میں جاکر کے جب بھی کی نگاہ
ہر جگہ جلوہ ترا یا مصطفیٰ حیدر حسن

بزم برکاتی میں زینت تیرے دم سے ہے شہا
بزم کا دولہا بنا یا مصطفیٰ حیدر حسن

تیرے احساں ہم غریبوں پر ہیں بے حد بے شمار
دے خدا اس کی جزا یا مصطفیٰ حیدر حسن

لعلؔ عاصی گھر کا ایک دیرینہ غلام
لطف ہو اس پر سدا یا مصطفیٰ حیدر حسن

منقبت شریف در شان حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

شان عالم مسعودی، بہرائچ

روشنی پھیلی ہے تیری چار سو حضرت حسن
خانۂ برکاتیت کی آبرو حضرت حسن

تیرے جلوں سے مزین ہے بہارِ زندگی
دیکھتا ہوں جس طرف ہے تو ہی تو حضرت حسن

راستہ گلزار ہو جاتا ہے اس انسان کا
جو بھی کرتا ہے تمہاری جستجو حضرت حسن

اب تو ان آنکھوں میں کوئی چیز جچتی ہی نہیں
جستجو حضرت حسن ہیں آرزو حضرت حسن

ہیں امینؔ و اشرفؔ و افضل، نجیبؔ آلِ نبی
اور ان میں جلوہ گر ہیں ہو بہو حضرت حسن

اپنے نانا جان کی رحمت کے گل بوٹے لیے
بالیقیں ہیں قریہ قریہ کو بہ کو حضرت حسن

ان کے چہرے کی ضیا سے چاند شرمانے لگا
اس قدر ہیں خوبصورت خوبرو حضرت حسن

میرے ہونٹوں سے گلابوں کی مہک آنے لگی
نام جب بھی لے لیا ہے باوضو حضرت حسن

مضطرب دل کو سکونِ معتبر مل جائے گا
چشمِ نظارہ ہیں تیرے رو برو حضرت حسن

اہل سنت کے محافظ اہل سنت کے نقیب
اہل سنت کے دلوں کی آبرو حضرت حسن

منقبت خوانی تمہاری کر رہا ہے ہر گھڑی
شان عالَم کیوں نہ ہوگا سرخرو حضرت حسن

منقبت درشان حضور احسن العلماء قدس سرہٗ

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی

ماہ رخ، ماہ جبیں ، ماہ کا پارہ کہئے
سب بزرگوں کی انہیں آنکھ کا تارا کہئے

شاہِ قاسم کا انہیں نازوں کا پالا کہئے
شاہ برکت کی حویلی کا اجالا کہئے

دودمانِ شہِ کونین کی عظمت کے نقیب
وہ حسؔن ہیں ، انہیں حسنیؔن کا پیارا کہئے

آلِ احمد نے بنایا انہیں اچھا ستھرا
کیوں نہ پھر ان کو ہر اک اچھے سے اچھا کہئے

قصرِ ہستی پہ صفا کا جو مِنارہ ہے اُسے
شہِ جیلاں کی نیابت کا عمامہ کہئے

شاعری کیا ہے دعاؤں کا ثمر ہے احؔمد
میری کوشش کو مرے نانا کا تحفہ کہئے

حسن میاں کے گھر میں ہے

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی، بدایونی

رب کی رحمت عشق رسالت حسن میاں کے گھر میں ہے
یعنی دہری دہری جنت حسن میاں کے گھر میں ہے

پیم نگر میں ہاتھ سے جن کے قادری دولت پائی ہے
ہاں وہ نام شاہ برکت حسن میاں کے گھر میں ہے

اچھے میاں کے فیض کا دریا اس آنگن سے جاری ہے
نوری میاں کی نوری رنگت حسن میاں کے گھر میں ہے

جس نے ان کا دامن تھا خوشیوں سے لبریز ہوا
یعنی غلاموں کو ہر راحت حسن میاں کے گھر میں ہے

شاہ جی میاں اور تاج العلما جس گھر کو رونق بخشیں
اسی لیے تو اور بھی برکت حسن میاں کے گھر میں ہے

ان کے امیں سے سب کو اماں ہے سب پر سایہ جلوہ کناں ہے
کیسی اچھی ستھری عترت حسن میاں کے گھر میں ہے

قول و فعل میں وہ افضل تھے ذات میں اپنی جو اکمل
ساری شرافت ساری نجابت حسن میاں کے گھر میں ہے

کوئی غرض احمدؔ کو نہیں ہے اب ان دنیا والوں سے
اس کے لیے اب ساری شفقت حسن میاں کے گھر میں ہے

منقبت شریف درشان حضور وارث پنجتن علیہ الرحمہ

مولانا قاری محمد امانت رسول برکاتی، پیلی بھیتی

پُر نور تھے حسینِ تھے یحییٰ حسن میاں
فیض معین دین تھے یحییٰ حسن میاں

برکاتی شیخ چودہ سلاسل کے مرحبا
انوارِ محی دین تھے یحییٰ حسن میاں

درویشِ بے نظیر تھے روشن ضمیر تھے
روشن جہاں جبین تھے یحییٰ حسن میاں

پہنچے جہاں برسنے لگا نورِ مصطفیٰ
نوری کے جانشین تھے یحییٰ حسن میاں

پہنچایا جس نے سلسلہ برکاتیہ کا فیض
دنیا میں شیخ دین تھے یحییٰ حسن میاں

چہرا جو تیرا دیکھا مسلمان ہو گئے
جو دشمنان دین تھے یحییٰ حسن میاں

سجادے پر نجیب میاں کو مکیں کیا
پہلے جہاں مکین تھے یحییٰ حسن میاں

شاہِ امیں نے قاری امانت سے یوں کہا
اجداد کے امین تھے یحییٰ حسن میاں

منقبت شریف حضور شیخ طریقت حضرت یحییٰ حسن قدس سرہٗ

مولانا قاسم حبیبی برکاتی

ہیں عاشق محبوب خدا حضرتِ یحییٰ
مداح شہہ ارض و سماء حضرتِ یحییٰ

روشن ہے بہت جادۂ اخلاق و مروت
ہیں راہبر و راہنما حضرت یحییٰ

آجایئے پھر بزم محبت میں بصد ناز
ہر سمت سے آتی ہے صدا حضرتِ یحییٰ

تاریکیاں بڑھنے لگیں غفلت کی مسلسل
دے دو رخ روشن کی ضیاء حضرت یحییٰ

کون آیا سر بزم وفا پھول کی صورت
گلزار محبت نے کہا حضرت یحییٰ

ہو جائے مری کشت عقیدت پہ عنایت
اے رحمت و شفقت کی گھٹا حضرتِ یحییٰ

بیشک ہیں کرم بار عقیدت کی فضائیں
منظورِ نگاہ علماء حضرتِ یحییٰ

ہے چشم نجیب آپ کی فرقت میں گہر بار
اے قافلہ سالار سخا حضرتِ یحییٰ

کچھ تو دلِ قاسم میں بھی خوشبو کا سما ہو
اے نکہت گلہائے عطا حضرتِ یحییٰ

منقبت شریف حضور شیخ طریقت حضرتِ یحییٰ حسن قدس سرہٗ

ناظر صدیقی

عالم علم حقیقت حضرت یحییٰ حسن
ہو گئے دنیا سے رخصت حضرت یحییٰ حسن

آج کتنا غمزدہ محسوس ہوتا ہے ہمیں
یہ دیار شاہ برکت حضرت یحییٰ حسن

پیش کرنے کے لئے لائے ہیں اشکوں کے گلاب
آپ کے اہل عقیدت حضرتِ یحییٰ حسن

آپ ہی کی خوبیوں کا تذکرہ ہے ہر طرف
صاحب فہم و فراست حضرتِ یحییٰ حسن

ہے اسی پیارے گھرانے سے تعلق آپ کا
جس کے حصے میں ہے جنت حضرتِ یحییٰ حسن

آپ کے لفظوں کی خوشبو ارضِ مارہرہ میں ہے
اے سراپائے محبت حضرتِ یحییٰ حسن

۱۷۸

آپ کی ذاتِ گرامی لائق صد احترام
درد مند قوم و ملت حضرت یحییٰ حسن

مجھ کو تنہائی میں اکثر یاد آجاتے ہیں آپ
بیکر خلق و مروت حضرتِ یحییٰ حسن

جانشیں ہیں لائق و فائق نجیب با صفا
ہے مسلم جن کی عظمت حضرتِ یحییٰ حسن

آپ کے دیدار کا بھی ہے شرف حاصل اسے
ورنہ کیا ناظرؔ کی قیمت حضرتِ یحییٰ حسن

منقبت شریف حضور شیخ طریقت حضرتِ یحییٰ حسن قدس سرہٗ

یاور وارثی، کانپور

یحییٰ میاں کا ذکر اب آیا زبان پر
پہنچے گی منقبت کی زمیں آسمان پر

جس پر نگاہ حضرت یحییٰ کی اٹھ گئی
بارش کرم کی ہونے لگی اس مکان پر

رہتے تھے اپنے گھر میں جو باہر کبھی ملے
ملتے تھے آپ عشق نبی کی دوکان پر

یحییٰ میاں کے در پہ پہنچنے کا ہے خیال
کیوں لے رہے ہیں آج مرا امتحان پر

غیروں کی بات کیا ہے مریدوں کا ذکر کیا
گھر والے ان کے ناز کریں ان کی شان پر

یاور کے پاس حرف نہیں ہیں کہ کچھ کہے
قربان آن بان تری آن بان پر

لوحِ مزار

سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی قدس سرہٗ

نور کی ایک کرن طیبہ سے مجھ تک آئے
دھوپ اس ارض مقدس کی مجھے گرمائے
چاندنی شہر نبی کی مجھے نہلا جائے
سبز گنبد کی جھلک روح میں رچ بس جائے
اپنی مدہوشی میں جالی سے لپٹ جاؤں گا
میرا ایمان ہے میں زندگی پا جاؤں گا

....

میرے اللہ مجھے پھر سے توانا کردے
خدمت دیں کا نیا جذبہ مرے اندر دے
حق کہوں حق سنوں حق بولوں کچھ ایسا کردے
اور قلم میں نئی طاقت دے نیا جوہر دے
کینسر کیا مری ہستی کو مٹا سکتا ہے
کربلا والوں کے صدقہ میں شفا پاؤں گا

....

اک نیا حوصلہ اک عزم لیے جاگاوں
میں ارادوں کی نئی بزم لیے جاگا ہوں
علم میرا مجھے شہرت کی بلندی دے گا
سنی حلقوں میں مرے کام کو عظمت دے گا
نام اجداد کا روشن مرے دم سے ہوگا
نظمی کے نام سے وہ کام میں کر جاؤں گا

سہرا

(بطرز جدید)

بموقع شادی خانہ آبادی برادرِمحترم پروفیسر سید شاہ محمد امین میاں قادری برکاتی

(منعقدہ: ۸/ربیع الاول شریف ۱۴۰۴ھ مطابق ۲۴/دسمبر ۱۹۸۳ء بہ مقام الہٰ آباد)

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

افق نے اس بار شوخیوں کی
تمام پچھلی روایتوں کو
بڑے سلیقے سے اک نیا روپ دے دیا ہے
ربیع الاول کا چاند چمکا
تو ہم یہ سمجھے کہ عید آئی
ربیع الاول تو عید ہے ہی
مگر یہ اس بار ہی ہوا ہے
کہ عید، عیدین بن گئی ہے
مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے
افق کو اس بات کی خبر تھی
کہ اس مہینے میں
میرے بھائی کے چاند ماتھے پہ پھول کھلنا لکھا ہوا ہے
تبھی تو یہ شوخیاں دکھائیں

قصیدۂ لامیہ تو بہتوں کو یاد ہوگا
کہ سمتِ کاشی سے اُٹھ کے بادل
گیا تھا متھرا کی سمت پہلے
اِدھر سے کاندھوں پہ آبِ گنگا اٹھا کے بادل ادھر گیا تھا
تمہاری دھرتی سے اٹھ کے بادل ہمارے گھر کی طرف گیا تھا
پر اس دفعہ قصہ دگر ہے
کہ ہم برج کی قدیم دھرتی سے
اس نگر کی طرف بڑھے ہیں
جہاں پہ جمنا کا صاف پانی
وسیع گنگا کی گود میں آ کے مل گیا ہے
اور ان کی موجیں رواں دواں ہیں
خلیج بنگال تک رواں ہیں
خلیج بنگال آگے بڑھ کر
عرب کے ساگر سے مل گیا ہے
عرب جو ان کا بھی واسطہ ہے
عرب جو اپنا بھی واسطہ ہے
یہ واسطے آج مل گئے ہیں
دلیل یہ ہے کہ اس گواہی میں
میرے بھائی امین پیارے کے چاند ماتھے پہ
پھول ہی پھول کھل گئے ہیں!!
اگرچہ وہ اس جگہ نہیں ہیں
مگر میں محسوس کر رہا ہوں
اور اپنے دادا کے نور چہرے پہ اک نیا رنگ پا رہا ہوں

کہ آج خوشیاں بھی ہاتھ پھیلائے ان سے کچھ قرض مانگتی ہیں
میں اپنے پاپا اور اپنی امی کی سرخوشی تم کو کیا بتاؤں
کہ اس خوشی کے بدن پہ لفظوں کا پیرہن چست ہو گیا ہے
عزیز سارے، رفیق سارے ہمارے بھائی بہن پیارے
مبارکیں دل میں گا رہے ہیں
تم اپنی آنکھوں سے خود ہی دیکھو
کہ جب سے سر پہ چڑھالیا ہے
تو پھول بھی مسکرا رہے ہیں!
خوشی کا یہ پہلا واقعہ ہے
اِدھر بھی یہ پہلا واقعہ ہے
اُدھر بھی یہ پہلا واقعہ ہے
خدا کرے سب کو ہو مبارک
خدائے برتر عظیم ہے تو
کہ تو نے خورشید کو چمک دے کے ساری دنیا کو جگمگایا
کہ تو نے تاروں کو روشنی دی فلک کی محراب پر سجایا
اور آسماں کی دلہن کے ماتھے پہ جھومر اک چاند کا لگایا
زمیں کے سینے پہ سبزہ زاروں کا تو نے بستر حسیں لگایا
تو ایسا داتا کہ آج تو نے خوشی کا یہ دن ہمیں دکھایا
اسی خدا کے بزار میں اب دعا کا سکہ چلا رہا ہوں
رسول کی ماں کا نام لے کر ہمارے گھر کوئی آ رہا ہے
رسولِ اکرم کا واسطہ دے کے آج تجھ سے یہ مانگتا ہوں
کہ میرے بھائی کے گھر کی چھت پر مسرتوں کے پرند چہکیں
اور ان کی بگیہ کے گوشے گوشے میں پھول خوشیوں کے خوب مہکیں

عروس ونوشہ مسرتوں کے خزانے ہر سمت سے اٹھائیں
وفا کی چوکھٹ پہ اے خدا یہ دیے خوشی کے سدا جلائیں
غموں کے سائے کسی طرف سے تمہارے جیون میں آ نہ پائیں
سکھوں کے پنچھی تمہاری بگیا کی ڈالی ڈالی پہ چہچہائیں
بہار کے اولین نغمے تمہارے آنگن میں گنگنائیں
سنہرے رتھ پر حسین خوابوں کے قافلے آ کے مسکرائیں
کہ بھائی بھابھی کی زندگی کو زمانے بھر کی خوشی عطا کر
میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں مالک جو مانگتا ہوں وہی عطا کر
خبیر تو ہے، تجھے خبر ہے، میں کیا بتاؤں سبھی عطا کر
خدائے برتر ہمارے دادا کی زندگی کو طویل کر دے
خدائے برتر ہمارے پاپا کی عمر میں برکتیں عطا کر
خدائے برتر تو ان کے سایے کو ان کے بچوں کے ساتھ رکھنا
رسولِ اکرم کا واسطہ ہے کہ ان کا سایہ بنائے رکھنا
اور ان کے دستِ شفیق کو تو ہمارے سر سے جدا نہ کرنا
ہماری امی کی مامتا کی تجھے خبر ہے میں کیا بتاؤں
تو اس ہری بھری مامتا کو مالک کبھی بھی ہم سے خفا نہ کرنا
ہماری امی رہیں سلامت فرشتو! تم بھی دعائیں کرنا
یہ رات کا دل نشیں سما ہے، فرشتے ہیں منتظر دعا کے
اسی لیے اپنے ہاتھ اٹھا کر دعائے آخر یہ کر رہا ہوں
کہ سارے عالم کے سارے لوگوں کی سب امنگوں کو پورا کر دے
جو تجھ سے کچھ مانگتے میں جھجکیں تو ان کی جھولی بھی آج بھر دے
لبِ دعا تشنگی سے تر ہے مرے خدا اس کو سیر کر دے
عظیم ہے تو عطا کرے گا یہ میرا دعویٰ بھی ہے دعا بھی

کریم ہے تو کرم کرے گا یہ میرا دعویٰ بھی ہے دعا بھی
رحیم ہے ہم پہ رحم ہوگا یہ میرا دعویٰ بھی ہے دعا بھی
دعا کریں آؤ مل کے سارے
فلک پہ جب تک رہیں ستارے
زمیں پہ جب تک رہیں نظارے
نئے نویلے یہ پیارے پیارے
بہم رہیں بَس یہ وارے وارے
یہی پکاریں خوشی کے مارے
کہ ''تم ہمارے ہو، ہم تمہارے''

تہنیت درشان حضور امین ملت دام ظلہ

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی برکاتی

مبارک ہو تمہیں یہ تاج شاہانہ مبارک ہو
مبارک ہو تمہیں یہ جلوہ فرمانا مبارک ہو

مبارک بادیاں گاؤ عقیدت میں سما جاؤ
کہ تم کو شیخ کا گدی پہ آجانا مبارک ہو

بحمد اللہ ساقی نے جو میخانہ کا در کھولا
تو میخواروں کو پی کے مست ہو جانا مبارک ہو

لباس فقر میں مرشد کو اپنے دیکھ کر کہہ دو
شہ قاسم کی مسند جگمگا دینا مبارک ہو

حضور صاحب البرکات کا نائب بنا دولہا
نچھاور ایسے دولہا پے ہمیں ہونا مبارک ہو

بڑا اچھا بڑا ستھرا بڑا نورانی مرشد ہے
تو ہم برکاتیوں کو اس پہ اترانا مبارک ہو

امین با صفا میں مرشد اعظم نظر آئے
چلو پھر یاد میں اب ان کی کھو جانا مبارک ہو

جہاں پر سات اقطابِ جہاں آرام فرما ہیں
اسی گنبد پہ جان و دل لٹا دینا مبارک ہو

شرافت کا فضیلت کا نجابت کا جو پیکر ہے
ہمیں اسی پیر سے فیضان پالینا مبارک ہو

بفیض آل احمد سرخ رو ہے حشر میں احؔمد
اسے نسبت کا یہ انعام مل جانا مبارک ہو

نذرانۂ خلوص

حضرت امین ملت پروفیسر سید شاہ محمد امین میاں صاحب قادری

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی، بدایونی

وہ نام جس کو میں وسعت کا استعارا کہوں — کہ اس وجود کو ساحل کہوں کنارا کہوں
جو خاندان نبوت کا ایک فرد جلیل — علی کے گھر کا سپاہی ہے علم وفن کا خلیل
فراخ ہاتھوں کو اس کے خدا نے بخشا ہے — ہر ایک شخص کی خاطر وہ دل کشادہ ہے
ہے ان کی ذات میں پنہاں یہ برکتوں کا ہجوم — ہمارے شیخ جنہیں کہتا ہے جہاں مخدوم
وہ اپنی فکر میں اشرف ہیں لطف میں یکتا — نجیب و اکمل و افضل ہے ذات یہ تنہا
حَسن کے حُسن کا عکس جمیل ہے چہرا — بڑا فہیم و مدبر ہے راہبر میرا
امان پاتے ہیں دامن میں خاص وعام ان کے — ہیں اس دیار کی ساری بہاریں نام ان کے
انہیں کو مونس و غمخوار و غمگسار کہیں — ہم ان کو برکتی مسند کا تاجدار کہیں
تری زبان پہ احمدؔ یہ کس کی مدحت ہے — وہ کوئی اور نہیں ہیں امین ملت ہیں

منقبت درشانِ حضور امین ملت دام ظلہٗ

تصوف کا نقیب شہزادۂ خاندانِ برکات پروفیسر سید محمد امین میاں قادری مارہروی

شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ وسجادہ نشین خانقاہِ عالیہ برکاتیہ،

مارہرہ مطہرہ

کو دنیا کی ۵۰۰/ با اثر شخصیات میں شامل کیے جانے پر گدائے خاندانِ برکات کا

خراجِ عقیدت ومحبت

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی، مالیگاؤں

تو پیکرِ علم وعمل
تو رہبرِ راہِ ہدیٰ
تو رونقِ بزمِ سنن
تو مخزنِ صدق وصفا
تو قوم وملت کا امین
تیرا تفکر دل نشین
تیرا تخیل جاں فزا
تیرا تدبر خوش نما
تو وفا افروز باغِ مصطفیٰ کا عندلیب
تو جہانِ رنگ وبو میں ہے تصوف کا نقیب
بالیقیں تو آشنائے رازِ شرعِ مصطفیٰ

تو وارثِ حسنین تو آلِ علیِ مرتضیٰ
لاریب! تیرا نام ہے اک معتبر شائستگی
عرفانِ ذاتِ لم یزل بخشا شعورِ بندگی
تو مصدرِ امن واماں
تو محورِ عرفانِ حق
تو مرکزِ ایقانِ حق
تیری ادائیں ضوفشاں
تجھ سے ہوا رونق فزا گلشن شہِ برکات کا
تابندہ تیری زندگی، روشن ترا طرزِ بیاں
تو اتالیقِ زماں
تو اتالیقِ زماں
صد مرحبا! صد مرحبا!
اکنافِ عالم میں ترا
شہرہ بپا ہے حبّذا!
شہرہ بپا ہے حبّذا!
مژدہ بادا ے قوم وملّت کے امیں
تو بااثر کردار میں، تو بااثر گفتار میں
تو بااثر اطوار میں، تو بااثر رفتار میں
تو بااثر تدریس میں، تو بااثر تبلیغ میں
تحسین اس اعزاز کو
تبریک تیری ذات کو
صد آفریں صد آفریں
اے قوم وملّت کے امیں
اے قوم وملّت کے امیں

تہنیت
بموقع رسمِ سجادگی حضرت رفیق ملت

سید محمد اشرف قادری برکاتی

وارث پنجتن میرے عشقی چمن
اے میرے خوش دہن، اے میرے گل بدن
یاد کی خوشبوئیں جیسے مشک ختن
رنگ ہیں یاسمین و گل نسترن
جوق درجوق آئے ہیں اہلِ سنن
ہم کو شکل نجیبی میں دے دیجیے
اپنا لعل یمن اپنا در عدن

ایک درگاہ میں سات اقطاب ہیں
برکتیں خیمہ زن زیر محراب ہیں
صورتیں ایسی دنیا میں کمیاب ہیں
سب کی سب ذی حشم، سب کی سب ذی مَنن
ہم کو شکل نجیبی میں مل ہی گیا
تیرا لعل یمن تیرا در عدن

چہرہ پر نور تھا لب پہ مسکان تھی
ان کے شیریں تھے لب، بات میں آن تھی
اُن کے دستر کی وسعت کی کیا شان تھی
جانشین میں ہوئے سب وصف بے سخن
ہم کو شکل نجیبی میں مل ہی گیا
تیرا لعل یمن تیرا در عدن

نعمتیں اس کے ہاتھوں میں پنہاں رہیں
برکتیں اس گھرانے میں رقصاں رہیں
رفعتیں اس کو چھونے میں کوشاں رہیں
شفقتیں اس کی لوگوں پے یکساں رہیں
ہم کو شکل نجیبی میں مل ہی گیا
تیرا لعل یمن تیرا درّ عدن

عشقی و عینی و نوری عنایت کریں
کیوں نہ سید حسن اس پہ شفقت کریں
سارے برکاتی دل سے سماعت کریں
کیا سخن کہہ گیا اشرفؔ بے سخن
ہم کو شکل نجیبی میں مل ہی گیا
تیرا لعل یمن تیرا درِ عدن

تہنیت

بموقع رسم سجادگی حضرت رفیق ملت

ڈاکٹر سید سراج الدین احمد اجملی

رفیقِ ملت اسلامیہ کی سربلندی ہے
نجیب حیدر مارہرہ کی دستار بندی ہے
تو مارہرہ ہر جانب سے اہل سلسلہ آئے
بصد انس و عقیدت آئے اور با قاعدہ آئے
سبھی نے ہاتھ اٹھا کر اپنے رب سے یہ دعائیں کیں
کہ مولیٰ مسندِ نوری کی رونق اور بڑھے آمین!
کہ اس رونق کا باعث ہے نجیب حیدر خوش خو
شرافت اور نجابت کا یہ سنگم ہے ہمہ پہلو
رواداری و ربطِ خاندانی و خوش خلقی
سعادت اور محبت سب سے، اس کی عادت ثانی
طفیل غوث اعظم عافیت بر آمد کرے
ان ہی باتوں کے بدلے رب نے اپنی مہربانی سے
جناب رحمۃ للعالمین کے نور کے صدقے
عطا کی مسند نوری شرف اور برکتوں والی

جوان حضرت کی خاطر حضرت یحییٰ نے کی خالی
وہ یحییٰ رب کرے ملکِ عدم میں ان پر سب آساں
بنائے فضل سے اپنے علیہ الرحمۃ والرضواں
انہیں یحییٰ کی جا پر ہیں نجیبِ حیدرِ نوری
مرے دل بر مقرر ہیں نجیب حیدرِ نوری
امین کل، روایاتِ ثقہ مولیٰ کرے ان کو
سراجِ اجملی کی عرض سن لے خالقِ اکبر
شرف و فضل اور برکات میں یکتا کرے ان کو

تہنیت

بموقع رسم سجادگی حضور رفیق ملت

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی قادری برکاتی

خوشا قسمت کہ نوری آستاں پہ نور برسا ہے
یہاں ہر سو جناب عشقی و عینی کا سایہ ہے

حضور شمس مارہرہ نے یہ پیغام بھیجا ہے
مرا لخت جگر مسند پہ میری آج بیٹھا ہے

تو اس شہزادے کو یہ تاج شاہانہ مبارک ہو
مبارک ہو تمہیں یہ نوری سجادہ مبارک ہو

یہ وہ مسند ہے جسکو مصطفیٰ پیارے سے نسبت ہے
علی مشکل کشا شیر خدا کی یہ امانت ہے

اسی مسند سے بٹتی آج یہ بغدادی دولت ہے
بڑی ممتاز بھارت میں یہ برکاتی وراثت ہے

کہ اس مسند پہ تم کو جلوہ فرمانا مبارک ہو
مبارک ہو تمہیں یہ نوری سجادہ مبارک ہو

خطابت میں تمہاری رنگ آل مصطفائی ہو
وہ دولت دو جو سرکار حسن سے تم نے پائی ہو
تمہارے دم سے بھی اس آستاں کی رونمائی ہو
بدایوں اور بریلی آج اس در کا فدائی ہو
تمہیں اب حضرت یحییٰ کا یہ خرقہ مبارک ہو
مبارک ہو تمہیں یہ نوری سجادہ مبارک ہو
میرے مرشد امین باصفا کی تم پہ شفقت ہے
شرف والے ہو تم اشرف میاں کو تم سے الفت ہے
فضیلت تم پہ نازاں ہو میاں افضل کی چاہت ہے
کوئی ایسا ہے تم سا پاس جس کے ایسی نعمت ہے
تمہیں ماں کی دعاؤں کا یہ اب ثمرہ مبارک ہو
اور احمد مجتبیٰ کو تہنیت کہنا مبارک ہو

تہنیت

بموقع رسمِ سجادگی حضرت رفیق ملت

کلیم دانش، کانپور

بتاؤں تم کو میں کیا کیا رفیق ملت ہے
حسن حسین کا صدقہ رفیق ملت ہے

خدا کے فضل سے پیارا ہے اچھے ستھرے کا
مرے حسن کا چہیتا رفیق ملت ہے

حضور آل عبا نے دعائیں دیں جس کو
وہ تابناک ستارا رفیق ملت ہے

حضور مرشد اعظم کا فیض روحانی
ابوالحسین کا عطیہ رفیق ملت ہے

جہاں سنورتے ہیں ہر لمحہ عاصی و خاطی
وہی عظیم ادارا رفیق ملت ہے

کلیم سر پہ ترے جس کا شامیانہ ہے
نجیب نام ہے اس کا رفیق ملت ہے

مثل مکہ شدہ مارہرہ مقام برکات
شہرتے یافت چوں طیبہ ز قیام برکات

درگہش گشت مطاف عرفا و کملا
قدسیاں خم پئے تعظیم و سلام برکات

سید شاہ محمد اسماعیل حسن شاہ جی میاں وقآر مارہروی قدس سرہٗ

ص

میرا مارہرہ

حضرت سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی قدس سرہٗ

خوشبوؤں کا نگر، نکہتوں کی ڈگر
شاہ برکتؔ کا گھر، اچھےؔ ستھرے کا در
نوری شام و سحر، فیض طیبہ نگر
ذرہ ذرہ یہاں ضوفشاں
مارہرہ مارہرہ، میرا مارہرہ

روح کی راحتیں، ہر قدم فرحتیں
دم بدم رحمتیں، طلعتیں نزہتیں
برکتی ساعتیں، نوری آسائشیں
ہر طرف چار سو نور افشانیاں
مارہرہ مارہرہ، میرا مارہرہ

عکس بغداد ہے، فیض اجمیر ہے
معرفت کی یہاں سیر ہی سیر ہے
مہربان سر زمیں شہر صد خیر ہے
قادری چشتی سنگم یہاں
مارہرہ مارہرہ، میرا مارہرہ

ہے شریعت یہاں، اور طریقت یہاں
خاندان نبی کی نجابت یہاں
مصطفیٰ کے گھرانے کی نسبت یہاں
جس طرف دیکھیے نور پیشانیاں

مارہرہ مارہرہ، میرا مارہرہ

عرس سید ہو یا عرس نوری میاں
نعت کی بزم ہو یا ہو وعظ و بیان
ذکر احمد رضا ہر زباں پر رواں
بن گیا بن گیا مرکز سنیاں

مارہرہ مارہرہ، میرا مارہرہ

علم اور فضل کا مرکز عالیہ
قادری نوریہ چشتی برکاتیہ
ہے ولایت کا یہ چشمہ جاریہ
زہد و تقوی کی نہر رواں

مارہرہ مارہرہ، میرا مارہرہ

اپنی دھرتی کے گن نظمی گاتا رہے
رنگ اپنے قلم کا دکھاتا رہے
نعت کی محفلیں بھی سجاتا رہے
ساری دنیا کو بس یہ بتاتا رہے
ارض مارہرہ ہے فخر ہندوستاں

مارہرہ مارہرہ، میرا مارہرہ

میم مدینہ

سید آل رسول حسنین میاں نظمی قدس سرہٗ

میم مدینہ مارہرہ کی قسمت ہے
اس گنبد کو اُس گنبد سے نسبت ہے

گردش دوراں ہٹ جا میرے رستے سے
میرے سر پر دست شاہ برکت ہے

چشتی پیانے میں ہے بغداد کی مئے
برکت والے ساقی کی یہ برکت ہے

شاہ برکت میرے نانا دادا ہیں
ان سے مجھ کو دوہری دوہری نسبت ہے

ان کے مرشد ان کے اوپر ناز کریں
ہاں ہاں یہ بھی شان اعلیٰ حضرت ہے

شہر بریلی تجھ پر فضل ہے نوری کا
آج بنا تو مرکز اہل سنت ہے

خالی جھولی لے کر منگتا آئے ہیں
حضرت قاسم کی جانب سے دعوت ہے

دست کرم داتا کا لو اب اٹھتا ہے
مانگو مانگو دل میں جو بھی حسرت ہے

مرشد دامن بھر بھر کر لوٹائیں گے
یہی تو ان کی پیاری پیاری عادت ہے

دیکھو یہ کیسا نورانی چہرہ ہے
مرشد کی زیارت بھی ایک عبادت ہے

نظمی تم بھی پاؤں پکڑ لو مرشد کے
ان قدموں کے نیچے ہی تو جنت ہے

منقبت درشان مارہرہ مطہرہ

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

ان کا تبسم پھول کھلائے بھڑکے ہوئے انگاروں میں
اشک نیم شبی سے ٹھنڈی آگ ہو آتش داروں میں

ان کے در پر چپ سی پڑی ہے عقل کے دعویداروں میں
قلقلِ مینا بول رہی ہے سر چڑھ کر میخاروں میں

اچھے میاں کے در پہ ملائک شمعیں لے کر آئے ہیں
ساری رات یہی چرچا تھا شہروں میں سیاروں میں

نوری میاں کے صحن میں شبنم گر کے نغمہ سرا ہوتی ہے
نور کی شمعیں پھوٹ رہی ہیں ان کے گلی گلیاروں میں

غوث کی مے ہے چشتی ساغر برکاتی میخانہ ہے
آل محمد شاہ حمزہ بانٹ رہے ہیں میخاروں میں

اہل بدایوں، اہل بریلی، اہل کچھوچھہ نازاں ہیں
ان سب کی اونچی دوکانیں برکت کے بازاروں میں

شاہ قاسم بابا حضرت سید العلما احسن العلما
ان چاروں کا نام بڑا ہے نوری میاں کے داروں میں

جس کو امین ملت چھو لیں اس کی قسمت کھل جاتی ہے
دست مسیحا دیکھ کے کیسی جان سی پڑ گئی بیماروں میں

دیکھیں رفیقِ ملت پہلے ساغر مئے کس کو دیتے ہیں
اتنی بات پہ شرطیں لگ گئیں برکاتی میخاروں میں
رخ کی زردی خون کے آنسو ماتھے پر امید کی ضو
سونے چاندی لعل و جواہر کے نذرانے سرکاروں میں
اعلیٰ حضرتؔ جن کا شجرہ سونے کی زنجیر لکھیں
چودہ سلاسل کی دولت ہے ان درویشی درباروں میں
دل والوں کو اہل جنوں کو ان کا ساحل ملتا ہے
یہ سوچا اور چھوڑ دیا ہے اپنا سفینہ منجدھاروں میں

اچھےؔ میاں کی الفت اشرفؔ تم نے شاہ حسنؔ سے پائی ہے
اس دولت کے بوتے پر ہی نام ہے منصب داروں میں

منقبت فی شانِ ارکانِ ثلاثہ، خانوادۂ برکات

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

دیدۂ چشم تحیر نے کرشمہ دیکھا
''ہم نے مارہرہ میں طیبہ کا اجالا دیکھا''

ایسی حیرت بھی نہیں ہے، اگر ایسا دیکھا
بیشتر خلف کو اسلاف ہی جیسا دیکھا

تاجِ علما کی کرامت تھی تصلب فی الدیں
اور اسی فیض کا اخلاف میں دریا دیکھا

انفرادیت تاج العلما ایسی تھی
اعلیٰ حضرت کو بھی کرتے ہوئے چرچا دیکھا

ہم نے سید میاں دیکھے ہیں تو ہم سے پوچھو
ان کو کس حال میں کس رنگ میں کیا کیا دیکھا

حجرۂ اچھے میاں میں انہیں دولہا پایا
جب قیادت کا سوال آیا تو یکتا دیکھا

ان گنہ گار نگاہوں نے بہت کچھ دیکھا
بس تلافی ہے تو یہ ہے کہ حسن سا دیکھا

گریۂ نیم شبی، اشکوں کے تاروں کا طلوع
صبح دم مہرِ ولایت کا عمامہ دیکھا

یادِ سرکار کے جلوؤں کا عجب منظر تھا
ہم نے اشرف کو بھری بزم میں تنہا دیکھا

فیضان مارہرہ

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

عجب ہے رنگ مارہرہ، عجب ہے شان مارہرہ
ہے عشق سرور عالم فقط پہچان مارہرہ

حضور کالپی سے صاحب البرکات کو میرے
حضور غوث نے بنوا دیا سلطانِ مارہرہ

وہ جن کو آسمانِ اتقا کا مہر ومہ کہئے
شہِ آل محمد عابدِ ذی شانِ مارہرہ

منور ہے ابھی تک شمس مارہرہ کی کرنوں سے
نشانِ قادریت یعنی یہ ایوانِ مارہرہ

چمن آل رسول پاک کا جن سے معطر ہے
وہ نوری ہیں جنہیں کہئے گل و ریحان مارہرہ

حسن کے ہاتھ سے قاسم میاں کا ہاتھ پایا ہے
ملا ہے دست قاسم سے ہمیں فیضانِ مارہرہ

گلاب ونسترن حضرت امین، افضل نجیب حیدر
یونہی مہکا کرے یا رب مرا بستانِ مارہرہ

سلوک و معرفت کی ہے امانت ان کے سینے میں
کہ ہیں حضرت امیںؔ سجادۂ ذی شانِ مارہرہ
امینِؔ با صفا مسند نشیں ہیں عرس قاسم میں
بڑھا ہے ان کے دم سے کس قدر عرفان مارہرہ
جنہیں دولت کی خواہش ہے، انہیں دولت مبارک ہو
مگر ابنِ حسنؔ سے اب سنو اعلانِ مارہرہ
اگر تم نقدِ دل لاؤ تو ہم بکنے پہ راضی ہیں
ہمیں بازارِ مارہرہ، ہمیں سامانِ مارہرہ
طریقت کی غذائیں کھاؤ گے افطار میں اشرفؔ
تو پھر تو عید سے بڑھ کر ہوا رمضان مارہرہ

فیض آثار مارہرہ

شیخ طریقت حضرت شاہ عبدالحمید محمد سالم القادری

تعالیٰ اللہ علو و شان فیض آثار مارہرہ
حضور غوث کا دربار ہے در بار مارہرہ
رہے تا حشر یوں ہی گرمئ بازار مارہرہ
پھلا پھولا رہے یا رب صدا گلزار مارہرہ
بحمد اللہ کھلا پھر خانہ خمار مارہرہ
منائے کیوں نہ خوشیاں آج ہر میخوار مارہرہ
حضور صاحب البرکاتؒ کی شان کرم دیکھو
ہیں پیہم بارش برکات بر زُوار مارہرہ
شہ آل محمدؒ سے عیاں شان محمد ہے
نبی زادے علی کے جانشیں سردار مارہرہ
حضور سید حمزہؒ کی جو سیف یمانی ہے
دو دھاری ہے وہ تیغ بے اماں تلوار مارہرہ
اسی میں حضرت اچھےؒ میاں جیسا ولی بھی ہے
بڑی سرکار ہے بیشک بڑی سرکار مارہرہ

حضور شمسؔ مارہرہ کی کرنوں سے منور ہے
ابھی تک سب گلی کوچے در و دیوار مارہرہ
زمانہ کہتا ہے آل رسولؔ احمدی جن کو
ہیں جان احمد طرۂ دستار مارہرہ
جناب بوالحسین احمد نوریؔ کا کیا کہنا
میاں صاحب حقیقت میں ہیں اک مینار مارہرہ
خوشا قسمت مجیدی ہوں میرے آقا و مولیٰ ہیں
حضور عینؔ حق وہ محرمِ اسرار مارہرہ
معینؔ الحق ہوں یا تاج الفحولؔ و مقتدرؔ آقا
ہیں مخدوم جہاں اور خادم دربار مارہرہ
خدا کا شکر کر سالمؔ کہ تجھ کو ترے مرشدؔ نے
بنایا خادم دربار گوہر بار مارہرہ

سدابہار ہو باغ و بہار مارہرہ

بحرالعلوم حضرت مفتی عبدالمنان اعظمی مصباحی

فروغ چشم بصیرت غبار مارہرہ
سکون قلب و جگر نوک خار مارہرہ
ہے بلگرام میں پوشیدہ معرفت کی کلید
ہے پردہ دار گہر سبزہ زار مارہرہ
ہے کہیں کوئی جنت چھپی ہوئی تو نہیں
ہے سنگلاخ بڑی رہگزار مارہرہ
ہجوم بادہ گساران شربت توحید
لگا ہوا ہے سر آبشار مارہرہ
یہ فیض خاص تیرا کتنا عام ہے ساقی
کہ خاص و عام ہوئے ریزہ خوار مارہرہ
کھلے ہیں نخل شریعت میں معرفت کے گلاب
یہ تیری شیشہ گری کشت زار مارہرہ
چراغ منزل عرفاں وہ ''احمد نوری''
وہ میر راہ ہدیٰ نور بار مارہرہ

امین دولت برکاتیان پاک نہاد
رئیس اہل صفا تاجدار مارہرہ
ہزار لالہ و گل گرد راہ سے اٹھے
کچھ اس ادا سے چلا گلعذار مارہرہ
مرا وجود ہے تیرے کرم کا پروردہ
میرا شہود ہے منت گزار مارہرہ
نہ صرف میں ہی کہ میری ہی طرح کتنے ہیں
ظہور یافتۂ روز گارِ مارہرہ
چمک اٹھے ہیں ترے دم سے کتنے باغ وراغ
''سدا بہار ہو باغ و بہار مارہرہ''
وہ باغ جس کے نگہبان ہوں ''احسن العلما''
مرے حبیب مرے شہر یار مارہرہ
وہ باغ سید جید ہوں جس کے روح رواں
خزاں ہو کیسے بھلا ساز گار مارہرہ

منقبت درشان مارہرہ مطہرہ ومرشدان مارہرہ مطہرہ

مفتی احمد میاں حافظ البرکاتی

شہر مُرشد کا ہر اک وصف نِرالا دیکھا
ہم نے ہر شے کو یہاں بر تر و بالا دیکھا

روح میں آنکھ میں اور دل میں اجالا دیکھا
کیا بتائیں در قاسم پہ ہے کیا کیا دیکھا

بخت چمکا، مرا ہر کام سنبھالا دیکھا
میرے مرشد نے مرے دل کو اُجالا دیکھا

جس میں ڈھل کر ہوں سبھی قوس وقزح کی مانند
صحن برکات میں رحمت کا وہ جھالا دیکھا

جب بھی اٹھے ہیں حجابات نظر تو حافظ
ہم نے مارہرہ میں طیبہ کا اجالا دیکھا

مہر قاسم کی بہ ہر سمت جو کرنیں پھیلیں
ہم نے مارہرہ میں طیبہ کا اجا لا دیکھا

اللہ اللہ رے یہ شانِ غلام قاسم
ساری دنیا میں اسے بر تر و بالا دیکھا

نورِ احمد سے ہر اک شے پہ ہے نوری سایہ
گرد ہر شے کے یہاں نور کا ہالا دیکھا
جس کے دامانِ کرم میں چھپے عاصی خاطی
ہم نے دو قبوں میں اک ایسا دو شالہ دیکھا
ان کی بخشش کے عنایت کے کرم کے صدقے
بحر کوزے میں یہاں، قطرے میں دریا دیکھا
جو بدل دیتا ہے بس ایک نظر سے قسمت
ایسا اس کوچے میں ہر مانگنے والا دیکھا
سر جھکایا درِ قاسم پہ ہے جس نے حافظؔ اس کے
قدموں پہ جھکا ہم نے ہمالا دیکھا

نظم درشان مارہرہ مطہرہ

بیکل اتساہی، بلرام پور

وہ میرا عالی نسب تاجدار مارہرہ
جہاں میں جس سے قائم وقار مارہرہ
اسی کے فیض سے میں نور کا قصیدہ لکھوں
تو لفظ لفظ سے جھلکے شعار مارہرہ
نگاہِ لطف و عنایت اسی کی ہو تو ذرا
مہک مہک اٹھیں نقش و نگار مارہرہ
ولی کسی کو کسی کو امام فقہ و حدیث
رضا سے پوچھے کوئی اختیار مارہرہ
ہزار بار چلی ہے ہوائے نجدیت
مٹا سکی نہ کبھی اعتبار مارہرہ
ہوں پھول جتنے بھی اس کے رہیں وہ شاد آباد
سدا بہار ہو باغ و بہار مارہرہ
سنبھل سنبھل کے چلو رہروان قلب و نگاہ
سرور و کیف میں ہے رہ گزار مارہرہ

ہر ایک روح کو تسکیں ہر ایک دل کو قرار
بہارِ خلد بداماں دیار مارہرہ
کبھی جھکا ہی نہیں ظلم و جور کے آگے
بلند عزم کا ہے جان نثار مارہرہ
مرے طواف کو ہر تاجدار آ پہنچا
میں سر پہ لے کے چلا جب غبار مارہرہ
جو آ گیا وہ یہیں کا غلام بن کے رہا
حیات بخش ہے حسنِ حصار مارہرہ
تم ایک گھونٹ میں بس مست ہو گئے بیکلؔ
بہکنا جانے نہیں میگسار مارہرہ

منقبت درشان مارہرہ مطہرہ

یاؔور وارثی، کانپور

مجھ کو دل و دماغ کی منظور پا کی ہے
رکھنی تمہیں کو لاج مری التجا کی ہے

مارہرہ سے قریب ہے رہوار ذوق و شوق
تمہید یہ تو آمد باد صبا کی ہے

جب سے ہوا ہے رابطہ مارہرہ سے مرا
ہر گوشۂ حیات پہ رحمت خدا کی ہے

رہنا ہے خاک ہی میں سعادت مرے لئے
یہ نور ہیں وجود مرا انسلا کی ہے

روشن یہیں سے وہ رموز آشنائے عشق
آمد یقیں کی حد میں یہاں پر رضا کی ہے

پہونچا ہے جب سے کوئے حسن کی فضاؤں میں
مہتاب ذکر و فکر میں ضو انتہا کی ہے

ہیں کس کے ذرہ ہائے قدم دل میں ضوفگن
خوشبو مرے وجود میں کس نقش پا کی ہے

ہر سمت ہو رہا ہے تجلی کا اب ظہور
یاور اٹھاؤ ہاتھ گھڑی اب دعا کی ہے

چہروں پہ رقص کرتا ہے اک نور التفات
یاور یہ نسل پاک حبیب خدا کی ہے

خانقاہ برکاتیہ بڑی سرکار

علامہ سید اولاد رسول قدسی مصباحی

خ　　خانقاہوں کی امانت خانقاہ برکاتیہ
　　خلد جملہ اہل سنت خانقاہ برکاتیہ

ا　　آج تک روحانیت کا ہے تسلسل بر قرار
　　اعلیٰ حضرت کی ضمانت خانقاہ برکاتیہ

ن　　نسلِ سرکار دو عالم سے ہے اس کا انسلاک
　　نورِ الفت شہر برکت خانقاہ برکاتیہ

ق　　قصر اخلاص و وفا اور کوثر جود و سخا
　　قلزمِ آثار و سنت خانقاہ برکاتیہ

ا　　ابر رحمت بن کے عالم کی بجھائی تشنگی
　　ابرقِ فیض و عنایت خانقاہ برکاتیہ

ہ　　ہمنوا اخیار کا اور ہمدم ابرار ہے
　　ہم رکابِ شان و عظمت خانقاہ برکاتیہ

ب　　برق باری سے کیا باطل خرمن پاش پاش
　　بارش حق و صداقت خانقاہ برکاتیہ

ر رمز و اغلاقِ تصوف اس کے دامن کے اسیر
رہبر اہل طریقت خانقاہ برکاتیہ

ک کرب و ظلم و شر کی ہوتی ہے یہاں سرکوبیاں
کر بلا والوں کی رفعت خانقاہ برکاتیہ

ا اشرفِ ملت نجابت کے امیں حسنین کی
افضل و اعلیٰ نیابت خانقاہ برکاتیہ

ت تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تابِ عشقِ اعلیٰ حضرت خانقاہ برکاتیہ

ی یک زباں ہو کر یہی کہتے ہیں سارے زائرین
یادِ طیبہ کی ہے طلعت خانقاہ برکاتیہ

ہ ہمسر اوجِ ثریا ہے ہر ایک ذرہ یہاں
ہالۂ بدرِ شریعت خانقاہ برکاتیہ

ب بے بہا لا ہوتی رنگ و بو یہاں بٹتے ہیں روز
بابِ اسرارِ حقیقت خانقاہ برکاتیہ

ڑ رنگ چشتی اور رنگِ قادری کا بانکپن
روغنِ ہر دو ولایت خانقاہ برکاتیہ

ی یاوری ہوتی ہے اس جا غمزدوں کی صبح و شام
پیر مغانِ شاہ برکت خانقاہ برکاتیہ

س سادگی پہ اس کی قرباں ہے جہاں کی سروری
سرور عالم کی نعمت خانقاہ برکاتیہ

ر　　رات اس کی قدؔر والی دن نہیں کم عیؔد سے
رب اکرم کی عنایت خانقاہ برکاتیہ

ک　　کم نظر،کم ظرف ہے الجھے جو اس کی شان سے
کشت زارِ قادریت خانقاہ برکاتیہ

ا　　اصل ایماں جانِ مسلک ہے مقدس یہ زمیں
اولیاء کی ہے جماعت خانقاہ برکاتیہ

ر　　روشنی حسنِ عمل کی قدسؔی ملتی ہے ہمیں
روحِ اصلاح و ہدایت خانقاہ برکاتیہ

منقبت درشان مارہرہ مطہرہ

میکائیل ضیائی، کانپوری

نور بخشِ عالم ہے بارگاہِ مارہرہ
فرد ہے زمانے میں خانقاہِ مارہرہ

کیا مقامِ رفعت ہے اور کوئی کیا جانے
اہل معرفت جانیں عِزّ و جاہِ مارہرہ

کہکشاں اجالوں کی مجھ سے بھیک مانگے گی
آتو جائے ہاتھوں میں گردِ راہِ مارہرہ

محو استراحت ہیں کتنے اولیاء اللہ
ہے امینِ ہفت اقطاب خواب گاہِ مارہرہ

عشق ہی سے دنیا ہے عشق ہی سے جنت ہے
درس عشق دیتی ہے درس گاہِ مارہرہ

دین حق کے سانچے میں ڈھالے جاتے ہیں انساں
کررہی ہے کام ایسا کارگاہِ مارہرہ

خاندانِ برکت ہے نسلِ فاطمہ زہرا
کج اسی تفوق پر ہے کلاہِ مارہرہ

راہِ خارو آتش سے بے خطر گزر جائے
اپنی ضد پہ آجائے گر سپاہِ مارہرہ

ہر کسی کو ملتاہے اس امیر خانے سے
مجھ غریب پر بھی ہو اک نگاہِ مارہرہ

اے خدا ضیائیؔ پر فضلِ خاص فرمادے
حشر تک رہے یوں ہی خیر خواہِ مارہرہ

برکت والا مارہرہ

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی برکاتی

رحمت کا گہوارہ ہے یہ برکت والا مارہرہ
عرس حسن میں اور بھی چمکا طلعت والا مارہرہ

جس کے اک گنبد کے نیچے سات قطب آرام کریں
ایسا غوث نے بسوایا ہے نعمت والا مارہرہ

عشقی گھر میں عینی در ہے جس کی نوری رنگت ہے
شمس مارہرہ کا مسکن عظمت والا مارہرہ

مولیٰ علی سے لے کر اب تک علم کی سب قندیلیں ہیں
علم و فضل و دانائی و حکمت والا مارہرہ

سید اور حسن نے جوہر جس کے خزانے سے پائے
ہاشمی قرشی مکی مدنی دولت والا مارہرہ

صدق و صفا کی جود و عطا کی دھومیں جس کی گھر گھر ہیں
ایسی امینی اور نجیبی شہرت والا مارہرہ

شاہ حسن نے جس کو اپنے خون جگر سے سینچا ہے
اشرف و افضل بن کے نکھرا رفعت والا مارہرہ

احمد اپنی قسمت پر تم جتنا ناز کرو کم ہے
تم کو تمہارے رب نے بخشا چاہت والا مارہرہ

مارہرہ نامہ

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی

خوشا کہ مسند نوری پہ پھر بہاریں ہیں
خوشا کہ دیکھ لو عشاق کی قطاریں ہیں
نصیب چشم تمنا کا جگمگا یا ہے
برائے دید غلاموں کو پھر بلایا ہے
یہ کس کا گھر ہے یہاں کسی کی بات ہوتی ہے
جہاں پے آ کر نفی بھی ثبات ہوتی ہے
وہ ایسا گھر جسے نسبت ہے میرے آقا سے
حبیب رب سے تمامی جگت کے داتا سے
حسینی پھولوں کی مہکی یہاں پہ نکہت ہے
کہ غوث وخواجہ کی بٹتی جہاں سے دولت ہے
وہی وہ گنبد برکات بھی ہمارا ہے
جہاں پے سات قطب کا حسیں نظارا ہے
وہیں پے عشقی و پیمی کی پریم دھارا ہے
وہیں پے آلِ محمد کا نور سارا ہے
یہاں پہ سیف یمانی ہے شاہ حمزہ کی
نرالی شان ہے اچھے میاں کے بابا کی
وہیں پے ہر دل مردہ کو ہے حیات ملی
وہیں سلوک وہیں معرفت کی بات ملی

وہیں پے دیکھ لو حقانیت کا پرچم ہے
جہاں پے صدق و صفا و وفا کا سنگم ہے

جہاں کا ہر گلی کوچہ بڑا منور ہے
حضور اچھے میاں کا ہمارے وہ گھر ہے

وہ میرے اچھے میاں تاجدار مارہرہ
☆ملک خدم شہ ذی اقتدار مارہرہ

میں ان کے در کا بھکاری وہ میرے داتا ہیں
وہی تو سارے ہی برکاتیوں کے آقا ہیں

اسی گھرانے میں تشریف لائے آل رسول
☆ خوشا سرے کہ کنندش فدائے آل رسول

اسی گھرانے میں چمکا وہ اک ستارا تھا
کہ جس کے نور سے روشن زمانہ سارا تھا

انہیں کا نام تو ورد ووظیفہ اپنا ہے
وہ نام راحت جاں ہے حسین کتنا ہے

جناب احمد نوری ابو الحسین ہیں وہ
قرار جان ہے اور دل کا چین ہیں وہ

ہمارے درد کا درماں ہیں احمد نوری
ہماری زیست کا عنواں ہیں احمد نوری

انہیں کو دل کا ہراک درد ہم بتاتے ہیں
انہیں کے دست شفا سے دوا بھی پاتے ہیں

انہیں کے عرس میں کچھ عرض کرنے آئے ہیں
کچھ اپنے کام ہیں ان سے کرانے آئے ہیں

کہ ان کے فیض و کرم میں ہمارا حصہ ہے
ہمارے شہر سے ان کا پرانا رشتہ ہے
پتا ہمیں بھی بتاؤ کہ ایسا در ہے کہاں
جبیں کو خم کیے آتے ہیں تاج دار یہاں
ہے نام اس در دولت سرا کا مارہرہ
حضور غوث کا مشکل کشا کا مارہرہ
یہیں ہے قاسم قطب زماں کا مارہرہ
ہے تابناک محمد میاں کا مارہرہ
یہیں پے حضرت سید ہیں جان مارہرہ
یہیں پے مرشد اعظم ہیں شان مارہرہ
جہاں پے یحییٰ میاں ماہتاب کی صورت
ہے ذرہ ذرہ یہاں آفتاب کی صورت
انہیں کے وارث و نائب رفیق ملت ہیں
ہر اک قادری نوری کی اب وہ چاہت ہیں
وہ کس کا سر پے رکھے اپنے دست شفقت ہیں
وہ میرے شیخ جناب امین ملت ہیں
انہیں کے دست عطا سے ملی جو نعمت ہے
حضور صاحب البرکات کی وہ نسبت ہے
یہ داستان اسی پر تمام کرتا ہوں
قلم کو شعر پر اشرفؔ میاں کے رکھتا ہوں

میں کس کا نام پکاروں میں کس کا نام نہ لو
یہاں تو جو ہے وہ اپنی جگہ پے رحمت ہے

سجا ہے حضرتِ نوری کا نوری روضۂ اقدس

مولانا نجمی بدایونی

ہو تجھ پر کیوں نہ رب کے فضل کی برسات مارہرہ
ہیں تجھ میں جلوہ فرما صاحب البرکات مارہرہ
شہ حمزہ نے تجھ کو اپنے قدموں سے نوازا ہے
ہیں تری خاک کے ذرّے جواہرات مارہرہ
حضور شمس دین کی ذات بابرکت کی برکت سے
مثالِ شمس روشن ہیں ترے ذرّات مارہرہ
ہے تجھ میں حضرتِ آلِ رسولِ پاک کی تربت
جہاں دیتے ہیں آ کر حاضری جنات مارہرہ
سجا ہے حضرت نوری کا نوری روضۂ اقدس
برابر ہو رہی ہے نور کی برسات مارہرہ
ہم عین حق کے دربارِ مقدس کے بھکاری ہیں
ہمارے دامنوں میں ہے تری خیرات مارہرہ
وہی تو ہیں ہماری زندگی کا اصل سرمایہ
گزرتے ہیں جو تیری یاد میں لمحات مارہرہ
نجف اشرف سے آئی تھی جو بغداد معلیٰ میں
شہ بغداد کی تو ہے وہی سوغات مارہرہ
یہ کل کی بات ہے نجمی کہ سب دھتکار دیتے تھے
تری نسبت سے اس کی بڑھ گئی اوقات مارہرہ

منقبت بہ حضور اکابرِ مارہرہ

حضرت مجاہدالدین ذاکر بدایونی علیہ الرحمہ

نثار عزت و شان و وقار مارہرہ — کہ تاج بخش ہے ہر تاجدار مارہرہ
حضور سید سادات شاہ عبد الجلیل — امیر کشور قطب مدار مارہرہ
یگانہ فرد وکریم و رحیم شاہ اویس — فقیر و باعث فخر افتخار مارہرہ
فنا ہے حضرت غوث عشقی ابوالبرکات — شہنشہ دو جہان تاجدار مارہرہ
حضور آلِ محمد ملاذ شاہ و گدا — نسیم نفحہ مشک تتار مارہرہ
خیفہ و خلف شیر حق شہ حمزہ — شہنشہ و پسر شہر یار مارہرہ
سرور سینہ اسلاف احمد نوری — ملک خدم شہ ذی اقتدار مارہرہ
حضور سید مہدی حسن شہ شاہان — سکون و صبر دل بے قرار مارہرہ
غنی فقیر نواز و شہ گدا پرور — سخی ذی کرم و نامدار مارہرہ
ہو کون گلشن آل رسول کا گل تر — ہزار کہتے ہیں، ہم ہیں ہزار مارہرہ
ہنوز ہے وہی مے خانہ و سبو باقی — وہی سرور، وہی ہے خمار مارہرہ
مجیدی فضلی وغوثی وفخری و رضوی — ہیں سب گدائے درخاکسار مارہرہ
خدابس اس کے غضب سے پناہ میں رکھے — کہیں کشیدہ نہ ہو، ذوالفقار مارہرہ
الٰہی حشر تک آباد ہو پھلے پھولے — سدا بہار ہو باغ و بہار مارہرہ

ارضِ مارہرہ یارونورروالوں کا مکاں

ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی، مالیگاؤں

ارضِ مارہرہ ہے یارونوروالوں کا مکاں
ہر طرف ہے ان کے فیض وجود کا دریا رواں

ان کی عظمت ہے مسلم اور مقدم بے گماں
عظمتِ ساداتِ مارہرہ سے واقف اک جہاں

''سید السادات ہیں آلِ رسول اچھے میاں
''سید علما'' ہوئے پایا رضا نے آستاں

ہو کے مارہرہ کے مدنی ہو گئے ہم دوستو!
عاصیوں پر ہو گئے جب شاہِ برکتؔ مہرباں

دستِ بوبکر وعمر اور دستِ عثمان وعلی
دستِ سید حمزہ نے پہنچا دیا ہم کو کہاں

آلِ احمد کے کرم سے سلسلے ہی ملے
نقشبندی، سہروردی، قادری، چشتی یہاں

جن کا نعرہ تھا رضا کا مسلک حق زندہ باد
سید آل مصطفیٰ تھے سنیت کے نگہباں

مصطفیٰ حیدر حسنؔ تھے شہسوارِ علم وفن
مسلکِ احمد رضا کے عمر بھر تھے پاسباں

اے امین باصفا اے قوم وملت کے امین
کیا علوِّ شان تیری کر سکوں گا میں بیاں

اشرفؔ برکات اے سید حسن کے نور عین
آپ کا دیدار ہے وجہِ سکون واطمینان

حضرت نظمیؔ ہیں محوِ نظمِ نعمتِ مصطفیٰ
گلستانِ نعت میں اک بلبلِ شیریں بیاں

فیضِ اختر ازہریؔ سے ہے مشاہدؔ نعت گو
نعت گو آقاؤں سے سیکھیں سخن آرائیاں

منقبت درشان مارہرہ مطہرہ

محمد عنایت اللہ برکاتی کانپور

''میم مدینہ مارہرہ کی قسمت ہے''
اس گنبد کو اس گنبد سے نسبت ہے

اس گلشن میں باد صبا ہے طیبہ کی
اس کی فضا میں آب و ہوا ہے طیبہ کی
اسکے گلوں میں ساری ادا ہے طیبہ کی
شادابی میں یہ بھی رشک جنت ہے
میم مدینہ مارہرہ کی قسمت ہے

اس کی شامیں نور سے روشن روشن ہیں
اس کی صبحیں ایک مہکتا گلشن ہیں
اس کے گل بوٹے تو دامن دامن ہیں
اس کے دامن میں نعمت ہی نعمت ہے
میم مدینہ مارہرہ کی قسمت ہے

نور میں ڈوبا مارہرہ کا ہر منظر
ذرہ ذرہ خاک مدینہ کا مظہر
چاروں طرف بکھرا ہے رحمت کا لشکر
اس بستی میں امن و اماں کی دولت ہے
میم مدینہ مارہرہ کی قسمت ہے

اس نگری میں فیض کی بارش ہوتی ہے
وہ ملتا ہے جس کی خواہش ہوتی ہے

ان کے کرم کی ایسی کوشش ہوتی ہے
پیم نگر میں میرے ایسی برکت ہے
میم مدینہ مارہرہ کی قسمت ہے

منصف، عادل اس کشور کے شاہ امیں
تخت ہے جن کے سارے دلوں کی روئے زمیں
ایسی حکومت تم نے دیکھی اور کہیں
میرے امین کی ایسی شان و شوکت ہے
میم مدینہ مارہرہ کی قسمت ہے

ان کے وزیر اعلیٰ اشرف و افضل ہیں
دست و بازو شاہ نجیب کامل ہیں
اور اماں ان کی سیرت پر عامل ہیں
اک اک رکن میں اپنی اپنی رفعت ہے
میم مدینہ مارہرہ کی قسمت ہے

حسن میاں تو ہر عالم میں احسن ہیں
پھول اگر ہیں علما تو وہ گلشن ہیں
حسن طریقت کی محفل کے درپن ہیں
سارے چمن میں ان کی ذات سے نکہت ہے
میم مدینہ مارہرہ کی قسمت ہے

ان کے درپر دامن کو پھیلایا ہے
ہر نعمت کو بے مانگے ہی پایا ہے
میری جنت ان کے کرم کا سایہ ہے
مجھ پہ عنایت ان کی خاص عنایت ہے
میم مدینہ مارہرہ کی قسمت ہے

منقبت در شان عرس قاسمی

سید ملت سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی قدس سرہٗ

قاسم میاں کے در پر میلہ لگا ہوا ہے
ہر ایک نام لیوا نوری بنا ہوا ہے

مارہرہ اور مدینہ آپس میں منسلک ہیں
نسبت قوی ہماری پھر خوف کا ہے کاہے

آل رسول جن کو اپنا مرید کہہ دیں
احمد رضا سے پوچھو کیا کچھ نہیں ملا ہے

پیری مریدی کیا ہے ......؟ راہ خدا میں بکنا
جو پیر کا ہوا ہے، اللہ کاہوا ہے

مرشد حسن میاں کے چہرے کی تاب دیکھوں
گویا کہ بدر کامل دھرتی پہ آ گیا ہے

مارہرہ سے ہمیں کیوں نظمی نہ ہو عقیدت
مارہرہ ہی سے ہو کر طیبہ کا راستہ ہے

منقبت درشان عرس قاسمی

سیدشاہ آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی قدس سرہٗ

یہ جشن عرس قاسمی نعمت خدا کی ہے
یہ بزمِ نور ظِلِّ الٰہ مصطفیٰ کی ہے

مارہرہ پر نہ کیوں شہ جیلاں کا رنگ ہو
جاگیر یہ ہمیشہ سے غوث الوریٰ کی ہے

مارہرہ منسلک ہے مدینہ کی میم سے
نورانیت یہاں اسی نورِ خدا کی ہے

صہبائے چشتیت سے ہے مارہرہ مست مست
اس پر نظر ہمیشہ سے خواجہ پیا کی ہے

مارہرہ پر یہ فضل ہے آل رسول کا
تقریب کوئی سی بھی ہو، احمد رضا کی ہے

مسند نشیں ہے پیر سخاوت ہے جوش پر
برکاتیو بڑھو کہ یہ ساعت عطا کی ہے

نظمی تمہیں نسب پہ نہ کیوں اپنے ناز ہو
خوشبو تمہارے خوں میں اسی کربلا کی ہے

قاسمی جلسہ

سید ملت سید آل رسول حسنین میاں نظمی قدس سرہٗ

نوریو آؤ ذرا قاسمی جلسہ دیکھو
نوری چہروں سے نیا نور جھلکتا دیکھو

شاہ قاسم کا یہ دربار سجا شاہانہ
نوری انعام ہر اک گام پہ بٹتا دیکھو

نسبتیں اپنی یہاں آ کے کرو مستحکم
ارض مارہرہ میں برکات کا دریا دیکھو

اچھے ستھرے کی تب و تاب پہ واری جاؤ
آل احمد کا ہر اک سمت اجلا دیکھو

قادری میکدہ پھر سج گیا مارہرہ میں
مئے بغداد سے ہر جام چھلکتا دیکھو

قطب کاکی کے توسط سے ملی چشتیت
میر صغریٰ چشتیت کے مضبوط یہ قلعہ دیکھو

ارض مارہرہ پہ اجمیر کے نوری سائے
خواجہ چشت کا مضبوط یہ قلعہ دیکھو

آؤ برکاتیو مرشد کے قریب آ جاؤ
اور نزدیک سے نورانی یہ چہرہ دیکھو

پیر کا چہرہ سجائے رکھو دل کے اندر
چشم دل کھولو ذرا، پیر کو قبلہ دیکھو

پیر بے پیر کو تم پیر نہ کرنا اپنا
بکنے سے پہلے ذرا پیر کا شجرہ دیکھو

عرس سید ہو کہ ہو عرس شہ قاسم کا
بزم برکات میں بس ذکر رضا کا دیکھو

پر تو کلک رضا ہے میاں نظمی کا قلم
اس کی تحریر میں بس رنگ رضا کا دیکھو

منقبت فی شان عرس قاسمی شریف مارہرہ مطہرہ

شرف ملت سید محمد اشرف قادری

روح طریقت شاہ برکت، علم شریعت اعلیٰ حضرت
لوٹنے والو لوٹ لو آ کر مارہرہ میں دوہری جنت

پیر کے ہاتھوں غوث اعظم غوث کے ہاتھوں سرور عالم
کتنی سیدھی، کیسی سچی ہم لوگوں نے پائی نسبت

میم مارہرہ نے پائی میم مدینہ سے وہ نسبت
چھوٹا سا قصبہ ہے لیکن سارے جہاں میں پائی شہرت

دنیاوی حاکم سے نہ ڈرنا، سادات زیدی کی روایت
اسی لیے جوتے کی ٹھوکر پر یہ سیاست، شہرت و دولت

دنیا کی سرکاریں ساری آتی جاتی مایا ہیں
اپنے تو سرکار مدینہ سارے جہاں پر جن کی حکومت

عرس کا یہ روحانی عالم، منظر منظر گلشن گلشن
کیسی جم کر برس رہی ہے راحت و رحمت، الفت و برکت

خرقہ پوشی کی شب کا یہ منظر جیسے نور و نکہت
شاہ امیں کا چہرا دیکھو، برس رہی ہے کیسی طلعت

برکاتی مے خانے کا در کھول رکھا ہے جتنی پی لو
ساقی سخی ہے، مے بھی بہت نہ کوئی خسّت نہ کوئی قلت

مسلک اعلیٰ حضرت پر تم ڈٹ کر رہنا ہٹ مت جانا
وقت رحلت حسن میاں نے ہم سب کو یہ کی تھی وصیت

شعر سناؤں میں تم کو اور تم مجھ کو سبحان اللہ
اشرف کو دارین میں واللہ کافی ہے بس اتنی اجرت

منقبت درشان عرس قاسمی

شرف ملت سید محمد اشرف قادری برکاتی

چہرہ چمک رہا ہے اور دل مچل رہا ہے
قاسم میاں کا دامن ہاتھوں میں آ گیا ہے

شہرہ بہت سنا تھا اب دیکھ بھی لیا ہے
قاسم میاں کے در پر میلہ لگا ہوا ہے

''کانوں میں آرہے ہیں اذکارِ شاہ قاسم''
پھر دل مچل رہا ہے پھر عرس آ گیا ہے

سید نے اور حسن نے سینچا ہے اپنے خوں سے
گلزارِ شاہ برکت یونہی نہیں کھلا ہے

نظمی کی نعت گوئی اور منقبت سرائی
کانوں کو جیسے کوئی امرت پلا رہا ہے

بغدادی مے کدہ ہے اور چشتیت کا خم ہے
مرشد امین ملت ساغر لٹا رہا ہے

حضرت حسن میاں کی یادوں کے آئینے میں
پھر عرس قاسمی کا چہرہ دمک رہا ہے

مرشد کا فیض پاکر یہ منقبت ہوئی ہے
قاسم میاں کے در کا یہ بھی تو فائدہ ہے

فیضِ رضا سے اشرف کچھ بات بن گئی ہے
اس منقبت میں ورنہ دیکھو تو کیا رکھا ہے

منقبت درشان عرس قاسمی

شرف ملت سید محمد اشرف قادری برکاتی

فطرت میں ان کی چارہ گری انتہا کی ہے
تاثیر ان کے کوچے میں خاکِ شفا کی ہے

دیکھو اڑا کے نکہت بغداد لائی ہے
کچھ آج بدلی بدلی سی صورت ہوا کی ہے

اک نور ہے مجدد برکاتیت کا عرس
یہ روشنی تو شادی قاسم پیا کی ہے

حب نبی کے ساتھ شریعت کا پاس ہے
ان مجلسوں پہ خاص یہ رحمت خدا کی ہے

حضرت حسنؔ کا نام لیا منقبت لکھی
شعروں میں میرے خوشبو اسی خوش ادا کی ہے

یوں تین دن کے واسطے گھر چھوڑتا ہے کون
سچ پوچھئے تو بتا خلوص و وفا کی ہے

سب عالموں کے تاج جو تھے میرے پیر تھے
مسلک میں چاشنی اسی شیریں نوا کی ہے

سید حسنؔ کے بعد ہیں سجادے پر امینؔ
اور ان کے دم قدم سے ہی رونق فضا کی ہے

سیدؔ نجیب کتنے ہیں خوش کام و خوش مزاج
اور ہاتھ میں کشادگی شاہِ سخا کی ہے

ہر سال بڑھتا جاتا ہے دل کا جنونِ شوق
یہ جشنِ عرس قاسمی رحمت خدا کی ہے

منقبت درشان عرس قاسمی

برسوں کی مفارقت کے بعد حاضری پر عرض کی گئی، عرس قاسمی ۱۳۷۴ھ

خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خان برکاتی علیہ الرحمہ

عیاں حالت دل کروں توبہ توبہ
ترے روبرو کچھ کہوں توبہ توبہ

میں اس آستاں سے پھروں توبہ توبہ
کہیں اور سجدے کروں توبہ توبہ

خودی سے گزر کر ترے سنگِ در پر
گروں اور گر کر اٹھوں توبہ توبہ

منور نہ ہو جو تری بندگی سے
میں اس زندگی پر مروں توبہ توبہ

تمہارا ہوں اور پھر سوائے تمہارے
کسی اور کا ہو رہوں توبہ توبہ

تمہاری عطاؤں کا پروردہ ہوکر
کسی غیر کا منہ تکوں توبہ توبہ

دل زاران کی تمنا کے ہوتے
کسی آسرے پر جیوں توبہ توبہ

خلیلؔ آدمی کو رہے خوفِ حق بھی
نہ ظاہر مصفا، دروں، توبہ توبہ

منقبت درشان عرس قاسمی

پروفیسر ابوالحسنات حقّی

یہ نزہت چمن در خیر الورا کی ہے
جو لفظ ہے زبان پہ مدحت خدا کی ہے
محفل امین و اشرف و اہلِ صفا کی ہے
اور افضل و نجیب میں مستی حیا کی ہے
حضرت حسن کے باغ ولایت کو دیکھنا
جو پھول جس جگہ ہے وہ مدحت خدا کی ہے
اک کم نہاد ذرہ چمکنے لگاہے کیوں
رونق مرے وجود میں کس انتہا کی ہے
اے درد انتشار کہاں سو رہا ہے تو
اے مستِ خواب آ کہ یہ ساعت دعا کی ہے
آؤ امین و اشرف و افضل نجیب تک
خوشبو لہو میں ان کے حن اور حیا کی ہے
اکل حلال و ستِ سخا سر خرو ہوئے
تاثیر شاہزادوں میں ردِ بلا کی ہے
آیا مشاہدے میں تو حقّی نے بھی کہا
یہ جشن عرس قاسمی رحمت خدا کی ہے

منقبت درشان عرس قاسمی

یاؔور وارثی، کانپور

جو عرش کا سخن ہے جو فرش کی صدا ہے
قاسم میاں کے دل میں وہ نور حق نما ہے
دل رہ گزر کا بوسہ لینے کو کہہ رہا ہے
یہ کس کی سرزمیں ہے یہ کس کا راستہ ہے
وا، دامنِ طلب ہے اور لب پہ التجا ہے
اک آپ کا سوالی در پر کھڑا ہوا ہے
روشن حروف میں یہ ہر موڑ پر لکھا ہے
مارہرہ کی گلی سے جنت کا راستہ ہے
ہر شاخ ہے امین اکرام مصطفائی
ہر برگ قاسمی میں الطاف کی ادا ہے
اے نجدیو! نہ آنا تم اس طرف نہ آنا
یہ وہ گلی ہے جس کا ہر ذرہ آئینہ ہے
ایام عرس ہیں یا ہے موسم بہاراں
ہر شاخ کی جبیں پر جھومر ٹکا ہوا ہے
سیراب ہو رہے ہیں کونین جس سے یاؔور
قاسم میاں کا روضہ وہ منبع عطا ہے

منقبت درشان عرس قاسمی

نسیم فرخ آبادی، کانپور

ہر گاؤں ہر شہر میں چرچا یہ ہو رہا ہے
''قاسم میاں کے در پر میلہ لگا ہوا ہے''
اس در کے باغیوں کا یہ حشر ہو رہا ہے
لعنت برس رہی ہے در در بھٹک رہا ہے
مولیٰ معاف کر دے امت کی سب خطائیں
دستِ کرم نبیﷺ کا ہر دم اٹھا ہوا ہے
جنت جو ہے وہ ان کے نا نا کی ملکیت ہے
جب ہی تو ان کے در سے جنت کا راستہ ہے
نظمیؔ امینؔ و اشرفؔ افضلؔ نجیبؔ حیدر
ان سب کو مصطفیٰ نے دولہا بنا دیا ہے
تم کیوں بھٹک رہے ہو اس در پہ آ کے دیکھو
مارہرہ سے مدینہ دل کی طرح ملا ہے
آتے ہیں ان کے در پر ان کے بھکاری بن کر
یہ سلسلہ ہمارا برسوں سے چل رہا ہے
نعتِ نبی کے صدقے قسمت کو جو جگا دے
تجھ کو نسیمؔ ایسا در بھی کہیں ملا ہے

منقبت درشان عرس قاسمی

طپش صدیقی، کانپور

پھولوں کا پیرہن ہے، انوار کی قبا ہے
مارہرہ مقدس جنتِ بنا ہوا ہے

برکاتؔ کے چمن میں رحمت برس رہی ہے
سرشار ہیں ہوائیں، چھائی ہوئی گھٹا ہے

ہے دیکھنے کے قابل دیوانگی کا عالم
دیوار و در کو پیہم دیوانہ چومتا ہے

منگتوں کی ٹولیاں ہیں، پھیلائے جھولیاں ہیں
''قاسم میاں کے در پر میلہ لگا ہوا ہے''

خالق سے لے رہے ہیں خلقت کو دے رہے ہیں
کیا شانِ مرحمت ہے، کیا جذبۂ عطا ہے

مدحت کے زمزمے ہیں مستانے جھومتے ہیں
صدقہ حسن میاں کا تقسیم ہو رہا ہے

اے طپشؔ بڑھ کے تم بھی کشکولِ شوق بھرلو
اولادِ مصطفیٰ کا انعام بٹ رہا ہے

منقبت درشان عرس قاسمی

علامہ شمیم رضا صاحب قادری برکاتی، کلکتہ

دیدار نبی کی حسرت میں جو قاسمی عرس میں آتے ہیں
آغوش میں لے کر شاہ حسن طیبہ کا نگر دکھلاتے ہیں

وہ لوگ یہاں مخدوموں کے محبوب نظر بن جاتے ہیں
جو مسلک اعلیٰ حضرت کے شیدائے دلی ہو جاتے ہیں

جو لوگ امین ملت کے ہاتھوں پہ بیعت ہو جاتے ہیں
مارہرہ کی نسبت پا کر کے قسمت کے دھنی بن جاتے ہیں

اس در کے مریدوں کو جب تک پہونچا نہیں دوں گا جنت میں
رکھوں گا نہیں میں اس میں قدم یہ غوث الوریٰ فرماتے ہیں

مارہرہ کا در ہے ایسا در جھکتے ہیں جہاں شاہوں کے بھی سر
مخصوص نہیں ہیں جن و بشر اس در پہ فرشتے آتے ہیں

اللہ کی رحمت و برکت ہے مارہرہ میں ساری نعمت ہے
جو قاسمی عرس میں آتے ہیں با فیض یہاں سے جاتے ہیں

ہیں مرشد برحق شاہ حسن ہم سب کے دلوں میں جلوہ فگن
ہوتا ہے کبھی جب ظلم و فتن عاشق کی مدد فرماتے ہیں

جو شہر رضا کی شہرت ہے کہ مرکز اہل سنت ہے
یہ برکت شاہ برکت ہے مارہرہ کا فیض لٹاتے ہیں

اس در سے غلامی کی نسبت پاتے ہیں بریلی کے حضرت
ملتی ہے انہیں ایسی عظمت اعلیٰ حضرت کہلاتے ہیں
اللہ کے سچے عاشق ہیں روحانی طبیب حاذق ہیں
مشکل میں کہو یا شاہ حسن وہ اب بھی مدد کو آتے ہیں
ابدال یہاں اقطاب یہاں نجبا بھی یہاں نقبا بھی یہاں
جاؤں میں حسن شاہ اور کہاں اس در پہ سبھی مل جاتے ہیں
تقدیر کا ہوں میں ایسا دھنی اب مجھ کو نہیں ہے کوئی کمی
عقبٰی ہو کہ دنیا دونوں ہی اس در پہ سنوارے جاتے ہیں
آئے ہیں شہ برکت جب سے اک فیض کا دریا جاری ہے
مارہرہ کے اس در کے بچے بچپن سے ولی کہلاتے ہیں
جو روشنی ہر سو پھیلی ہے جس اوج پہ آج بریلی ہے
یہ صدقۂ آل رسولی ہے یہ خود ہی رضا فرماتے ہیں
ہیں منبع علم و حکمت بھی اور معدن جود و سخاوت بھی
دیتے ہیں حسن شاہ ولایت بھی لے کر جو تمنا آتے ہیں
کیونکر نہ بچھاؤں دل اپنا اس وادئ شاہ برکت میں
جب شاہ بریلی برہنہ پا نظروں کو جھکائے آتے ہیں
کیا صورت زیبا ان کی تھی اللہ کی یاد آ جاتی تھی
جس نے بھی حضوری پائی تھی تقدیر پہ وہ اتراتے ہیں
تنہا ہی نہیں ہے شمیم ان کا علما ہوں کہ فقہا آتے ہیں
سرکار حسن کی چوکھٹ پہ سب دست طلب پھیلاتے ہیں

شجرۂ علیا حضرات عالیہ قادریہ برکاتیہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شہہ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہید کربلا کے واسطے
سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے
صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے
بہر معروف و سری معروف دے بے خود سری
جند حق میں گن جنید باصفا کے واسطے
بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے
بو الفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بوسعید سعد زا کے واسطے
قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے
احسن اللہ لہم رزقاً سے دے رزق حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دیں محیی جاں فزا کے واسطے
طور عرفان و علو حمد و حسنٰی و بہا
دے علی موسٰی حسن احمد بہا کے واسطے
بہر ابراہیم مجھ پر نار غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے
خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شہہ ضیا مولٰی جمال الاولیا کے واسطے
دے محمد کے لیے روزی کر احمد کے لیے
خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے
دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے
عشق حق دے عشقی عشق انتما کے واسطے
حب اہل بیت دے آل محمد کے لیے
کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے
دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پر نور کر
اچھے پیارے شمس دیں بدر العلیٰ کے واسطے
دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پر نور کر
ستھرے پیارے نور حق شمس الضحیٰ کے واسطے

شجرۂ قدسیہ امیریہ

دونوں عالم میں ہو مجھ پر تیری رحمت کا نزول
شہہ امیر عالم اہل صفا کے واسطے
نام نامی جن کا ہے حضرت غلام محی دیں
بخش دے مجھ کو تو ان کے اتقا کے واسطے

شجرۂ مبارکہ صادقیہ

مجھ کو اولاد رسول با صفا کا رکھ غلام
شاہ اولاد رسول با ضیا کے واسطے
قول وفعل و حال سب میں مجھ کو تو سچا ہی رکھ
شہ محمد صادق مرد خدا کے واسطے

شجرۂ عالیہ نوریہ

دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ رکھ
حضرت آل رسول مقتدیٰ کے واسطے
نور ایماں نور قلب نور قبر و حشر دے
بو الحسین احمد نوری ضیا کے واسطے

میری قسمت کی برائی نیکی سے کردے بدل
حضرت بوالقاسم خیر الہدیٰ کے واسطے
حب اولاد رسول پاک دے دل میں رچا
شاہ اولاد رسول رہنما کے واسطے
یا الٰہی بہر حضرت مصطفیٰ حیدر حسن
حسن و صفوت کر عطا ان کے گدا کے واسطے
یا الٰہی امن و ایماں دے امانت دار رکھ
مرشدی سید امین بے ریا کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز وعلم وعمل
عفو و عرفاں عافیت اس بے نوا کے واسطے